اشاریہ کلیات باقیات شعر اقبال

مرتبہ سمیرا نسرین

Accession No. 44969
Class No. ق
Book No. 507
44969
153/153
00/32-72
DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY AZAMGARH U.P.

اشاریہ

کلیاتِ باقیاتِ شعر اقبال

(مرتب: ڈاکٹر صابر کلوروی)

مرتبہ

سمیرا نسرین

اقبال اکادمی پاکستان

جملہ حقوق محفوظ

ناشر
محمد سہیل عمر
ناظم
اقبال اکادمی پاکستان
(حکومتِ پاکستان، وزارت ثقافت)
چھٹی منزل، ایوان اقبال، لاہور
Tel: [+92-42] 6314-510
Fax: [+92-42] 631-4496
Email: iqbalacd@lhr.comsats.net.pk
Website: www.allmaiqbal.com

ISBN 969-416-367-6

طبع اوّل : ۲۰۰۶ء
تعداد : ۵۰۰
قیمت : -/۱۲۵ روپے
مطبع : دارالفکر، لاہور

محل فروخت: ۱۱۶میکلوڈ روڈ، لاہور، فون نمبر ۷۳۵۷۲۱۴

ترتیب

انتساب		۴
دیباچہ	سمیر انسرین	۵۔۷
مصرع وار اشاریہ (الفبائی ترتیب)		۹۔۱۶۸

انتساب:

مرحومین (نانا جان اور دادی جان) کے نام:
جن کی محبتیں اور شفقتیں میرے لیے سرمایۂ جاں ہیں

کون سے دیس میں رہتے ہیں وہ مونس جن کی
روز اک بات سناتے تھے سنانے والے
رات سنسان ہے، بے نور، ستارے مدھم
کیا ہوئے راہ میں پلکوں کو بچھانے والے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

زیرِ نظر اشاریہ علامہ محمد اقبال کے شعری باقیات (مرتبہ: ڈاکٹر صابر کلوروی) کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مصرعوں کی الف بائی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے باقیاتِ اقبال (مرتبہ: سید عبدالواحد معینی ومحمد عبداللہ قریشی) کا اشاریہ مرتب ہو چکا ہے (مرتب: شاذیہ مظفر۔ نگران: رفیع الدین ہاشمی) مگر وہ شائع نہیں ہوا اور ایم اے اردو کے مقالے کی صورت میں اورینٹل کالج لاہور اور پنجاب یونی ورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے۔ تاہم کلیاتِ باقیاتِ شعرِ اقبال (۲۰۰۴ء) اس سلسلے کی سب سے جامع اور ضخیم کلیات ہے، لہٰذا قارئین کی آسانی کے لیے اس کا اشاریہ مرتب کرنا بھی ضروری تھا۔ خوش قسمتی سے یہ سعادت مجھے حاصل ہو رہی ہے۔ میں نے اسے ایم اے اردو کے تحقیقی مقالے کے طور پر تیار کیا تھا اور اب اسے کچھ ترمیم اور تصحیح کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔

ایم اے سالِ اوّل کے نتائج آنے پر، بعض ہم جماعت طلبہ و طالبات کے ساتھ مجھے بھی تحقیقی مقالہ لکھنے کی اجازت ملی تو موضوع کا انتخاب، ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آیا۔ اساتذہ سے مشورہ کیا۔ قدرتی طور پر مقالہ نگار کی خواہش ہوتی ہے کہ موضوع اہم ہو، افادیت کا حامل ہو اور آسان بھی ہو۔ میری نگرانِ مقالہ مسز بصیرہ عنبرین صاحبہ نے کلیاتِ باقیات کا مصرع وار اشاریہ بنانے کی تجویز دی۔ استادِ محترم پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے بھی اس کی تائید کی اور نمونے کے طور پر یاسمین رفیق کا مرتبہ مصرع وار اشاریہ کلیات اقبال، اردو دیکھنے کی ہدایت کی۔ میں نے لائبریری جا کر یاسمین رفیق کا اشاریہ دیکھا تو مجھے یہ کام خاصا مشکل محسوس ہوا۔ میں نے اس لیے بھی کچھ پس و پیش کیا کہ اقبال ایسی عظیم ہستی پر کسی بھی حوالے سے قلم اٹھانا خاصی ذمہ داری کا کام ہے۔ محترمہ بصیرہ عنبرین نے سمجھایا کہ یہ ایک اچھا موضوع ہے۔ پھر استادِ محترم ہاشمی صاحب نے کچھ دلائل دیے اور میں قائل ہو گئی کہ یہ ایک ایسا مفید کام ہے جو آیندہ زندگی میں بھی میرے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ استادِ محترم اور نگرانِ مقالہ کے مشورے سے

اس کام کا طریق کار بھی پوری طرح طے پا گیا۔

اشاریہ بنانے کے سلسلے میں میں نے تقریباً ساڑھے سات ہزار کارڈ تیار کیے اور کلیات کے تمام مصرعے کارڈوں پر منتقل کرنے کے بعد، مصرعوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا۔ اس کے بعد انھیں بین الحروف ترتیب کے مطابق تیار کیا۔ پھر اس ترتیب کی بار بار پڑتال کی۔ یہ ایک مشکل کام تھا، مگر خدا کا شکر ہے کہ بروقت مکمل ہو گیا۔

اب اس اشاریے کی نوعیت کے ضمن میں چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

۱۔ کلیات باقیات شعر اقبال میں بعض مصرعے بہ تکرار آئے ہیں، ایسی صورت میں دونوں یا تینوں صفحہ نمبر دے دیے گئے ہیں جبکہ مصرعے کا متن ایک ہی بار شامل کیا گیا ہے۔

۲۔ اقبال کا رجحان تضمین نگاری کی طرف بہت زیادہ تھا، باقیات میں شامل تضمینات کو واوین کے ذریعے واضح کر کے انھیں اشاریے میں شامل کیا گیا ہے تاکہ باقیات میں اقبال کے رجحانِ تضمین نگاری کا اندازہ ہو سکے۔

۳۔ کلیاتِ باقیات کے ضمیمہ ب میں شامل تحقیق طلب کلام اقبال کے بارے میں واضح ہو چکا ہے کہ یہ اقبال کی تخلیق نہیں۔ پہلی نظم ''مرغ اسیر کی نصیحت'' پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی گلزار نسیم سے ماخوذ ہے اور ''نظم معری'' دراصل حفیظ جالندھری کی نظم ''فرصت کی تلاش'' ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے، کلیات باقیات پر ڈاکٹر تحسین فراقی کا تبصرہ: بازیافت نمبر ۴، جنوری تا جون ۲۰۰۴ ص ۳۲۵۔۳۲۶)۔ چنانچہ متذکرہ بالا دونوں نظموں کو اشاریے میں شامل نہیں کیا گیا۔

۴۔ کلیات باقیات میں بعض مقامات پر کلام اقبال کے متداول مصرعے بھی شامل کر لیے گئے ہیں، انھیں اشاریے میں شامل نہیں کیا گیا۔

۵۔ یہ اردو کلام کا کلیات ہے مگر مرتب نے اس میں مکمل فارسی شعر بھی شامل کیے ہیں، چونکہ یہ اس کلیات کا حصہ ہیں لہٰذا میں نے انھیں بھی اشاریے میں شامل کیا ہے۔

جیسا کہ میں اوپر بتا چکی ہوں، جب یہ موضوع مجھے دیا گیا تو، ابتدا میں، میں بہت مشکل محسوس کر رہی تھی لیکن پھر یہ کام دل چسپ لگا۔ رفتہ رفتہ راستہ ملتا گیا اور منزل آسان ہوتی گئی۔

اب مقالے کی تکمیل کے موقع پر میں رب کریم کا شکرادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ سعادت بخشی۔ (علامہ اقبال جیسی شخصیت پر کوئی بھی کام کرنا ایک سعادت سے کم نہیں)۔

میں اس موقعے پر اپنے اساتذہ کرام میں سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کی خصوصی اور شفقت سے بھرپور رہنمائی کے لیے بہت شکر گزار ہوں جنھوں نے نہ صرف مقالے کی تیاری میں مشورے دیے اور راہ نمائی کی بلکہ یہ مقالہ اُنھی کی توجہ، تحریک اور دل چسپی سے شائع ہو رہا ہے۔اسی طرح صدر شعبہ ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب کی حوصلہ افزائی نے میرے کام کو آسان بنایا۔

میری نگران مسز بصیرہ عنبرین کی حوصلہ افزائی، ڈانٹ، پیار، غصہ سبھی کچھ مجھے وہ کچھ سکھا گئے جس کی اب تک مجھ میں کمی تھی۔ اس مقالے کی ترتیب کے دوران مجھے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کا بھی تعاون حاصل رہا جس کے لیے میں ان کی شکر گزار ہوں۔ پروف خوانی میں میری سہیلی شہلا صدیقی کی مدد شامل حال رہی، اس کا شکریہ بھی مجھ پر واجب ہے اور ان تمام دوستوں اور عزیزوں کا بھی، جن سے ملنے والے دُکھ بھی مجھے زندگی کی طرح عزیز ہیں۔

میں اقبال اکادمی پاکستان اور اس کی ''مجلس'' کی بھی ممنون ہوں، جس نے اس اشاریے کو اپنے اشاعتی پروگرام میں شامل کیا، اس طرح اس سے استفادے کا دائرہ وسیع تر ہو گیا ہے۔

امید ہے میری کوتاہیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کاوش کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

۲۰ ستمبر ۲۰۰۵ء

سمیرا نسرین
(سابقہ طالبہ ایم۔اے اردو)
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

آ

مصرع	صفحہ
آ ترے صدقے اے خیالِ پدر	۷۲
آ جائے غم کی شمع کو سوزاں کیے ہوئے	۵۸
آ جائے موت اپنی تو گنگا نہائیں ہم	۲۷۹
آ خدا کے لیے آ، اب کسی عنوان سے آ	۳۶۴
آ دکھلائیں تجھے، کیا نام، کوثر کا جواب	۲۵۰
آ رہا تھا میرے پیچھے کوئی یہ کہتا ہوا	۸۷
آ کے دھوکے میں انھیں راہ نما کہتے ہیں	۱۱۴
آ گرا ہوں تیرے در پر، وقت ہے امداد کا	۴۳
آ گیا، بحر چپ رہو اقبال	۴۹
آ گیا خوابِ محبت میں یونہی ہوش مجھے	۱۶۸
آ گیا ہے کدھر سے تو دل میں	۶۷
آ نہ سکتا تھا زباں تک بے کسی کا ماجرا	۴۳
آ نہیں سکتی زباں تک رنج و غم کی داستاں	۳۷
آ ہمت مردانہ جگر میں تری جا ہے	۵۳۹
آب آئینے پر گراتے ہیں	۴۸
آبِ تیغِ یار تھوڑا سا نہ لے کر رکھ دیا	۲۳۷
آب چوں در روغن افتد نالہ خیز داز چراغ	۲۰۴
آبِ دریا خفتہ ہے موجِ ہوا غش کردہ ہے	۳۹۱
آبِ کوثر بھی ترے ساتھ ہو اور جام بھی ہو	۳۶۵
آبِ کوثر تشنہ کامانِ محبت کا ہے تو	۴۱
آبِ گوہر سے نابِ شبنم تجھے نہلائے گی	۲۰۱
آب میں ہے غرق گویا نیشترِ فصّاد	۲۳۹
آب و ہوائے شہر سے شعلۂ زندگی ضعیف	۴۶۵
آباد آ کے کر مری چشمِ خیال کو	۱۶۷
آبادیِ دیار ترے دم قدم سے ہے	۳۵۱
آبداری میں ہیں یہ اشعار گوہر کا جواب	۲۵۱
آبرو بڑھ گئی خموشی کی	۷۴
آبرو جائے موت کی نہ کہیں	۶۸
آبرو چاہے تو کر تختیِ خارا پیدا	۴۰۵
آبرو گر جائے گی اس گوہرِ یک دانہ کی	۲۰۴
آبرو میری یتیمی کی تمہارے ہات ہے	۴۷
آبیاری اس کی ہے سرسبزیِ کشتِ امید	۳۶۳
آپ بائع آپ ہی نقد و متاع و مشتری	۱۲۰
آپ بھی دیوانہ ہو، اوروں کو بھی دیوانہ کر	۳۸۱
آپ پر کھل جائے گی رنگیں بیانی آپ کی	۳۰
آپ تو لامکان والے ہیں	۲۶۷
آپ سے بڑھ کر عروضے کوئی دنیا میں نہیں	۳۰
آپ کا دینی کتابوں کی اشاعت کام ہے	۸۵
آپ کا ہونا بھی اپنی گردشِ ایام ہے	۸۴
آپ کو بھی روشِ گریہ و زاری آئی	۲۵۴
آپ کو نادم کرے گی بدزبانی آپ کی	۳۱
آپ کہتے ہیں ستمگر، تو ستمگر ہی سہی	۲۵۴

آپ کہتے ہیں سخن ور، تو سخن ور ہی سہی ۲۵۴
آپ کی تعریف لکھنی ہے قلم کو اس طرح ۸۴
آپ کی دیں داریوں کا راز طشت از بام ہے ۸۳
آپ کی منطق بھی حضرت قابلِ انعام ہے ۸۳
آپ کی ہر بات گویا بمبئی کا آم ہے ۸۳
آپ کے اشعار موتی ہیں مگر پا کے بغیر ۳۰
آپ کے دل میں جو اتنی کاوشِ انجام ہے ۸۲
آپ کے دم سے پریس کی عزت و اکرام ہے ۸۵
آپ کیا سمجھے ہیں حضرت یہ بھی کوئی کام ہے ۸۵
آپ کیوں پھر گئے لیکن مرے سر کی صورت ۲۸۵
آپ نے خوب کیا، خوب کہا، خوب لکھا ۵۰۹
آپ نے مجھ کو جو بھیجی ارمغاں انگشتری ۱۰۱
آپ ہی کارواں ہوں میں، آپ ہی میرِ کارواں ۴۶۱
آپ ہیں محوِ سیرِ دریائی ۴۸
آپ یہ وقفِ تپش ہم صورتِ سیماب ہے ۱۲۷
آپس کا جو قصہ ہو تو کچھ رحم نہ رافت ۴۵۶
آتا نہیں راس ان کو نظارۂ سرو و گل ۴۸۰
آتا ہوں میں بھی پاؤں سے کانٹے نکال کے ۲۳۶
آتا ہے حسنِ قوسِ قزح جھوم جھوم کے ۱۶۶
آتشِ الفت بہ دامانِ ربوبیت زدی ۱۰۰
آتشِ سامانِ ہستی تھا ترا نظارہ کیا ۴۰۱
آتشِ عشق، جس سے شرمائی ۴۸
آتشِ عشقِ الٰہی سے تمھیں گرمائے گی ۴۵
آتش فشی، جس کی کانٹوں کو جلا ڈالے ۳۸۷
آتی ہے اپنی سمجھ اور پہ مائل ہو کر ۱۰۶
آتی ہے مجھ کو تری پژمردگی سے اپنی بو ۲۰۱

آٹھویں دن حاضری لے لیجیے ۷۸
آج اس معمورۂ عالم میں اس کی جا نہیں ۳۶۱
آج خاشاک چمن بھی تیرے دامن میں نہیں ۳۵۶
آج دنیا میں وہ بزمِ فقرا کون سی ہے ۱۱۹
آج رفعت میں ثریا سے بھی ہے اوپر زمیں ۱۳۰
آج سب کچھ کر کے اٹھو گر فراغت چاہیے ۱۴۳
آج سنتے ہیں کہ جسٹس جی کے ہاں "نیلام" ہے ۸۴
آج کچھ آپ بڑھے جاتے ہو۔۔۔کی صورت ۲۸۴
آج کل اصغر جو تھے اکبر ہیں اور مولا غلام ۱۲۵
آج کل سچی نصیحت کا بھی انعام ہے ۸۷
آج کل کے ساقیانِ سامری فن میں نہیں ۳۵۶
آج کل لوگوں کو ہے انکار کی عادت بہت ۸۵
آج ہر آہٹ کو ہم آوازِ پا کہنے کو ہیں ۹۰
آج ہم حالِ دلِ درد آشنا کہنے کو ہیں ۹۰
آدمی با کمال ہوتے ہیں ۲۵۵
آدمی سونے کا بن جاتا ہے اس اکسیر سے ۱۹۵
آدمی قدرت کو ہے سمجھا ہوا بیداد گر ۳۹۳
آدمی کام کا نہیں رہتا ۲۵۷
آدمی کو اپنے کاموں کی شرافت چاہیے ۱۳۶
آدمی کو بے زبانوں سے بھی الفت چاہیے ۱۳۵
"آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا" ۱۰۸
آدمی مہمان ہے گویا ۲۶۱
آدمی ہشیار و واقف کار ہے ۷۸
آدمی ہے کہ ظلم کا پتلا ۱۸۲
آرام وہ حیواں کو میسر نہیں ہوتا ۱۵۰
آرام ہیں لاکھوں ہمیں انسان کے دم سے ۱۵۰

Class No. 507
Book No. 0013272

آرزو کا دل میں، سینے میں نفس کا خار ہے ۲۱۹
آرزو کا کبھی رونا، کبھی اپنا ماتم ۱۰۷
آرزو ہو گئی لہو دل میں ۶۶
آرزو یاس کو یہ کہتی ہے ۶۶
آرزوئے دل کو بھی کہنا کوئی دشوار ہے ۹۵
آرزوئے نور میں ہے صورتِ سیماب تو ۲۰۵
آڑ میں مذہب کی شوقِ عزت افزائی نہ ہو ۲۰۲
آزادِ جاں گدازیِ درماں کیے ہوئے ۵۸
آزاد جس نے رہ کر، دن اپنے ہوں گزارے ۱۸۶
آزاد دست بردِ بقا و فنا ہوں میں ۱۹۶
آزاد ہیں پابستۂ دہلیز نہیں ہیں ۵۴۰
آزادہ، پرکشادہ، پری زادہ، یم سپر ۳۵۰
آزادیِ زبان و قلم ہے اگر یہاں ۳۵۰
آزر، خلیل ہے بتِ پندار کا ہوا ۱۹۶
آزما کر تم ذرا دیکھو مرے اعجاز کو ۹۳
آساں ہے اب تو ہندو و مسلم کا اتحاد ۴۲۰
آسان ہے راہ کا دکھانا ۱۸۴
آستاں اس کو یتیمِ ہاشمی کا چاہیے ۴۰
آستانہ جس کا ہے اس قوم کی امید گاہ ۱۳۲
آستانہ جنابِ قدسی کا ۵۴۵
آستانے پر وزارت کے ہوا میرا گزر ۳۳۰
آستیں ہا از دُرِ اشکِ غمش سرمایہ دار ۵۱۵
آسماں اس آستانے کی ہے اک موجِ غبار ۳۳۰
آسماں بن گیا ستا کے مجھے ۷۳
آسماں پر جس کا پیمانِ محبت نام ہے ۳۵
آسماں تارے بنا کر میری گردِ راہ کے ۱۳۳
آسماں دریوزۂ ظلمت کو نکلا، دیکھنا ۲۰۵
آسماں کا خم نیا، وسعت نئی، عظمت نئی ۳۸۸
آسماں کا مزاج داں ہوں میں ۶۶
آسماں کہتا ہے ظلمت کا جو ہو دامن میں داغ ۱۳۱
آسماں کی طرح ہوتی ہے ستم پرور زمیں ۱۳۳
آسماں مجھ کو بجھا دے جو فروزاں ہوں میں ۱۰۵
آشکارا چشمِ عالم پر ہوں اور پوشیدہ ہوں ۲۳۱
آشنائے سوزِ فریادِ دلِ مجبور ہوں ۱۷۳
آشیاں اور اس گلستانِ خزاں تاثیر میں ۱۹۳
آشیاں ایسے گلستاں میں بناؤں کس طرح ۱۹۳
آشیانہ بنا رہا ہوں میں ۱۹۰
آغاز ہے ہمارے سیاسی کمال کا ۴۱۹
آغوشِ رحمت اس کی اسی طرح وا ہے آج ۳۵۵
آغوشِ موج جس کے سفینوں کی تھی، گئی ۵۵
آفتابِ صدق کی گرمی سے گھبراؤ نہیں ۳۰
آفرینش جن کی دنیائے کہن کی تھی اجل ۲۳۶
آگ سی قوم کے سینے میں بھڑک اٹھتی ہے ۴۰۵
آگ سے ہوتا ہے پیدا گلستانِ اہلِ درد ۱۲۰
آگ کا جو بن ہوا، اور نور کی صورت بنی ۱۶۵
آمد آواز ''اثرِ رحمت'' ''د'' ''آغوشِ لحد'' ۵۲۲
۱۳۴۹ھ ۱۳۴۹ھ
آمد بوئے نسیمِ گلشنِ رشکِ ارم ۳۹
آمد خط سے ہوا پوشیدہ کب چاہِ ذقن ۲۳۷
آمد مثالِ شبنم و چوں بوئے گل رسید ۵۱۷
آن امیر ابن امیر ابن امیر ۵۱۳
آنچہ دانا کند، کند ناداں ۴۹

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY
دار المصنفین شبلی اکیڈمی
اعظم گڈھ، یوپی

آنسوؤں کی سبہ گردانی سے ہے پیری میں کام ۳۰۷
آنکھ اپنی انتخابِ فلک پر پھڑک گئی ۵۷
آنکھ اپنی ہے اشکِ خونیں سے ۴۷
آنکھ اختر کی کھلتی جاتی ہے ۶۸
آنکھ اے دل کھول اور نظارۂ قدرت کو دیکھ ۱۷۱
آنکھ جب خون کے اشکوں سے بنے لالہ فروش ۳۸۳
آنکھ رونے کے لیے، دل ٹوٹ جانے کے لیے ۲۹۷
آنکھ کو بیدار کر دیتی ہے یہ دیوانگی ۹۸
آنکھ کو فرصت نہ ہو خوابِ گراں کے واسطے ۹۶
آنکھ کو کیا نظر نہیں آتا؟ ۲۷۳
آنکھ کھل جاتی ہے انسان کی بے دل ہو کر ۱۰۶
آنکھ کھلتی ہے تو پوچھا ہے نماز اے ساقی ۴۰۷
آنکھ محشر کے نظارے کی تمنائی ہوئی ۲۶۸
آنکھ میں تارِ اشکِ پیہم ہے ۷۰
آنکھ میں ہے جوشِ اشک اور سینے میں سوزاں ہے دل ۲۳۷
آنکھ میں ہیں، نہیں رواں لیکن ۴۸
آنکھ وہ بخشی کہ ہے نظارہ آشامِ بہار ۳۲۸
آنکھ ہی قمری ناداں کی نہیں حسن شناس ۳۷۸
آنکھوں سے ٹپک رہے تھے آنسو ۱۸۳
آنکھوں سے خون بن کے تمنا ٹپک گئی ۵۶
آنکھوں کو اشکِ غم سے دُرافشاں کیے ہوئے ۵۸
آنکھوں کی راہ کیوں نہ گیا بن کے جوئے خوں ۶۰
آنکھوں کی ہے جوگنگا، لے لے کے اس سے پانی ۲۲۳
آنکھوں میں کچھ نشۂ عالم جبروت ۴۴۳
آنکھوں میں ہر نگہ بھی ہوئی اشک بار آج ۵۲
آں گروہِ صادقاں را سرورے ۵۱۸

آنے والے عجب انداز، عجب شان سے آ ۳۶۴
آوارہ اسی چیز کی خاطر یہ مگس ہے ۱۵۲
آوارہ یہ چاند، رات خاموش ۲۳۴
آوازِ اذاں کو ناقوس میں چھپا دیں ۲۲۴
آہ اس بستی میں اب میرا گزارا ہو چکا ۱۹۳
آہ اس ظلمت نے مجھ سے بھی چھپا رکھا مجھے ۲۸۶
آہ اس غم میں اگر تو نے خبر میری نہ لی ۱۳۶
آہ اس کشور میں تو جوہر کی عزت کچھ نہیں ۱۸۸
آہ اک دفتر تھا اپنا، وہ بھی بے شیرازہ ہے ۱۹۳
آہ اے چشمِ اشک ریز، یتیم ۷۴
آہ اے چشمِ تصور تو نے کیا دکھلا دیا ۳۹
آہ اے دنیا نمک پاشِ خراشِ دل ہے تو ۱۷۴
آہ اے دورِ نشاطِ ہستیٔ موہوم، آہ ۱۶۳
آہ اے گل! تجھ میں بھی جو ہر وہی مستور ہے ۱۷۲
آہ! تیرے سامنے آنے کے ناقابل ہوں میں ۱۳۸
آہ جس بات سے ہو فتنۂ محشر پیدا ۱۱۴
آہ جگر گدازِ من، سوز درونِ ملتے است ۴۶۱
آہ دل سوزی تو تھی گو نکتہ آموزی نہ تھی ۲۲۵
آہ دنیا جانتی ہے رعشۂ پیری اسے ۴۰۱
آہ! کیا کہیے کہ اب پہلو میں اپنا دل نہیں ۳۵
آہ منزل نہیں نصیبوں میں ۲۶
آہ میری اثر کو روتی ہے ۲۶
آہ میں یارب وہ کیا اندازِ معشوقانہ تھا ۸۹
آہ وہ بادِ سحر بھی اب گریزاں تجھ سے ہے ۲۰۱
آہ وہ تجلی، وہ اک معصومیت اڑتی ہوئی ۲۰۱
آہ وہ جھینپی ہوئی نظریں، وہ شرمیلی ادا ۹۲

آہ، وہ حاصل نہیں اوروں کی مدحت میں مجھے	۲۱۹
آہ وہ دل کش مرقع پھر دکھا سکتا ہوں میں	۹۳
آہ ویرانی ہے پنہاں یاں کی ہر تعمیر میں	۱۹۳
آہ! یہ انجم نہیں، آنسو ہیں چشمِ ماہ کے	۱۲۴
آہ! یہ تیرِ نظر بھی بے خطا کہنے کو ہیں	۹۰
آہ یہ دنیا سراپا مایۂ آلام ہے	۸۷
آہم چو سرو در چمن روزگار ماند	۵۹
آہن مقراض کا ہے دل مگر صیاد کا	۲۳۰
آئی ادھر نشاط، ادھر غم بھی آ گیا	۵۰
آئی جو یاس خنجرِ عریاں لیے ہوئے	۵۶
آئی صدا یہ چاند کی بزم طواف پیشہ سے	۲۳۲
آئنہ مشرب ہوں، راز اپنا چھپا سکتا نہیں	۲۰۹
آئینہ بنکے دکن کی خاک اگر پائے فشار	۳۳۰
آئینہ رکھ کے سامنے زلفیں سنوار تو	۲۹۴
آئینہ قیس کی تصویر کا زنداں نکلا!	۴۰۲
آئینہ وار سینہ چمکتا ہے نور سے	۱۶۷
آئینے سے اعلیٰ ہے مرے دل کی صفائی	۵۴۱
آئینے کو ہے سکندر سے سرِ تقریر آج	۸۸
آئے محفل میں جو دیدار کے قابل ہو کر	۱۰۸
آئے کسی پہ تیغ، کسی کی سپر میں ہو	۵۴
آئیں اڑ اڑ کر پتنگے مصر و روم و شام سے	۹۳
آئیے لاہور کے لوگوں کا جلسہ دیکھیے	۵۲۸
آیا گرداب حوادث میں سفینہ اپنا	۱۱۷

ا

مصرع	صفحہ
اب اور کوئی چاہیے دینا اسے چمکا	۱۷۸
اب پھینک دو کچکول گدایانہ وہ آئی	۵۴۰
اب تجھے دیکھے تو بھاگے "الحذر" کہتا ہوا	۲۰۱
اب ترے چاک پھر سلائیں گے	۶۹
اب تک وہ اپنی شومیِ تقدیر پہ ہے نوحہ گر	۳۹۴
اب تک آپ کو اے جان نہ یاری آئی	۲۵۲
اب تک رکھتی ہے جس کی داستاں از بر زمیں	۱۳۳
اب تو بر و یمنیِ رخ سے ہٹالے آقا	۳۶۴
اب جو ہے ابرِ مصیبت کا دھواں دھار آیا	۱۱۷
اب حریمِ قادیاں میں ہے بٹالہ بھی شریک	۴۴۹
اب سیاہی کے گرانے کی تجھے سوجھی ہے کیا	۲۱۰
اب فضا تیری نظر آتی ہے نامحرم مجھے	۱۹۴
اب کام جو کرنا ہے وہ مردانہ کریں گے	۵۴۰
اب کسی کو خدا نہیں ملتا	۲۸۲
اب کوئی اور جنوں دل کو ہوا جاتا ہے	۱۶۸
اب کہاں جائیں، چلو دامنِ محشر ہی سہی	۲۵۳
اب کہاں ذوقِ ہم آغوشی کے وہ اگلے مزے	۱۶۴
اب کہاں ہے وہ سوارِ مادیانِ قادیاں	۴۵۰
اب مری شہرت کی سوجھی ہے انہیں، دیکھے کوئی	۲۷۷
اب مگر ضبط کا نہیں یارا	۷۵
اب نہ پہچانو تو تم جانو، وہی بے دل ہوں میں	۳۰۵
اب نہ ٹھہرے گی کبھی اطلس کے شانوں پر زمیں	۱۳۰
اب نہیں بھاتی یہاں کے بوستانوں کی مہک	۱۹۴
اب نہیں دنیا میں باقی طالبِ دیدار کیا	۹۴
اب وقت ہے کھانے کا، ہمیں کھایے کھانا	۱۷۸
اب ہمارا ہے، کوئی دن میں تمہارا ہوگا	۲۶۵
اب ہے خدا کے ہاتھ میں اہلِ حرم کی آبرو	۴۶۲
اب یہ سنتے ہیں نکلنے کو ہے "مسلم آؤٹ لک"	۴۲۴
اب یہ ہے حال کہ آنکھیں ہیں کہیں، پاؤں کہیں	۵۲۶
ابتدا میں شرح رمز آیۂ لاتقربا	۱۲۱
ابتدا و انتہا آپس میں ہم آغوش ہیں	۱۸۷
ابر بن کر تم جو اس گلشن پہ گوہر بار ہو	۹۱
ابرِ بہار بن گیا مے کدہ شراب ناب	۳۳۶
ابرِ رحمت ہوں، گہر دار، گہر بار ہوں میں	۱۷۷
ابر سے آنسو، صبا سے بے وفائی لے اڑا	۱۶۴
ابر کی صورت اٹھے، اٹھ کر برس جائے کوئی	۹۷
ابر کی طرح سے برستی ہے	۲۷۴
ابر میں چھپنا ترا، لاتا ہے دل پر ابرِ غم	۱۹۸
ابر ہے کس کے گلستاں کے لیے	۷۵
ابلقِ گردوں نہ ہو مجبورِ رم آ ہو ذرا	۱۷۴

ابوتراب ہے خیبر کشا و مرحب کش — ۴۸۷
ابھرے سینے پر وہ کملائے ہوئے پھولوں کے ہار — ۱۶۲
ابھی اے مسافر سفر اور بھی ہیں — ۴۹۰
ابھی تازہ پرواز ہیں اتحادی — ۴۵۲
ابھی رکھتا ہوں تاب یک نظر میں — ۵۰۱
ابھی گردیدہ کسی دیدۂ نمناک میں ہے — ۴۹۱
ابھی مجھ دل جلے کو ہم صفیرو! اور رونے دو — ۲۱۵
اپنا غصہ کبھی نکالوں گی — ۱۸۱
اپنا مداح ہو سلطاں تو غلامی اچھی — ۵۳۲
اپنا مذہب حکمراں کے سامنے کرتا ہے پیش — ۴۴۱
اپنا مطلب مجھے کہنا ہے مگر تیرے حضور — ۱۱۳
اپنوں کو غیر سمجھوں اس سرزمیں میں رہ کر — ۱۹۸
اپنی اصلیت سے ناواقف ہیں، کیا انساں ہیں یہ — ۱۹۴
اپنی امید کا مآل ہے تو — ۶۵
اپنی امید یہاں تیرے سوا کون سی ہے — ۱۱۸
اپنی بے مائیگی پہ نازاں ہوں — ۶۶
اپنی پستی دیکھ اور اس کوہ کی رفعت کو دیکھ — ۱۷۱
اپنی تقدیر کی کجی نہ کہیں — ۶۸
اپنی خاموشی بھی تھی ایک طرح کا کہنا — ۱۱۵
اپنی خودی پہچان — ۴۷۹، ۴۸۰
اپنی سپاہ ساز کر، ایک بھی شہرِ دل نہ چھوڑ — ۴۶۴
اپنی صورت پر کیا تھا تو نے کیوں پیدا مجھے — ۲۸۷
اپنی فریاد میں تاثیر نہیں ہے باقی — ۱۱۸
اپنی قسمت کا ہے رونا صورتِ آدم مجھے — ۳۷
اپنی قسمت کا یہاں آپ ہی مختار ہے تو — ۳۵۸
اپنی کھیتی ہے اجڑ جانے کو اے ابرِ کرم — ۱۱۹
اپنی نادانی میں انساں کس قدر آسودہ ہے — ۳۹۰
اپنی ہر بات کو آوازِ خدا کہتے ہیں — ۱۱۳
اپنی ہستی کو مٹانے کی تمنائی ہوں — ۲۰۸
اپنی یہ احتیاط کہ بوسے پہ اکتفا — ۴۲۲
اپنے بے دردوں کو آمادۂ ایذا کر دیں — ۲۳۵
اپنے بیگانے کا ہردم یار ہے — ۷۷
اپنے حق کے مانگنے میں رکھ ادب مدِّ نظر — ۲۰۴
اپنے دامن میں، بہر غنچۂ گل — ۶۸
اپنے شکوے کسے سنائیں گے — ۶۹
اپنے گلشن کی زمیں میں باغباں خوابیدہ ہے — ۲۰۲
اپنے میدانوں میں جب رزمِ ممالک عام تھی — ۳۹۴
اپنے ہم جنسوں سے دنیا میں محبت چاہیے — ۱۴۴
اپنے ہم جنسوں کی بربادی کو دیکھوں کس طرح — ۱۹۳
اتار کر ابھی رکھا تھا میز پر ہم نے — ۱۶۹
اتار میں نے زنجیرِ رسومِ اہلِ ظاہر کو — ۳۰۸
اتحادی ہیں گورنر کی سواری کے سمند — ۴۵۳
اتر کے آ گئے وادی میں ابر کے ٹکڑے — ۲۲۶
اترے چمن سے باغ میں، کلیوں کے بھیس میں نجوم — ۳۳۶
اتنی جلدی تجھ میں تبدیلی نہ ہوتی آشکار — ۳۶۲
اتنی خدمت کی ہے خلق اللہ کی — ۴۲۳
اتنی سی بات کے لیے محشر میں جائیں ہم — ۲۷۸
اتنے دن غائب رہا تو گلشنِ پنجاب سے — ۳۲۸
اٹکتا، لچکتا، سرکتا ہوا — ۴۶۷
اٹھ کے تربت سے ترا دامن پکڑ لیتے ہیں ہم — ۲۵۰

اٹھ گئے آہ قدرداں اپنے ۶۹
اٹھ گئے وہ آہ اگلے لطف وصحبت کے مزے ۱۶۳
اٹھ گیا بزم سے میں پردۂ محفل ہو کر ۱۰۷، ۳۰۲
اٹھ گیا سوج ہوا سے کبھی دامن جو مرا ۱۷۷
اٹھادوں گا نقاب عارض محبوب یک رنگی ۲۱۵
اٹھا کر دوش پر اپنے عروس شب کی محمل کو ۱۵۵
اٹھا کر اسے قوم کو تھا راہ پہ لاتا ۱۳۹
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ، خورشید سے جلا کر ۳۳۳
اٹھا وہ ابر گوشۂ مغرب سے شعلہ ریز ۵۹
اٹھائی نظارے کو موجوں نے گردن ۷۸
اٹھائے تلخی انکار میں مزے کیا کیا ۲۳۱
اٹھایا آ کے سبزے کو صدائے ''قم باذنی'' سے ۲۰۶
اٹھایا قطرۂ شبنم کو اس نے بستر گل سے ۲۰۷
اٹھتے اٹھتے وہ گئے بیٹھ مری محفل میں ۲۵۲
اٹھو، دروازہ کھولو نسخۂ خواب پریشاں کا ۲۰۶
اٹھے بزم سے محفل آرائے شب ۳۳۷
اثر ایسا کیا ہے دل پہ تاراج گلستاں نے ۲۱۳
اثر غضب کا دعائے قدح میں ہے ساقی ۳۰۴
اثر مجھ دل جلے کی بستہ کاری کا کہاں تک ہے ۳۵۱
اثر یہ تیرے اعجاز مسیحائی کا ہے اکبر ۵۲۹
اجالا جو سنا تو اختر بنا ۴۶۹
اجالا کہیں نام کو بھی نہ تھا ۱۸۴
اجڑا ہوا تھا شہر مرے دل کا، بس گیا ۵۹
اجڑا ہوا جو کھیت تھا آخر ہرا ہوا ۱۴۳
اجڑے چمن، ترستے ترستے بہار کو ۱۴۰
اجڑے گورستاں کی خاموشی سے ہم آغوش ہے ۲۷۰
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی، ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر ۳۳۳
اجل سے بھی بدتر ہے جینا مرا ۱۸۵
اجل کی ہم نے ہنسی اڑائی، اسے بھی مارا تھکا تھکا کر ۳۳۳
اجی حضرت! امرا دیکھا ہوا ہے آپ کوژ بھی ۲۶۶
اچھا نہیں ہے منہ کو رفاقت سے موڑنا ۱۳۲
اچھا ہوا یہیں سے نکیرین چپ ہوئے ۲۹۳
اچھل رہا ہے مثال تموج جیحوں ۳۳
اچھلتا، پھسلتا، سنبھلتا ہوا ۴۶۷
اچھی سوجھی ہے، تہ دام پھڑک جاؤں گا ۲۵۳
اچھی کبھی شکایت جور و جفا کی بھی ۲۷۸
احباب سے کھٹکا ہو نہ اعدا سے حذر ہو ۳۵۳
احمدی غیرت زمانے کو دکھانا چاہیے ۴۶
اخبار میں یہ لکھتا ہے لندن کا پادری ۳۲۵
اختر سوختۂ قیس ہے اختر اپنا ۱۱۵
اختر قسمت گلزار چمک جاتا ہے ۱۷۵
اخلاص بے غرض ہے، صداقت بھی بے غرض ۳۵۲
ادا دلبرانہ، عمل ساحرانہ ۴۰۹
ادا نہ پھر بھی ہو شکر خدائے ''کن فیکوں'' ۳۳
ادب اس کا ہے خانۂ بے خروش ۴۶۸
ادب کے ساتھ سال طبع پھر یوں عرض کرتا ہوں ۵۰۶
ادراک طعنہ زن ہے سرور گداز پر ۱۹۹
ادعائے خبث دیں ہے آپ کو اس وعظ پر ۸۳
ادھر اک عقدۂ مشکل ہیں دستاویز کے قصے ۴۵۵
ادھر ایمائے فتنہ خواہی انگریز کے قصے ۴۵۵

ادھر سر حبالوں نے ساحل سے ٹپکے	۷۹
ادھر سرنگوں رایتِ گورگانی	۴۳۸
ادھر سرنگوں کاخ وکورومیوں کے	۴۳۸
ادھر سنبل کو تھا ناز اپنے گیسوئے مسلسل پر	۱۵۷
ادھر ناگفتنی، احرار کی مسجد سے بیزاری	۴۵۵
ادھر نرگس کو گلشن میں غرورِ چشمِ فتاں تھا	۱۵۷
ادھر ہندوؤں نے ترندر سنبھالا	۴۵۶
ادھر ہیں خالصہ جی کی رضا جوئی کے افسانے	۴۵۵
ادھر یونین نے سکندر نکالا	۴۵۶
ارتجالاً ہم نے اے اقبال کہہ ڈالے یہ شعر	۱۳۱
اردو پہ، اسے فکر ہے، آجائے گی آفت	۴۵۶
ارشد ورافت سے ہوں اقبال میں خواہانِ داد	۲۵۱
ارض وسما کی طاقتیں، تیرے جنود ہیں تمام	۴۶۴
ارم خانہ تھا مجھ کو آہ، کنجِ دل نشیں میرا	۱۵۸
ارمان وآرزو پر تجھ کو نہ رحم آیا	۱۳۶
ارمان ہے یہ جی میں، اڑ کر چمن کو جاؤں	۱۸۶
ارمغانم سلکِ گوہر ہاست یعنی ایں غزل	۱۰۲
ارے ناداں! یہ نادانوں کو سمجھانے کی باتیں ہیں	۲۷۲
اڑ کے آتا ہے رنگِ عارضِ زرد	۷۵
اڑ کے آواز مری تا بہ فلک جا پہنچی	۳۸۳
اڑ کے اے اقبال! سوئے بزمِ یثرب جائے گا	۲۴۴
اڑ نہ جائے یہ کہیں پر کھول کر منقار سے	۱۲۵
اڑا جاتا ہوں سوئے آشیانہ	۵۰۲
اڑا جب طائرِ رنگِ حنا لیلیٰ کے ہاتھوں سے	۲۴۷
اڑا سکتی نہ تھیں اس کے تنِ عریاں کی چادر کو	۱۵۶
اڑا کر لے گئی لذت تجھے آوارہ رہنے کی	۲۱۶
اڑا کے لائی ہے اے صبا تو جو بُو کسی زلفِ عنبریں کی	۳۳۴
اڑا لے جائے گی موجِ ہوائے نیستی ان کو	۲۱۴
اڑائے پھرتی ہے حیرت کہاں کہاں مجھ کو	۲۲۸
اڑایا ذوقِ تپش پتنگے سے، شمع سے شوقِ اشک باری	۳۰۷
اڑتے پھریں خوشی سے، کھائیں ہوا چمن کی	۱۸۶
از پئے تاریخ، ہاتف نے کہا اقبال کو	۵۰۹
از پئے تسلیم ہر شہر و دیار آنے کو ہے	۳۳۸
از پئے تقدیرِ عالم صورتِ اختر ہے تو	۴۱
از پئے نظارۂ گلدستۂ اشعار تو	۵۰۷
از جہاں شہزادہ اسماعیل رفت	۵۱۳
از خمِ حکمت بروں کردم شرابِ ناب را	۹۳
از دمید صبحِ حکمت چاکِ دامانِ من است	۹۲
از ”سرِ نازش“ پئے تاریخ او	۵۱۰
”از شرابِ حُبِ ہم جنسانِ خود مستانہ باش“	۲۰۴
از غمِ دل حکایتے است از غمِ دیں حکایتے است	۳۶۱
از فراق او دلِ مشرق دونیم	۵۲۲
از فرش تا بہ عرش صدا مرحبا ہے آج	۳۵۵
از فلک آمد بگوشِ من ندا	۵۱۳
از فلک تاریخ چوں شبنم چکید	۵۱۸
”از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئنہ“	۱۹۶
ازیں دارِ فانی سوئے باغِ جنت	۵۲۳
اس اجڑے گھونسلے کو پھر جا کے میں بساؤں	۱۸۶
اس اندھیرے گھر میں بھی ہو جائے دم بھر چاندنی	۲۲۰
اس اندھیرے میں چاندنا ہوں میں	۱۹۲

اس انوکھی شان کے موتی لٹا سکتا ہوں میں ۹۳
اس بات میں وہ جیتے گا جو کم زبان ہے ۳۱۹
اس بادیہ پیما کو وہ آبلۂ پا دے ۳۸۷
اس باغ جاں فزا کا یہ بلبل اسیر ہے ۳۱۵
اس باغ کا ہر ذرہ شبنم کو ترستا ہے ۳۷۸
اس بڑی سرکار کے قابل مری فریاد ہے ۱۲۷
اس بزم میں اللہ کی باتیں کرو اقبال ۳۳۲
اس بزم میں کسی کو نہیں آرزو تری ۱۹۹
اس بوند نے مگر یہ بگڑ کر دیا جواب ۱۳۱
اس بھری محفل میں اپنا راز دل کہتا ہوں میں ۹۵
اس بھری محفل میں اپنا ماجرا کہنے کو ہیں ۹۰
اس بھلاوے کو جانتا ہوں میں ۱۹۱
اس بے خبر کو راہ پہ لانا ضرور ہے ۲۰۰
اس پر بھی یہ عتاب کہ تو بد معاش ہے ۳۲۲
اس پرانی مزرع زرخیز کا حاصل ہوں میں ۳۰۶
اس پردے سے نکلتا ہے مہر جہاں فروز ۱۶۶
اس پریشانی میں سیر گیسوئے لیلےٰ بھی ہے ۲۳۲
اس پھول پہ بیٹھی کبھی اس پھول پہ بیٹھی ۱۵۱
اس پیکر خاکی میں بنتی ہے خودی جس دم ۴۸۹
اس تنک سے کو نہ کر محرم راز اے ساقی! ۴۰۷
اس تیغ جاں ستاں کی نہیں ہے سپر کہیں ۶۱
اس جدائی میں نہفتہ وصل کا ساماں ہے کیا ۱۸۸
اس جنت ارضی کی ہے تعمیر تجھی سے ۴۷۱
اس جہاں میں عشق کے ارماں نکل جاتے ہیں کیا؟ ۱۸۹
اس جہاں میں ہے تبسم پُر خطر ایسا ہی کیا؟ ۱۸۸
اس چمکتی چیز کی خاطر یہ بیتابی ہے کیا؟ ۳۱۰
اس چمن سے مثل سبزہ کوئی بیگانہ تو ہو ۹۸
اس چمن کو نہیں بہار پسند ۷۱
اس چمن میں اپنی قسمت کی نگوں ساری بھی دیکھ ۳۷۹
اس چمن میں صورت باد صبا آئے کوئی ۹۷
اس خاک کے پتلے کو سنوارا ہے اسی نے ۱۵۳
اس خطن سے کر گیا ہے آ ہوئے آرام رم ۳۰۳
اس خموشی اور گویائی کے صدقے جائیے ۱۲۰
اس خموشی میں دور گوشۂ عزلت کو دیکھ ۱۷۱
اس درد جاں گزا میں شکیب و قرار دے ۶۲
اس دن کی یاد اب تک باقی ہے تیرے دل میں ۱۲۸
اس دور میں مانند پرکاہ ہے انساں ۴۷۶
اس دیوتا سے مانگیں جو دل کی ہوں مرادیں ۲۲۳
اس دیوتا کے آگے اک نہری بہادیں ۲۲۳
اس راہ و نائت سے گزر تک نہیں کرتے ۵۳۱
اس روز رنج و غم سے تو آساں تھی یہی ۵۲
اس سرزمیں کا یارب! ہر ذرہ طور کیوں ہے ۲۷۸
اس سے پوچھے کوئی، کیا دل نے لیا دل ہو کر ۱۰۷
اس شان کا ملا ہے تجھے داد گر کہیں؟ ۶۱
اس شکایت سے منہ کو بند کرو ۱۸۲
اس شہد کو پھولوں سے اڑاتی ہے یہ مکھی ۱۵۳
اس طرح دنیا کا بندہ بھی نہ ہونا چاہیے ۸۶
اس طرح راہ آنکھ دیکھے گی ۴۸
اس طرح کی ہے داستاں اپنی ۷۳
اس عبادت کو کیا سراہوں میں ۱۹۱

اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے ۵۲
اس فضا کو، اس گل و گلزار کی رنگت کو دیکھ ۱۷۱
اس فقر سے ہو فخر نہ اسلام کو کیوں کر ۳۴۲
اس فکرِ امتحاں میں غزل کیا سنائیں ہم ۲۷۹
اس قدر پست نہ کر پردۂ ساز اے ساقی ۴۰۷
اس قدر پنجاب میں بامِ وزارت ہے بلند ۴۵۱
اس قدر حد سے زیادہ بھی نہ ملت چاہیے ۱۳۵
اس قدر حق نے بنایا اس کو عالی مرتبت ۳۳
اس قدر نظارہ پرور ہے کہ نرگس کے عوض ۱۳۱
اس قلب پہ اسلام کو ہو سکتا ہے کیا ناز ۳۹۶
اس قول پر ہے شاہدِ عادل، عمل مرا ۳۵۱
اس کا اب ہونے لگا افسوس مُردوں میں شمار ۱۶۳
اس کا گناہ گار ہوں، تجھ سے بھی شرمسار ہوں ۴۶۲
اس کا مقام اور ہے، اس کا مقام اور ہے ۲۳۰
اس گلی میں ہو بے کلی نہ کہیں ۶۸
اس کو بھلا خبر کیا، یہ قید کیا بلا ہے ۱۸۶
اس کو دعا لگی نہ کسی کی دوا لگی ۲۵۹
اس کہانی کے بیاں سے تھی غرض اک اور ہی ۸۶
اس کی اک ضرب سے ہو زلزلہ طاری ہر سو ۴۰۴
اس کی اُمت بھی ہے دنیا میں امامِ اقوام ۳۸۴
اس کی امت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں ۳۸۴
''اس کی برداشت بھی دشواری ہے'' ۵۲۶
اس کی بزمِ مملکت میں ہے یہ کیفِ جام جب ۳۶۳
اس کی پوشیدہ خدائی کو نمایاں کر دے ۳۵۷
اس کی تحریروں پہ نظمِ مملکت کا انحصار ۳۳۰
اس کی تقریروں سے رنگیں گلستانِ شاعری ۳۳۰
اس کی تیزی کو مٹا دیتے ہیں اندازِ بیاں ۳۷
اس کی چشمِ فیض میں یکساں ہیں پنجاب و دکن ۳۶۳
اس کی خرابیوں سے تو دل پاش پاش ہے ۴۲۱
اس کی قیمت پڑی نہ اک پائی ۴۹
اس کی نگاہ نابصیر، اس کی حیات بے ثبات ۴۶۱
اس کے حاجت مند کو کیا حاجتِ طولِ سخن ۳۶۳
اس کے زہر میں ہے تاثیرِ تریاک ۴۹۴
اس کے عارض پر سنہری بال ہیں ۵۲۷
اس کے فیضِ پاک کی منت خواہ، کانِ لعل خیز ۳۳۰
اس کے ہوتے خطر نہیں ہم کو ۱۸۲
اس گلستاں میں آشیاں ہے مرا ۷۰
اس گلستاں میں ہیں پوشیدہ کئی دام ابھی ۳۱۱،۳۱۲
اس محل میں ہے رواں ہونے کو جوئے شیر آج ۸۹
اس مصیبت میں اگر تو بھی ہماری نہ سنے ۱۱۷
اس مصیبت میں ہے اک تو ہی سہارا اپنا ۱۱۶
اس ملت کے فرزندوں نے مارا ہر میدان ۴۸۰
اس مہ نو کو مہِ کامل بنا کر چھوڑنا ۳۲۸
اس میں کچھ ہوتی نہیں اپنے کفن کی فکر بھی ۲۰۳
اس میں کسی کے ساتھ کی پروا نہ چاہیے ۱۳۲
اس نظارے کا مگر خاکِ لحد انجام ہے ۳۷
اس نگر کی طرح کیا واں بھی ہے رونا موت کا ۱۸۸
اس نگیں کو تا ابد زندانیِ خاتم سمجھ ۳۳۵
اس نوا کو یا نوائے بربطِ عالم سمجھ ۳۳۳
اس نے پوچھا کہ کون چھپتا ہے ۲۷۶

اس نے پہچانا نہ تیری ذاتِ پُر انوار کو ۴۱
اس نے زانو بدلا تو تعظیم کو اٹھنے لگا ۲۴۳
اس نے منہ موڑا جو میرے آبلوں سے، کیا ہوا ۲۵۱
اس وقت تیرے سامنے سورج بھی مات ہے ۱۳۸
اس ولایت میں بھی دل ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں کیا ۱۸۸
اس ولایت میں بھی کیا مجبور کہتے ہیں اسے ۱۸۷
اس ہر دو وار دل میں لا کر جسے بٹھا دیں ۲۲۴
اسفلِ عالی نظر ہوں، ناقصِ کامل ہوں میں ۳۰۵
اسمِ اعظم کا وہ ذکرِ صبح گاہی اب کہاں ۴۱۷
اسی اصول کو ہم کیمیا سمجھتے ہیں ۸۰
اسی باغ کی اک کلی جانتے ہیں ۲۶۳
اسی پردے میں ہے پوشیدہ حیاتِ ابدی ۴۴۵
اسی سبب سے زمانے میں اپنی ہے توقیر ۸۱
اسی سے اہلِ بینش پر ہویدا ہے مقام اس کا ۳۹۵
اسی سے تھا روشن یقینِ خلیل ۳۳۹
اسی سے زمانے میں دولت بڑھے گی ۱۵۴
اسی سے ساری امیدیں بندھی ہیں اپنی کہ ہے ۳۴
اسی سے عالمِ تہذیب کی بڑھتی ہے پہنائی ۴۴۴
اسی سے عہدِ وفا ہندیوں نے باندھا ہے ۳۳۲
اسی سے ہے آبادگری جہاں کی ۱۵۴
اسی صہبا میں آنکھیں دیکھتی ہیں رازِ ہستی کو ۲۱۲
اسی کی امیں تھی جبینِ خلیل ۳۳۹
اسی کی چمک سے فروغِ شعور ۴۶۹
اسی کے خاکِ قدم پر ہے دل نثار اپنا ۳۳۲
اسی کے دم سے ہے عزت ہماری قوموں میں ۳۳۲
اسی کے نام سے قائم ہے اعتبار اپنا ۳۳۲
اسی کے ہجر میں گویا اداس تھا سبزہ ۲۲۶
اسی محیط سے طوفاں مرا الجھتا ہے ۴۳۲
اسی میں ہے عزت، خبردار رہنا ۱۵۴
اسیرِ خمِ زلف کیونکر نہ ہو خضر ۷۹
اسیرِ خمِ گیسوئے حور رہنا ۲۸۹
اسے بھی باندھ لے اقبال! بصورتِ مضموں ۳۵
اسے جو چومتی ہیں اٹھ کے چوٹیاں میری ۱۷۹
اسے کہیے جو آئینہ تو ہر صورت سے ہے زیبا ۵۰۶
اسے کھویا تو یوں گویا ہوا دل ۳۹۶
اسے کیمیا سے سوا جانتے ہیں ۱۵۴
اسے مایۂ زندگی جانتے ہیں ۲۶۳
اسے واں کے سب آدمی جانتے ہیں ۲۶۳
اشتہار آخری اک آنت ہے شیطان کی ۳۱
اشک آ آ کے چھیڑ جاتے ہیں ۷۴
اشک اپنے ہیں مثلِ آبِ گہر ۴۸
اشک انجم در گریباں روز کے ماتم میں ہے ۳۹۱
اشک بڑھ بڑھ کے یہ کہتا ہے کہ طوفاں ہوں میں ۱۰۵
اشک جو آنکھ سے ٹپکا، دُرِ نایاب ہوا ۴۰۳
اشک جو سیلِ حوادث کو دگرگوں کر دے ۳۹۱
اشکِ غم آبروئے ماتم ہے ۷۰
اشکِ غم ڈھلنے لگے پابوسِ داماں کے لیے ۳۶
اشکِ غم سے ترے شعلوں کو بجھاؤں کیوں کر ۱۰۴
اشک کی صورت میں اپنا حالِ دل کہتا رہا ۲۰۹
اشک کی نہریں ہیں اور سائے ہیں نخلِ آہ کے ۱۲۴

اشک موتی بن گئے چشمِ تماشا خواہ کے ۱۲۴
اشکباری کے لیے، غم کی حکایت کے لیے ۳۷۰
اشکوں کے ساتھ مل کے ہمارا قفس گیا ۵۹
"اشھدُ اَنَّ مُحمّدًا" سے جہاں گونج اٹھے ۳۶۵
اضطراب دل سے یاں شکوہ زباں پر بار بار ۱۶۲
انجمیان بے زباں، عشق کے فیض سے کلیم ۴۶۳
اغراض مختلف کی ہے پیکار ہند میں ۴۱۷
اف رے نازک مزاجیاں تیری ۲۵۴
اف وہ رسوائی کا عالم جب دلِ آوارہ کو ۱۵۹
افسردہ لیموں کی طرح منہ نہ بنائیں ۵۴۲
افسوس کہ غیرت نہ مری قوم کو آئی ۱۴۸
افشاند سوئے جناح رکابش ۵۱۶
افق پر ہویدا ہوئی شانِ صبح ۳۳۶
اقبال آ کہ پھر اسی چوکھٹ پہ جھک پڑیں ۳۵۵
اقبال اڑ کے خاکِ سرِ رہ گزار ہو ۵۰
اقبال اس پیمبرِ امیؑ کے میں فدا ۳۸۸
اقبال شعر کے لیے فرصت ضرور ہے ۲۷۹
اقبال عشق کی یہ ساری کراتیں ہیں ۵۴۳
اقبال کہہ رہے ہیں یہ میری غزل کے شعر ۲۵۹
اقبال کی نہ پوچھ تلون مزاجیاں ۲۸۳
اقبال کی یارب یہ نوائے سحری ہے ۴۷۳
اقبال گر یہی ہیں حسد کی بناوٹیں ۲۶۰
اقبال لکھنؤ سے نہ دلی سے ہے غرض ۲۳۶
اقبال، مدرسوں نے دانش تو عام کردی ۴۸۹
اقبال میرے نام کی تاثیر دیکھیے ۵۴۴
اقبال نے تاریخ کہی "سرمۂ مازاغ" ۱۳۵۴ھ ۵۲۴
اقبال نے مزاج جو پوچھا تو شیخ نے ۴۱۶
اقبالؔ عشق نے مرے سب بل دیے نکال ۳۰۰
اقلیم دل کی آہ شہنشاہ چل بسی ۵۴
اک آگ سی ہے اس نے مرے جی کو لگائی ۱۴۶
اک بات تھی کہ خونِ جگر کو کھٹک گئی ۵۷
اک بہانہ ہلالِ عید کا ہے ۷۴
اک بیاضِ نظمِ ہستی کی ہیں تفسیریں سبھی ۱۹۵
اک پری وش سے وہ ذوقِ لذتِ بوس و کنار ۱۶۰
اک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں ۳۵۴
اک جہاں آیا ہے گل گشتِ چمن کے واسطے ۹۴
اک جھونکے میں اڑ جائے گی کاغذ کی عمارت ۴۵۸
اک چراغِ نور ہے اہلِ طریقت کے لیے ۳۲۶
اک چھتا در یار رواں ہونے کو ہے پنجاب میں ۹۷
اک دانہ میسر ہو تو، ہم بانٹ کے کھائیں ۵۴۲
اک دن جو اپنے کھیت میں آ کر کھڑا ہوا ۱۴۰
اک ذرا انسان میں چلنے کی ہمت چاہیے ۱۴۴
اک رات میرے دل میں جو کچھ آ گیا خیال ۱۳۷
اک روز کسی گھوڑے کے دل میں یہ سمائی ۱۴۶
اک غم گسار تیرے حزینوں کی تھی، گئی ۵۵
اک گھوڑے کو کرسی پہ صدارت کی بٹھا کر ۱۴۷
اک لڑی میں آ کے گوہر مل گئے ۳۱۳
اک مٹے شہر کا نشاں ہوں میں ۶۶
اک مشتِ گل میں رکھا احساس کا شرارہ ۲۲۲
اک مہ نو آسمانِ علم و حکمت پر ہوں میں ۹۱

اک نظر میں خسرو ملکِ سخن خسرو ہوا	۱۲۵
اک نور ہے کہ جس میں فنا ہو رہا ہے یہ	۱۸۹
اک ہاتھ میں دستور ہے اک ہاتھ میں ہے نذر	۵۳۰
اک یتیمی ہے کہ ممنونِ زباں ہوتی نہیں	۴۰
اک ینگ پارٹی ہے اس انجمن میں ایسی	۳۱۴
اکارت ہے، بناوٹ سے ترا رونا نمازوں میں	۲۱۷
اکبر کی دکاں پر نہ کوئی شور نظر آئے	۵۲۸
اکیلے لطفِ سیرِ وادیِ سینا نہیں آتا	۲۱۷
اگتے ہیں باغ کے ہر گوشے میں شمشاد بہت	۳۷۸
اگتے ہیں شاخِ چمن سے شعلۂ بے سوز گل	۳۷۱
اگر آپس میں لڑنا آج کل کی ہے مسلمانی	۲۱۵
اگر بیٹھا رہوں، بیرونِ در میں	۵۰۱
اگر تڑپا رہا ہے تجھ کو ذوقِ نغمہ پیرائی	۳۹۵
اگر تمنا ہو عافیت کی، خدا سے بیگانگی نہ کرنا	۲۹۴
اگر تو شان و مقامِ خودی کو پہچانے	۴۳۳
اگر چاہتے ہو فراغت سے رہنا	۱۵۵
اگر رفیقِ خرد ہو نگاہِ قلبِ سلیم	۴۹۱
اگر روپ بسکٹ کا دھارے خطائی	۴۲۴
اگر مقامِ محبت نظر میں ہو تیرے	۴۳۴
اگر ہو وردِ زباں لا الٰہ الا اللہ	۴۳۳
اگرچہ پاؤں میں اک تارہ گیا باقی	۴۹۲
اگرچہ پھرا میں بہت اس چمن میں	۲۶۹
اگرچہ تیز بہت نوکِ خار ہیں یاں بھی	۳۶۶
اگرچہ سب سے بُرا ہوں میں جاں نثاروں میں	۳۶۶
اگرچہ موج ہے تو سیلِ تندرو بن جا	۴۸۸
اگرچہ میری جبیں پر نہیں نشانِ سجود	۴۸۶
اگی ہے جو وہ زگن، کہتے ہیں بیت جس کو	۲۲۵
اگوں، سبز ہوں، ہوس کے ہوں خون آخر	۳۰۳
البتہ زندگانی شخصی کا ہے وجود	۴۳۱
التجا پر خموشیِ منعم	۷۱
التوا کیوں اس قدر اس کی اشاعت میں ہوا	۳۵۱
الٹ دے گا کون اس بساطِ کہن کو	۳۵۳
الجھتی ہے بیچاک نیام میں	۳۶۹
''الذی بارکہ'' عمر بگو ۱۳۳۰ھ	۵۱۹
الغرض دیں ہو تو اس کے ساتھ کچھ دنیا بھی ہو	۸۷
الغیاث! اے معلمِ ثالث	۴۹
الفت میں امتیازِ من و تو فنا ہے آج	۳۵۴
الفرنگی اکبر آواز اذانِ قادیاں	۳۵۱
اللہ اللہ دام و صیاد و شکار انگشتری	۱۰۲
اللہ اللہ، دیدۂ واعظ میں اڑ کر جا پڑی	۲۳۲
اللہ اللہ! کس قدر عجیب سا منظر ہے یہ	۵۴۴
اللہ اللہ کوئی دیکھے تو خضر کی صورت	۲۸۴
اللہ سے بہتر ہے خداوندِ فرنگی	۴۵۰
اللہ کے نبیوں نے یونہی عمر گزاری	۴۳۹
اللہ یہ مومن ہے کہ مومن کا ہے تابوت	۴۴۳
''المدد سیدِ مکی مدنی العربی''	۱۰۸
الوداع اے سرزمینِ ناتکِ شیریں بیاں	۱۹۴
الوداع اے سیرگاہِ شیخِ شیراز الوداع	۱۹۴
الوداع اے مدفنِ ہجویریؒ اعجاز دم	۱۹۴
الٰہ آباد سے لنگڑا چلا، لاہور تک پہنچا	۵۲۹

الٰہی! بزم تری زیبِ روزگار ہے ۳۶۷
الٰہی بھرم کھل نہ جائے کسی کا ۲۸۲
الٰہی تیری دنیا میں کوئی درد آشنا بھی ہے ۳۱۰
الٰہی کون ساماں ہے اس دل کے گلستاں کا ۲۹۹
الٰہی کون سی وادی میں میں محوِ عبادت ہوں ۲۱۲
الٰہی وہ چشمِ فسوں کار کیا تھی ۲۹۶
''امام الہند والا نژاد شبلی طاب ثراہ'' ۱۳۳۲ھ ۵۱۵
اماں کبھی نہ ملی دست بردِ دوراں سے ۳۶۷
اماں نہ دیتا تھا جب بحرِ بیکراں مجھ کو ۲۲۸
امتِ عیسیٰ کا آئینِ جہاں داری بھی دیکھ ۳۷۹
امت کا جس نبی کی، حروفِ جلی میں نام ۳۸۹
امتحان صدق و ہمت میں کوئی بڑھ کر نہیں ۴۳
امتحاں ہوا اس کی وسعت کا جو مقصودِ چمن ۱۳۱
امتیاز قدحِ شیخ و برہمن کب تک ۴۰۷
امتیاز قوم و ملت پر مٹے جاتے ہیں یہ ۱۹۵
امتیاز کاسۂ شیخ و برہمن میں نہیں ۳۵۵
امتیاز نیک و بد تیرے سوا ہوتی نہیں ۳۲۷
امڈ گیا مری آنکھوں سے خون کا سیحوں ۳۲
امراء جو ہیں وہ سنتے نہیں اپنا کہنا ۱۱۵
امید دل میں پھرتی ہے پروانہ وار آج ۵۲
امید ساتھ چھوڑ چکی تھی کسان کا ۱۴۰
امیدوں کے شجر، زخموں کے گل، داغوں کے لالے ہیں ۲۹۹
امیروں کا شکوہ، گلہ بے زری کا ۲۸۲
اُمیتے بودی و حکمت رانمایاں کردہ ای ۹۹
ان اشکباریوں میں طہارت کا راز ہے ۱۹۵
ان باتوں سے حیران سے کچھ رہ گئے گھوڑے ۱۵۰
ان باتوں سے قابو میں نہ آئے گی یہ مکھی ۱۷۸
ان دلوں میں طاقتِ ضبطِ فغاں ہوتی نہیں ۴۰
ان دنوں کو فصلِ گل کیسے دیا دن پھول کے ۲۹
ان سے امید شفا لیکن خیالِ خام ہے ۸۴
ان سے پوچھو ہندہی کیا رہ گیا تھا آپ کو ۸۴
ان شعبدہ بازوں کے طریقے ہیں دلآویز ۴۷۸
ان کو بے تاب کیا، غیر کا گھر پھونک دیا ۲۴۱
ان کو کافر جو کہیں ہم تو یہ ملتا ہے جواب ۲۵۳
ان کی دنیا بھی یہی، عرشِ معلیٰ بھی یہی ۱۲۰
ان کی گلی میں اور کچھ اندھیر نہ ہو جائے ۲۳۶
ان کی محفل میں ہے کچھ بار انہی لوگوں کو ۱۱۶
ان کے ہر کام میں دنیا طلبی کا سودا ۱۱۳
ان میں ایسے ہیں جو ہیں پیپروں کو اڑنے والے ۵۲۶
ان میں یہ سوز نہیں قلب و جگر کی صورت ۲۸۵
انا الحق کہہ کے بے تابانہ سولی پر لٹک جانا ۲۷۲
انتشارِ ملت بیضا ہے دونوں کی غرض ۴۴۹
انتقامِ غزال و اشتر و میش ۴۳۱،۴۲۰
انتہا یہ ہے، غلامی کی عبادت ہے حرام ۴۴۸
انتہائے نور سے ہر ذرہ اختر خیز ہے ۱۳۰
انجام بخیر۔ باخطابش ۱۳۳۵ھ ۵۱۶
انجم اس کے، فلک اس کے ہیں، زمیں اس کی ہے ۳۸۵
انجمن اپنی مثالِ بزمِ جاناں نہ تو ہو ۹۸
انجمن کا کام کیا ہے خدمتِ اسلام ہے ۸۵
انجمن لاہور میں اک حامیِ اسلام ہے ۴۵

اندریں چشمہ ہماں آبِ رواں ہست کہ بود ۴۵۴
اندوختہ عنبر کو چھونے سے غرض کیا ۵۳۲
اندوہ کی تکلیف کی پروا نہ کریں گے ۵۳۰
اندھیرا اصمہ کا مکاں ہو گیا ۱۰۲
اندھیرا خموشی بغل گیر تھے ۱۸۳
اندھیرے گھروں کا اجالا یہی ہے ۱۵۵
اندیشہ اسے یہ ہے کہ مٹ جائے گی ہندی ۴۵۶
انڈے لیے جا رہے ہیں کان میں پرویز کے قصّے ۴۵۵
انڈیمن ہے، چین ہے، جاپان ہے، آسام ہے ۸۳
انساں کو آگہی کیا، ظلمت کو چاندنی دی ۲۲۲
انساں کو فکر چاہیے ہر دم کمال کی ۱۴۰
انساں کی ہے جو شام وہ تاروں کی ہے سحر ۳۱۹، ۴۲۹
انسان کی، یہ چیز غذا بھی ہے دوا بھی ۱۵۳
انسان کے احسان کو سمجھا نہیں تم نے ۱۴۹
انسان کے واسطے ہے مذہب، لیکن ۳۱۶
انسان مری قوم سے کرتا ہے برائی ۱۴۶
انساں نے سیکڑوں جم و دارا کیے پسند ۴۱۸
انسان ہوئے مہذب لیکن مزہ تو جب ہے ۴۱۶
انعام بٹ رہے ہیں تری جلوہ گاہ میں ۲۸۲
انقلابِ دہر نے لی ایسی کروٹ ناگہاں ۱۶۳
انگریز کے سائے میں بنائے وہ خلافت ۴۵۶
انگشتری جو دل کے نگینوں کی تھی، گئی ۵۵
انگلیس سے شکوہ ہے بجا اہلِ عرب کا ۴۷۹
انوکھی سب سے ہوتی ہیں نمازیں دردمندوں کی ۲۷۰
انھی غموں میں مگر مجھ کو اک صدا آئی ۳۲
انھی کی ذات سے حاصل ہے مہر کو تنویر ۸۱
انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک ۱۳۱۵ھ ۵۰۶
او پاس رہنے والے! آنکھوں سے دور کیوں ہے ۲۷۸
او غافل افغان ۴۷۹، ۴۸۰
او گزرنے والے ٹھوکر سے مٹا جانا مجھے ۲۸۷
اوج میں بالا فلک سے، مہر سے تنویر میں ۱۳۰
اوج یک مشتِ غبار آستانِ اہلِ درد ۱۳۱
اور اٹھ کے متانت سے زباں اپنی ہلائی ۱۴۷
اور ادھر ذوقِ تماشا کو نگاہیں بے قرار ۱۶۲
اور ادھر محوِ تغافل نازِ حسنِ پردہ دار ۱۶۱
اور اس الجھی ہوئی گتھی کو سلجھاتے ہیں یہ ۱۹۵
اور اس بزم کا دیوانہ بنا دے سب کو ۱۱۹
اور اس کی مٹی کی دنیا میں نہ ٹھہرا چھا نہ بن ۴۸۶
اور اس محفل میں رونا زندگانی کا مجھے ۲۸۷
اور باقی ہے ضیا فانوسِ مہر و ماہ میں ۳۶۳
اور براہیم کو آتش میں بھروسا تیرا ۱۱۳
اور بھی تو دیس ہیں آخر جہاں آرام ہے ۸۳
اور پنجاب میں ملتا نہیں استاد کوئی ۳۷۷
اور پھر انعام میں ناول ہیں مفت ۷۸
اور تکلیف خموشی کو بھی سہہ سکتا نہیں ۱۷۲
اور تم اگلے زمانوں کے وہی انصار ہو ۹۱
اور خرمن کو دیکھتا ہوں میں ۱۹۱
اور دل کو شرر آباد بنا دیتا ہے ۲۳۳
اور رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج ۳۵۴
اور رکھیں اسے کہاں کے لیے ۷۵

اور رہتی ہے مجھے تازہ حریفوں کی تلاش ۴۷۵
اور رہیں بدخواہ بے دم تیرے دم کے سامنے ۳۴۹
اور شعاعِ مہر سے ہے خندہ پیشانی تری ۳۸
اور فقیہِ شہر کو شیوۂ دلبرانہ دے ۴۶۵
اور فکر یہ روشن ہو کہ آئینہ ہو گویا ۳۱۵
اور فیضِ آستاں بوسی سے گل بر سرِ قمر ۳۱۷
اور قمر کے دم سے ہے ساری یہ طغیانی تری ۳۸
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں ۱۰۶
اور کچھ اندھیر کر دینا نہ اے نورِ سحر ۲۵۵
اور کچھ مشکل نہیں اے برق تیری شوخیاں ۳۹
اور کناروں پہ خیمہ زن ہے نوش ۳۷۶
اور کونسل کے سپیکر مالوی ۴۲۳
اور کوئی جوشِ طرب میں یہ پکار اٹھتا ہے ۱۷۶
اور کہہ گئے نگاہ کو ڈھونڈا کرے کوئی ۲۹۹
اور کھولے تیرا جلوہ شوخیِ لالہ کا راز ۳۶۱
اور کیا دیں اے ستم گر تیری ٹھوکر کا جواب ۲۵۰
اور لندن میں عبادت کدۂ سام کا بت ۳۸۴
اور ملکِ فریدوں کے لیے جھوٹ نہ بولیں ۵۴۲
اور میری زندگی ترا اقبال دیکھنا ۷۶
اور میں گردوں تو مجھ کو سنبھالا کرے کوئی ۳۰۰
اور نکالی مل کے چندے حسرتِ بوس و کنار ۱۶۳
اور نورنگۂ عرش تھا سایا تیرا ۱۱۲
اور وہ تھم تھم کے اترتے ہوئے گاتے آنا ۱۷۶
اور وہ چاندنی کہ بحر جسے ۴۷
اور وہ رونا کہ ہم بھی جائیں گے ۶۹
اور وہ موجوں کا کھیلنا چوسر ۴۷
اور ہم کس سے کہیں جا کے فسانا اپنا ۱۱۷
اور ہو گی ان کی شادی کسی نیک بخت سے ۵۲۷
اور ہی کچھ ہیں مگر میرے تبسم کے نشاں ۳۹
اور ہی میری زمیں ہے اور ہی گردوں مرا ۳۳۶
اور آنسو بہا رہا ہوں میں ۱۹۲
اوروں کی طرح مجھ کو دکھاوا نہیں آتا ۱۷۸
اوروں کے جو کام میں نہ آؤں ۱۸۴
اوڑھ لیتا ہے صورتِ چادر ۴۷
اوقاتِ معین میں ہر اک کام پہ آئیں ۵۴۱
اہلِ دل کو بگاڑ سے مطلب ۱۹۳
اہلِ دل ہی اسے سمجھتے ہیں ۲۶۲
اہلِ دنیا و شرحِ دردِ جگر ۷۲
اہلِ زنداں کو مسلماں کیا کرتے تھے ۳۷۴
اہلِ صفا کی صحبت ہے اکسیر ۴۹۴
اہلِ عالم کے لیے تو مونس و غم خوار ہے ۳۲۶
اہلِ عالم نے بھی بکواس جانی آپ کی ۳۱
اہلِ ملت کی فراموشی کو روتی ہے کہیں ۳۷۰
اہلِ وفا کا کام ہے دنیا میں سوز و ساز ۳۵۲
اہلِ وفا کی نذرِ محقر قبول ہو ۳۵۰
اہلِ وفا کے جوہرِ پنہاں ہوں آشکار ۳۵۱
اے آہ آج برق سرِ کوہسار ہو ۴۹
اے اشکِ چشمِ پرخوں یہ ربط چھٹ نہ جائے ۵۴۳
اے افسری کے تاج گریباں کو چاک کر ۵۰
اے باغباں چمن کا ہر اک برگ ہے دو نیم ۲۵۹

اے بحر، حکمراں جو زمینوں کی تھی، گئی	۵۵
اے بزم زندگانی! شمع مزار ہوں میں	۵۲۳
اے بزم دور آخری کس کی تلاش ہے تجھے	۲۳۱
اے پیر صنم خانۂ اسرار! تری خیر	۴۷۱
اے تاج خلافت کے سزاوار! تری خیر	۴۷۱
اے تاجدار خطۂ جنت نشان ہند	۳۵۰
اے تفِ قہر الٰہی! موت کا ساماں ہے تو	۳۴۷
اے تماشائی مری پستی کا نظارہ تو دیکھ	۳۰۵
اے جام بزم عید مقدر یہ تھا ترا	۵۱
اے جلنے والو! لذت سوز تمام اور ہے	۲۳۱
اے جنس محبت کے خریدار، تری خیر	۴۷۱
اے جواب خطِ جبینِ نیاز	۶۳
اے چاند تجھ سے رات کی عزت ہے، لاج ہے	۱۳۷
اے چراغ آسماں! اے آفتاب صبح دم!	۱۹۸
اے چراغ بزم ہستی، محفل آرائے جہاں	۳۲۶
اے چراغ دودمانِ آفتاب خاوری	۲۰۵
اے حباب بحر، اے پروردۂ دامانِ موج	۲۸۶،۳۱۹،۴۲۹
اے خاک پاک یثرب تیرا غبار ہوں میں	۵۲۳
اے خدا عمر اسی طرح بسر ہو میری	۱۸۲
اے خیالِ مسرت طفلی	۶۷
اے دامن دریدۂ پیراہن حیات	۴۹
اے درد آ مرے چمن دل کی سیر کر	۵۷
اے درد جاں گداز خدا کے لیے نہ تھم	۵۷
اے دریغا زمرگ ہم سفرے	۵۲۱
اے دل اگر جفا طلبی کا مذاق ہے	۵۰
اے دل درد آشنا تو نے کیا رسوا مجھے	۲۸۶
اے دل شکایتِ ستم آسماں نہ ہو	۳۵۸
اے دل نکل کے دیکھ کہیں میری جاں نہ ہو	۲۵۹
اے دم شمشیر انگلستاں تجھے صد مرحبا	۳۳۶
اے دود آہ بس کہ نہیں تاب جور اور	۲۵۹
اے دیار بالمیک نکتہ پرداز الوداع	۱۹۴
اے دیار علم و حکمت قبلۂ امت ہے تو	۳۱
اے رگ جانِ عالم آرائی	۴۸
اے روز تو پہاڑ تھا یا غم کا روز تھا	۶۰
اے روزگار غم تری قسمت چمک گئی	۵۶
اے ریگ سرخ تیرا ہر ذرہ کہہ رہا ہے	۱۳۹
اے سال قرن نو یہ ستم تو نے کیا کیا	۵۵
اے سبوئے مئے شفق، اے شام	۶۷
اے شام عید اپنے مہ نو سے پوچھ لے	۵۴
اے شباب رفتہ اے آرام جان بے قرار	۱۵۹
اے شمع بزم ماتم سلطانہ جہاں	۵۷
اے شمع زندگانی کیوں جھلملا رہی ہے	۱۳۵
اے شمع کیوں ابھی سے آنکھیں ہیں سب کی پرنم	۱۳۶
اے شہ ذی جاہ! تو واقف ہے ان اسرار سے	۱۲۵
اے صدمۂ فراق نہ کر ہم سے چھیڑ چھاڑ	۲۷۹
اے ضبط ہوشیار! مرا حرف مدعا	۲۳۵
اے ضعف! دیکھ مجھ کو گرانا سنبھال کے	۲۳۶
اے ضیائے چشم ایماں زیب ہر مدحت ہے تو	۳۱
اے ضیائے چشم عرفاں، اے چراغ راہ عشق	۱۲۵
اے طفل اشک! اے مری الفت کی آبرو	۱۶۷

اے عجب انگشتری راجاں نثار انگشتری ۱۰۲
اے عدم کے رہنے والو تم جو یوں خاموش ہو ۵۳۳،۱۸۷
اے غم کشانِ زودۂ شاہی خدا تمھیں ۶۲
اے فراقِ رفتگاں تو نے یہ کیا سمجھا دیا ۳۹
اے فلک تجھ سے تمنائے سعادت پروری ۳۷
اے فلک خوانِ زندگی پہ مگر ۶۶
اے فلک کیوں زمیں ہے بر سرِ کیں؟ ۷۰
اے فلک مسکن! اُفق گردی ترا دستور ہے ۳۷۹
اے قمر کیا خامشی افزا ہے تیری روشنی ۲۲۰
اے قوم! یہ اچھا نہیں ہر روز کا جلنا ۱۴۸
اے کرسی طلائے شہی سوگوار ہو ۵۰
اے کلیم اس کے نہ ملنے کی شکایت ہے عبث ۳۰۹
اے کوہِ نور تو نے تو دیکھے ہیں تاجور ۶۱
اے کہ بردھار موزِ عشق آساں کردہ ای ۹۹
اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک ۹۹
اے کہ پرتو ہے ترے ہاتھ کا مہتاب کا نور ۱۱۲
اے کہ تجھ سے سینۂ مسلم میں اٹھتی تھی امنگ ۳۶۰
اے کہ تھا نوح کو طوفاں میں سہارا تیرا ۱۱۲
اے کہ تیری شکل سے لرزاں تھا ہر میدانِ جنگ ۳۶۰
اے کہ تیرے آستاں سے آسماں انجم بہ جیب ۱۳۲
اے کہ تیرے آستانے پر جبیں گستر قمر ۳۱۷
اے کہ تیرے دم قدم سے خسرو خاور زمیں ۱۳۲
اے کہ حرف اطلبو الوکان بالسین گفتہ ای ۹۹
اے کہ ذات تو نہاں در پردۂ عینِ عرب ۹۹
اے کہ زائر بن کے میری قبر پر آیا ہے تو ۲۰۲
اے کہ صد طور است پیدا از نشانِ پائے تو ۹۹
اے کہ فیضِ نقشِ پا سے تیرے گل بر سر زمیں ۱۳۲
اے کہ مستانۂ حسنِ عقیدت کا ہے تو ۲۰۲
اے کہ مشعل تھا ترا ظلمتِ عالم میں وجود ۱۱۲
اے کہ ہم نامِ خدا، بابِ دیارِ علم تو ۹۹
اے کہ ہے تیرے کرم سے معدنِ گوہر زمیں ۱۳۲
اے گدائے شعاعِ پرتوِ مہر ۶۵
اے گرفتارِ یتیمی اے اسیرِ قیدِ غم! ۴۳
اے گریبانِ جامۂ شبِ عید ۶۳
اے گل بدن فسانۂ خزاں کا سناؤں گا ۷۵
اے گلِ شگفتۂ صحنِ چمن زارِ وجود ۲۱۰
اے گلستان یثرب تیرے نثار ہوں میں ۵۴۳
اے لباسِ ماسلف مقتولِ تہذیبِ فرنگ ۳۵۹
اے مددگار غریباں اے پناہِ بے کساں ۴۰
اے مرغِ روح، بازِ اجل کا شکار ۴۹
اے مسافر ترا قصور نہیں ۴۸۷
اے مسلماناں فغاں از دورِ چرخِ چنبری ۳۷
اے مسیحا دم! بچا لے مجھ کو اس آزار سے ۱۲۵
اے مشتِ گردِ میداں، اے ریگِ سرخ صحرا ۱۲۸
اے مصافِ نظمِ ہستی میں ترے قابل نہیں ۳۵
اے مہ عید بے حجاب ہے تو ۶۳
اے مہ عید تو ہلال نہیں ۷۰
اے مہِ نو ترا پیامِ طرب ۶۳
اے مہِ نو تو ہلالِ مطلعِ امید ہے ۲۰۵
اے مہِ نو خوشی ہو کیا جی کو ۶۵

اے مدینہ تو ہم کو تجھ سے الفت دیرینہ ہے	۳۷۹
اے میری قوم ناز میں تیرے اٹھاؤں گا	۷۵
اے نسیم نشاطِ روحانی	۶۳
اے نشانِ رکوعِ سورۂ نور	۶۳
اے نشانِ قومِ مسلم، اے کلاہِ لالہ رنگ	۳۵۹
اے نصیرِ عاجزاں! اے مایۂ بے مایگاں	۴۰
اے وائے گفتگوئے لبِ بے صدائے شمع	۱۹۶
اے وہ کہ جس سے پایہ ہے برتر مجاز کا	۱۶۷
اے ہمالہ! تو چھپا لے اپنے دامن میں مجھے	۱۹۳
اے ہند تیری چاہنے والی گزر گئی	۵۴
اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایۂ خدا	۵۵
اے ہند جو فضیلتِ نسواں کی تھی دلیل	۵۵
اے یتیمی نادگی بن کر	۷۳
ایثار جس کی قوم کا دستور ہو گیا	۳۸۸
ایذا پسند ہے دلِ اندوہ گیں ترا	۱۹۶
ایسا اثر ہے گریۂ آہن گداز سے	۵۹
ایسا سستا بھی کوئی اخبار ہے؟	۷۸
ایسی اچھل کہ خلوتِ مینا بھی چھوڑ دے	۳۰۶
ایسی پڑیا کوئی عنایت ہو	۴۹
ایسی چیزوں کو جو تو سمجھا ہے سامانِ خوشی	۲۱۰
ایسی حالت میں بھی امید نہ ٹوٹی اپنی	۱۱۶
ایسی حب کو لام کی تشدید سے سلام ہے	۸۳
ایسی دنیا ہو تو نورالدین، گنگارام ہے	۸۶
ایسی ذلت ہے مرے واسطے عزت سے سوا	۲۳۱
ایسی قسمت کسی کی ہوتی ہے	۶۶
ایسی کوئی نعمت تہِ افلاک نہیں ہے	۳۱۶
ایسی گھڑی میں تری افق پر ہوئی نمود	۵۱
ایسے بندوں کو یہ بندے ''مسلما'' کہتے ہیں	۱۱۴
ایسے دینداروں سے تنگ آئے ہیں آخر کیا کریں	۸۴
ایسے دیں داروں کا سر ہے مین وقاف ولام ہے	۸۴
ایسے ششدر ہیں کہ سر رکھنے کو اک در بھی نہیں	۳۷۳
ایسے کمال کی ہے تمنا اگر تجھے	۱۳۹
ایک اگر کام کا تم میں ہے تو یک صد بے کار	۳۸۴
ایک بات ہے نرالی اس بزمِ آخری میں	۳۷۶
ایک بھی اس دیس میں محرم نہیں ملتا مجھے	۲۸۶
ایک بھی شہرِ دل نہ چھوڑ، سینوں میں ترک تاز کر	۴۶۴
ایک جلوہ تھا کلیمِ طورِ سینا کے لیے	۱۷۱
ایک جو اللہ نے بخشی مجھے صبحِ ازل	۴۹۵
ایک دانے پہ ہے نظر تیری	۱۹۱
ایک دل میں ہو اگر تازہ تمنا پیدا	۴۰۵
ایک دن ناکام رہ کر محنتِ جاں کاہ میں	۳۶۲
ایک دوائیوں سے اٹھ سکتی ہے وہ دیوار کیا	۹۴
ایک راحت بھی نہیں آمیزشِ غم سے بری	۳۹۴
ایک شوہر کی محبت کی مجسم یادگار	۵۴۴
ایک طوطے کی زباں پر پاک ذات اللہ ہے	۴۱۷
ایک طوفان ہوا نکار کا مضمر مجھ میں	۲۲۳
ایک عالم کی زباں پر ان کے افسانے رہے	۳۸۰
ایک فقرہ جلا بھنا ہے ترا	۷۱
ایک گلشن رشکِ صد گلزار ہے	۷۸
ایک ہی اللہ کے بندے ہیں سب چھوٹے بڑے	۱۴۴

ایک ہی گردشِ ساغر میں کیا تم نے تمام	۴۰۷
ایک ہی مے سے اگر ہر چشمِ دل مخمور ہے	۱۹۵
ایک یہ بزم ہے لے دے کے ہماری باقی	۱۱۸
ایمائے فرنگی ہو تو سکین ہیں دونوں	۴۵۶
ایمن از مارز مینِ گلستاں گل چیں نہ ہو	۱۷۴
ایمن تھے غم سے ہم مگر اے خنجرِ ستم	۵۱
ایں مصرع بلند ز من یادگار ماند	۵۹
ایوان تسخر ہے مسلماں کا تدبّر	۴۵۶

ب

مصرع	صفحہ
بابو جی درویش ہوں میں ہو چکا آنا مرا	۸۷
باپ دادوں کی بڑائی پر نہ اترانا کہیں	۱۴۵
بات اونچی ذات میں بھی کوئی اترانے کی ہے؟	۱۴۶
بات پھر وہ چھڑ نہ جائے، یہ تقاضا اور ہے	۲۵۵
بات رہ جاتی ہے دنیا میں نہیں رہتا ہے وقت	۳۱
بات میں سو ملال ہوتے ہیں	۲۵۴
بات ہے راز کی پر منہ سے نکل جائے گی	۱۰۴
بات یہ بھی قابلِ اظہار ہے	۷۸
بات یہ چھوٹی سی ہے لیکن مروت کو تو دیکھ	۸۶
بادبرخاکِ مزارش رحمتِ پروردگار	۵۱۵
بادِ بہار، لالۂ شعلہ بجام کے لیے	۲۳۳
بادِ ناکامی اسے کیا جانے کیا سمجھ گئی	۳۸
بادشاہوں کی عبادت ہے رعیت پروری	۱۳۴
بادل امڈ امڈ کے برستے ہیں آنکھ سے	۱۶۶
بادل سے گر کے روئے ہوا پر سنبھل گیا	۳۱۶
بادۂ عیش میں سرمست رہا کرتے ہیں	۱۱۵
بادہ کش ہے نگاہ، گلشن میں	۲۵۷
بار گلوئے ملت، طوقِ وطن نہیں ہے	۳۷۶
بارِ ہستی میں وہ کیا لذت تھی ایسی اے حباب!	۳۱۱،۳۱۱

مصرع	صفحہ
بار ہوں طاقتِ شنیدن پر	۶۶
بارش کی کچھ امید نہ تھی اس غریب کو	۱۳۰
بارش کے انتظار میں گھبرا رہا تھا وہ	۱۳۱
باز اعجاز مسیحا را ہویدا کردہ ام	۹۱
"با سعادت دخترِ مسعود ہے" ۱۹۳۷ء	۵۲۵
باعث برکاتِ لامحدود ہے	۵۲۴
باعزیزاں داغِ فرقت داد در عینِ شباب	۵۱۵
باغ بھی بگڑا ہوا ہے عندلیبِ زار سے	۱۳۶
باغ پر چھایا ہوا ہے ابرِ گوہر بار کیا	۹۴
باغِ جنت کی ہو خطۂ کشمیر میں دیکھ	۳۱۵
باغِ جنت میں خدا نے آبِ کوثر رکھ دیا	۲۳۷
باغِ دل میں تری وزید ہے گل	۶۴
باغِ عالم میں کبھی نشو و نما پاتا نہیں	۳۳۶
باغِ عالم میں گلِ اقبالؔ مشک افشاں رہے	۳۶۴
باغ میں سبزے کی جا پیدا کرے نشتر زمیں	۱۳۵
باغِ ہستی میں پریشاں مثلِ بو رہتا ہوں میں	۱۷۴
باغِ ہستی میں متاعِ نفس ارزاں نکلا!	۴۰۲
باغِ ہند تیرا خیاباں بجائے گل	۶۴
باغ ہی زیبا ہے بلبل کی فغاں کے واسطے	۹۵

باغباں باہر نہ پھینکے گا چمن کے خار کیا ۹۴
باغباں کا ڈر کہیں، خطرہ کہیں صیاد کا ۹۵
باغوں میں بسنے والے خوشیاں منا رہے ہیں ۱۸۶
باقی ہے زندگی میں کیا ذوقِ نوا گر نہ ہو ۲۳۱
بالائے ریگِ صحرا خوابیدہ رہ گئے یہ ۳۷۶
بام پر اک ماہ سیما سے وہ سامانِ وصال ۱۶۰
بام پر وہ چاندنی میں شب کو خلوت کے مزے ۱۶۱
باندھے بستر کہ ان وعظوں کی خاطر سامنے ۸۴
بانکپن طاؤس کا، نرمی گلِ کہسار کی ۱۶۴
بانگِ درا سے ترا ہر ذرہ ہے شناسا ۱۲۹
بانیِ ایں خوش بنا سرِ ذوالفقار ۵۱۸
باہر ہوئے جاتے ہو کیوں جامے سے ۴۳۱
بت پرستی تو ایک مذہب ہے ۱۹۲
بت پرستی کو مرے پیشِ نظر لاتی ہے ۳۱۴
بت شکن کی دل کی بستی میں صنم خانے رہے ۳۸۰
بت کدے دنیا کے ویراں کر دیے اس نے مگر ۳۸۰
بتا پھر کس کے نظارے کو تو نے آنکھ کھولی ہے ۲۸۱
بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم یہ گلستانِ عرب کی بو ہے ۳۳۳
بتائیں کیا زندگی گزرتی ہے ہند کے بتکدے میں کیسی ۳۷۳
بتکدے کی سمت کیوں جاتا ہے یارب برہمن ۱۳۲
بتلاؤ تو کیا ڈھونڈتی ہے شہد کی مکھی؟ ۱۵۱
بٹالے میں بھی رنگ ہے قادیاں کا ۴۵۲
بجا ہے جو کہیے تجھے سامری فن ۷۹
بجا ہے شیخ جی سب کچھ، مگر میں کس طرح مانوں ۲۶۶
بجاتی ہے طنبورِ تقدیر یہ ۴۷۰
بجائے نالۂ زنجیر، نغمۂ زنجیر ۸۰
بجلی کی زد میں آتے ہیں پہلے وہی طیور ۳۲۰، ۴۳۰
بجلی یہ بے قرار ہے شورشِ عام کے لیے ۲۳۳
بجھ گئی افسوس بے چارے ظفر کی لالٹین ۴۴۹
بجھ گئی جب شمع روشن در خورِ محفل نہیں ۳۵
بجھا دینا ہی اچھا ہے چراغِ زندگانی کا ۲۱۷
بچا گئی مجھے صیاد کی کہن دامی ۴۹۲
بچہ ہے، ابھی اس نے زمانہ نہیں دیکھا ۱۴۹
بچے مرے دیر سے ہیں بھوکے ۱۸۳
بچھا رہتا ہے گردوں میں، گلستاں میں، زمیں بن کر ۳۹۵
بحر تو، الیاس تو، کشتی بھی تو، ساحل بھی تو ۳۸۲
بحر گوہر آفریں دستِ کرم سے شرمسار ۳۳۰
بحر موتی، آسماں انجم، زر و گوہر زمیں ۱۳۱
بختِ خفتہ کو مرے پاؤں دعا دیتے ہیں ۲۳۱
بختِ سبزے کا مثالِ دیدۂ بیدار ہو ۹۱
بختِ مسلم کی شبِ تار سے ڈرتی ہے سحر ۴۱۹
بدگمانی تم کو ہوتی ہے مری ہر بات پر ۲۵۶
بدگمانی کی بھی کچھ حد ہے کہ ہم قاصد سے ۲۳۱
بدل جائے اگر میرا مقدر اس کی قسمت سے ۲۳۸
بدل کے امن کے باعث ہے اصطلاحِ زباں ۸۰
بدلنا پڑا ہم نشیں نامہ بر کو ۲۶۴
بدن کو اصلِ جاں سمجھا حکیمانِ فرنگی نے ۴۸۵
بدن کی قبر میں دل جس سے زندہ و روشن ۴۷۵
بدن میں جان تھی جیسے قفس میں صیدِ زبوں ۳۲
بدنصیبی کو آسرا ہے ترا ۷۰

''برز میں خلدِ بریں آراستند'' ۱۹۲۱ء	۵۱۸
برلبِ ما 'شاد باد آباد باد'	۵۱۳
برلوحِ مزار او نوشتم	۵۱۶
برا ہو بدگمانی کا، اسی پر آنکھ رہتی ہے	۴۳۸
برا ہوتا ہے عشقِ شعلہ رویانِ ستم گر بھی	۲۶۶
برا ہوں یا بھلا ہوں، میرا کہنا سب کو بھاتا ہے	۲۱۳
برباد کر رہی ہے جو یہ آشیاں مرا	۲۶۰
برباد ہو رہی ہے کشتِ مراد میری	۱۳۶
برتر ہے مہر و ماہ و ثریا سے شانِ مرد	۴۹۶
بر سرِ زینت جو شمعِ محفلِ جانانہ ہے	۲۳۲
برطانیہ تو آج گلے مل کے ہم سے رو	۵۹
برق صورت اوجِ استقلال پر خنداں ہے تو	۳۴۷
برق کی چشمک تھی ایامِ جوانی کی نمود	۱۶۳
برگِ گل پر اس نے فوٹو لے لیا صیاد کا	۲۳۹
برگِ گل پر سوچ بو اک دن فدا ہو جائے گی	۳۸۲
برگِ گل کی رگ میں ہے جنبش رگِ جاں کی طرح	۱۳۰
برنگِ بو نہ جھونکوں میں ہوا کے یوں پریشاں تھا	۱۵۸
برونِ زمیں جلوۂ چند روزہ	۴۳۹
برہم ہوئے قواعدِ ترکیبِ سالمات	۳۴۴
برہمن روزِ محشر ڈھونڈتا پھرتا ہے واعظ کو	۲۹۱
بری چال ہوتی ہے بے اعتنائی	۲۶۳
بری عادت ہے یہ ہر روز بگڑ جانے کی	۲۵۲
بڑا امن کے رہنے کی تدبیر ہے یہ	۱۵۴
بڑا پہاڑ ہوں میں، شان ہے بڑی میری	۱۸۰
بڑا دکھ ہے دنیا میں بے کار رہنا	۱۵۴
بڑائی بشر کو اسی سے ملی ہے	۱۵۴
بڑھ کر کوئی شے ملنے ملانے سے نہیں ہے	۱۷۸
بڑھ گیا جس سے مرا مسلکِ سخن میں اعتبار	۳۳۰
بڑھ گیا غم مرے مقدر کا	۶۵
بڑھا اور اک دشمنِ جاں ستاں	۱۰۳
بڑھتا جاتا ہے درد پہلو بھی	۷۲
بڑھے جہان میں اقبال ان مشیروں کا	۸۲
بڑھے یہ بزمِ ترقی کی دوڑ میں یارب	۳۴
بڑی تلاش سے پایا ہے یہ نگیں میں نے	۴۲۲
بڑی دور تھی مجھ سے یہ روشنی	۱۸۵
بڑی سب سے دنیا میں دولت یہی ہے	۱۵۴
بڑی ہے تیری شانِ بے نیازی	۴۹۷
بڑے بول نے جب کہا ''کم توئی''	۴۵۰
بڑے پیچ کھا کر نکلتا ہوا	۴۶۷
بڑے چھوٹے نالوں میں بٹتا ہوا	۴۶۷
بڑے سیٹھ ہیں قوم کے یہ بھکاری	۵۳۰
بڑے شوخ و گستاخ ہیں رند، زاہد	۲۶۳
بڑے کام آیا مجھے دور رہنا	۵۳۳،۲۸۹
بڑے کام کی چیز ہے کام کرنا	۱۵۵
بڑے لوگوں کے اشغال عداوت بیز کے قصے	۴۵۴
بزمِ انجم میں ہے گو چھوٹا سا اک اختر، زمیں	۱۳۰
بزمِ جہاں کی الفت مجھ کو ستا رہی ہے	۱۳۵
بزم را روشن ز نورِ شمعِ ایماں کردہ ای	۹۹
بزمِ سخن میں اہلِ بصیرت کا شور ہے	۵۰۸
بزمِ عالم میں طرازِ مسندِ عظمت ہے تو	۴۱

بزم ملت کو ہے مرغوب یہی راگ اگر ۳۷۷
بزم میں ایک بار پھر گرمی لاالہ دیکھ ۴۶۶
بزم میں شوقِ مئے حکمت ہوا پیدا اگر ۹۸
بزم یاراں رہے گی یوں خاموش ۴۸
بزم یورپ سے ہو شناسائی ۴۸
بس اے ذوقِ خموشی! رخصتِ فریاد دے مجھ کو ۲۱۳
بس چلے تو کہیں نکل جاؤں ۱۸۱
بساتی ہے اُجڑی ہوئی بستیوں کو ۱۵۵
بساطِ گوشۂ مرقد مری ہستی کا میداں تھا ۱۵۹
بستی میں دم نہ لینا، الفت پہ جان دینا ۳۷۵
بستیاں دشت میں مل جاتی ہیں آباد بہت ۳۷۸
بسکہ گلشن ریز ہے ہر قطرۂ ابرِ بہار ۱۳۰
بسکہ وا بر ہر کسے بابِ دبستاں کردۂ ای ۱۰۰
بسکہ ہے بادِ صبایاں کی اخوت آفریں ۲۰۲
''بسلامت روی و باز آئی'' ۴۸
بشہادت رسید و منزل کرد ۱۳۴۳ھ ۵۲۱
بعد مردن بھی نہ ڈالا بار کچھ احباب پر ۲۳۷
بعید رنج سے اور خرمی سے ہوں مقروں ۳۳
بغض اصحاب ثلاثہ سے نہیں اقبال کو ۲۷۷
بُغض لِلّٰہ کے پردے میں عداوت ذاتی ۱۱۴
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ مری نعت کا عطا کر ۳۳۴
بکتا جہان میں نہیں ارزاں متاع کافری ۲۳۰
بکتا ہے ساتھ بیچنے والا بھی مال کے ۲۴۵
بکشا پردۂ رخسار بصد نازِ بیا ۳۶۴
بکھری بکھری گورے گالوں پر وہ زلفِ مشکبار ۱۶۰
بگڑے حیا نہ شوخیٔ رفتار سے کہیں ۳۵
بگفتا بریں تربت پاک رحمت 1935ء ۵۲۳
بلاکشانِ محبت کی یادگار ہوں میں ۲۷۴
بلائیں لیتا ہے جھک جھک کے آسماں میری ۱۷۹
بلبل اقبال راصبا دباد ۵۱۴
بلبل دل می سراید تلک آیات الکتاب ۱۳۱۷ھ ۵۰۷
بلبل کو اڑا یہ کہہ کے جگنو ۱۸۴
بلبل نالاں نہ پہچانے اگر دیکھے تجھے ۲۰۰
بلبل نے آشیانہ بنایا چمن سے دور ۳۱۴
بلند تر ہے ستاروں سے گو سرود ترا ۴۴۷
بلند ہے تری ہمت تو فکرِ روزی کیا ۴۶۶
بلندی پر ستارہ ہے شبِ تاریکِ ہجراں کا ۲۴۶
بلور سے بہتر ہے مرا جام سفالی ۵۴۱
بلور کے مکاں میں کرتی ہے اب بسیرا ۱۲۸
بلہوس ہوگا جو شرمندۂ احساں ہوگا ۲۴۹
''ملی چو ہے کو دیتی ہے پیغامِ اتحاد'' ۴۲۶
بن کر چراغ سارے زمانے میں ڈھونڈتا ۶۱
بن کر خیالِ غیر ترے دل میں آئیں ہم ۲۷۸
بن کے آیا ہے ہلال آسماں لیکن کہاں ۲۵۱
بن کے بلبل ہو مرے حسن پہ دنیا شیدا ۱۸۲
بن کے پروانہ ترا آیا ہوں میں اے شمعِ طور ۲۵۵
بن کے جمنا کے کنارے اک مزار بے نظیر ۵۴۴
بن کے زردی ذرتار رخسار وشمن پر رہے ۳۴۹
بن کے شمس العلماء چمکے ہیں جگنو کی طرح ۴۲۰
بن کے فریادی تری سرکار میں آیا ہوں میں ۱۲۶

بن کے معترض ہمیں بے پرو بے بال کیا ۳۱۴
بن کے نشتر چبھ گیا چھالوں میں نشتر کا جواب ۲۵۱
بن کے نشتر چبھا ہے تو دل میں ۶۶
بن کے یثرب میں وہ آپ اپنا خریدار آیا ۱۰۹
بن گئی آپ اپنے آئینے کی روش گرز میں ۱۳۱
بن گئی کشور کشا یہ کاٹھ کی تلوار کیا ۹۴
بن گئی گردلبۂ آبِ رواں انگشتری ۱۰۱
بن گئی گوہر جو موجِ آب، زندانی ہوئی ۵۳۶
بن گیا ہے دستِ سائل دامنِ گلزار کیا ۹۴
بنا آنکھوں کو جامِ اشک، دل کو درد کی مینا ۲۱۷
بنا اس راہ میں ذوقِ طلب کو ہم سفر اپنا ۲۱۷
بنا خیر الامم تیرے کرم سے ۵۰۰
بنا دیا تجھے نازک تر آبگینے سے ۲۷۴
بنا کے ایک زمانے کو نکتہ چیں میں نے ۲۲۱
بنا ہوا تھا مرا سینہ رشکِ صدکانوں ۳۲
بنا ہے باغ میں بلبل کے واسطے جھولا ۲۲۶
بناتی ہے یہ شہر نگری، بنوں کو ۱۵۵
بناوٹ کی بے اعتنائی کے صدقے ۵۳۴
بنایا تھا ڈر ڈر کے جو آشیاں ۱۰۳
بنائے خدا اور بسائے محمدؐ ۵۳۱
بنائیں اب وہ عمارت کہ استوار رہے ۳۶۷
بنائیں چارہ گر نے دیدۂ حیراں کی زنجیریں ۳۰۱
بنتی بگڑتی دیکھیں ہم نے ہزاروں قومیں ۳۷۶
بند جب آنکھیں ہوئیں تیرا تماشائی ہوا ۲۷۷
بند رہتی نہیں مستی میں زبانِ واعظ ۴۰۷
بند ہو کر اور کھلتی ہے زبانِ اہلِ درد ۱۱۹
بندشِ امروز و فردا سے رہا کرتی ہے یہ ۳۹۲
بندشِ غم سے قیسوں کو چھڑانا چاہے ۳۶
بندہ پرور اب تو ہم چالوں میں آنے کے نہیں ۸۳
بندہ پرور بندگی اپنی ہمیں سے ہو قبول ۸۳
بندۂ حق بود و ہم خدمت گزارِ قومِ خویش ۵۱۵
بندۂ شاہ "لافتے" ہوں میں ۱۹۳
بندۂ محکوم آزادی سے ہو کرتا امید ۴۳۱
بندھتا ہے چرخِ دل پہ سماں خلد زار کا ۱۶۶
بنوں کو پیٹھ پہ اپنی اٹھائے بیٹھا ہوں ۱۷۹
بنی جس سے خاکِ عرب آسماں ۳۳۸
بوالہوس زانگشتری طرز اطاعت یادگیر ۱۰۲
بوتے ہیں نخلِ آہ کو باغِ جہاں میں ہم ۵۹
بنوں کو پھونک ڈالا اس ہوس بھری ہوا نے ۲۲۳
بو در کشمیرِ چشمِ انتظارِ انگشتری ۱۰۱
بوڑھے وڈیرے نے کہا اپنے جواں بیٹے سے ۳۵۴
بوسہ بر دستش زند لیل و نہار انگشتری ۱۰۲
بوقتِ ذبح، دم اس کا نکل کر آ گیا مجھ میں ۲۶۶
بول بالا ہے اسلام کا دنیا میں صدا ۳۵۹
بولا کہ مری قوم میں غیرت نہیں باقی ۱۴۷
بولا کہ مرے دوست کی باتیں ہیں بہت خوب ۱۳۹
بولا یہ بات سن کے کمالِ وقار سے ۴۲۲
بولتا ہے مثل نے ہر استخوانِ اہلِ درد ۱۱۹
بولی حیا، حضور! دوپٹا سنبھال کے ۲۳۵
بولی وہ اس کسان کی حالت کو دیکھ کر ۱۳۱

بولی وہ بات جس نے کیا سب کو لاجواب ۱۳۱
بولے بھی سُن کے قصۂ ہجراں تو یہ کہا ۳۰۰
بولیں بگڑ کے "وائے یہ اچھی حنا لگی" ۲۶۰
بولیں تو غضب یہ ہے کہ بندوں کا غضب ہے ۳۴۱
بولیں کہ چاہیے نہ سہیلی کو چھوڑنا ۱۴۲
بوندوں کی انجمن میں یگانہ ہوئی وہ بوند ۱۴۲
بوندوں نے جب سنی یہ سہیلی کی گفتگو ۱۴۱
بوئے گل اجل کو مراجی ترس گیا ۶۰
بوئے گل لپٹی ہوئی ہو غنچۂ منقار میں ۹۰
بہ پس ماندگاں تلخ شد زندگانی ۵۲۳
بہ لب زور دتو آہے کہ داشتم، دارم ۳۶۷
بہار آئی وحشت کی ہے آمد آمد ۲۷۱
بہار باغ پہ پھر کس کو اعتبار رہے ۳۶۷
بہار جلوۂ حسن ازل تھا پردۂ گل میں ۱۵۷
بہار جنت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینے سے آج رضواں ۳۳۲
بہار حسن تھی، جوشِ شباب فتنہ ساماں تھا ۱۵۷
بہار سبزہ وگل تھی، ہجوم سرو وریحاں تھا ۱۵۷
بہار عالم نیرنگ تھی ہر پنکھڑی میری ۱۵۸
بہار میں اے آتش بجام کرتے ہیں ۳۱۰
بہت آزمایا ہے غیروں کو تو نے ۳۹۸
بہت برتر ہے ادراک ونظر سے ۵۰۰
بہت تو نے اے آنکھ دیکھے تماشے ۲۶۹
بہت ستاتا ہے اندیشۂ زیاں مجھ کو ۲۲۹
بہت شیریں ہیں گو مشرق کے انداز غزل خوانی ۴۴۷
بہت کہہ چکے قصۂ عاشقانہ ۴۰۹
بہت (   ) ہیں شام وفلسطیں ۵۰۰
بہر استقبال استادہ ہے ہر گل کی کلی ۹۷
بہر انساں جبرئیل آیۂ رحمت ہے تو ۴۱
بہر تاریخ اشاعت "سخن خوب" لکھا ۱۳۱۸ھ ۵۰۹
بہر تدبیر عیاں عالم اسباب ہوا ۴۰۳
بہر در دیر مغاں ناصیہ کوباں ہوگا ۲۴۹
بہر سال رحیل او فرمود ۵۲۱
بہر سال طبع قرآن زبان پہلوی ۵۰۷
بہر سال عقد او آمد ندا ۵۱۴
بہر نبیؐ وہ گنبد بے در کھلا ہے آج ۳۵۵
بہروز، جنگ توز، جگر سوز، سینہ ور ۳۵۰
بیاباں مرا بوستاں ہو گیا ۱۰۳
بیاباں ہماری سرا بن گئی ۱۰۳
بیابانوں میں اے دل اہلِ دل کی جستجو کیسی ۲۹۸
بیابانوں میں سیل بے کراں دیکھ ۴۹۷
بیاض صفحہ سے ظاہر ہے اعجازِ ید بیضا ۵۰۵
بیاں کروں تپشِ عشق کو تو آتشِ دل ۲۲۸
بیاں واعظ نے جس دم کی کہانی طور وموسیٰ کی ۲۷۲
بیباک، تابناک، گہر پاک، بے حجاب ۳۵۲
بیت ساری آپ کی بیت الخلا سے کم نہیں ۲۹
بیٹھ کر پردہ میں بے پردہ ہوئی جاتی ہے ۳۸۵
بیٹھے ہیں مست ذوقِ نمکداں کیے ہوئے ۵۸
بیچتے ہیں برف کی قلفی دسمبر میں چہ خوش ۸۴
بیخ جس کی ہند میں ہے، چین وجاپاں میں ثمر ۱۷۱
بےخودی میں یہ پہنچ جاتے ہیں اپنے آپ تک ۱۲۰

بید مجنوں کی نزاکت، بیل کے بل کی کجی ۱۶۴
بیر ہے بادِ بہاری کو مرے گلزار سے ۱۲۵
بیری کی شاخ پر ہو ویسا ہی پھر بسیرا ۱۸۶
بیشتر منعم سے، گوشِ التفاتِ شاہ میں ۳۶۲
بیکار نہ بیٹھیں کبھی بے کار نہ جائیں ۵۳۱
بیکسوں کے پاس کون آئے قفس میں ہم صفیر ۲۳۰
بیکسوں میں تابِ جورِ آسماں ہوتی نہیں ۴۰
بیگانہ نہیں ذوقِ شہادت سے ولیکن ۴۷۴
بیمار جو ہو جاؤ تو کرتا ہے دوا بھی ۱۵۰
بیماری نشاط اگر ہے تو صبحِ غم ۵۱
بے اختیار سوز سے تیرے بھڑک اٹھا ۱۸۹
بے پری سے ہے نشیمن بھی مجھے دام ابھی ۳۱۲،۳۱۴
بے تاب پھر جہاں ہو ترے اشتیاق میں ۲۰۰
بے تاب ہو کے کھیت پہ اس کے برس گئی ۱۴۳
بے تابیاں جو اور کی ہوں اپنے دل میں ہوں ۵۴
بے ٹکٹ، بے پاس، بھارت کی سیاسی ریل میں ۴۲۴
بے چارے کے ہاتھوں میں نہ ناسوت نہ لاہوت ۴۴۳
بے حجابی بھی ہے تو ایسی ہے ۲۶۱
بے حیا موڑ ہے محسن شاہ کی (اقبال) ۵۲۹
بے خطر دیدۂ بیتاب کو ہر جائی کر ۳۱۲،۳۱۴
بے خواب مثلِ انجم، راتوں کی خامشی میں ۳۷۵
بے دری میں ہے مثالِ گنبدِ اخضر زمیں ۱۳۴
بے زباں طائر سمجھتے تھے زبانِ اہلِ درد ۱۲۲
بے سکوں اور غریبوں کی دعا لے آقا ۳۶۴
بے سود نہیں باغ میں اس شوق سے اڑنا ۱۵۲
بے سود ہے کلام اگر قدرداں نہ ہو ۲۵۹
بے شک بعید ہے یہ مسلماں کی شان سے ۳۳۵
بے عقل ہے، بے ہوش ہے، دیوانہ ہے ۳۱۸،۳۲۸
بے علم مذہبی کے ہیں اخلاق نادرست ۴۲۱
بے عمل را لطف تو لا تقنطوا، آ سوز گشت ۱۰۰
بے فائدہ نہ اپنے دنوں کو خراب کر ۱۳۹
بے کسوں کی امید گاہ ہے قوم ۷۵
بے نشاں ہے، جس کی ہستی، وہ اسی بستی میں ہے ۱۸۹
بے نور ہے وہ شمع جو ہوتی نہیں گداز ۳۵۲
بے نیازی تری عادت ہے تو سہہ جائیں گے ۳۷۴
بے وجہ تو آخر کوئی آتا نہیں اس کا ۱۵۲
بھا گئی اہلِ سخن کو زر فشانی آپ کی ۳۰
بھا گئے انداز تیرے اے گلِ رعنا مجھے ۱۷۲
بھاتا ہے اسے ان کے چٹکنے کا تماشا؟ ۱۵۱
بھاتا ہے اسے پھول پہ بلبل کا چہکنا؟ ۱۵۱
بھائی جی ہو گئے کسی آسیب کا شکار ۴۵۸
بھائیوں میں بگاڑ ہو جس سے ۱۹۱
بھلا ان غریبوں سے کیا دور رہنا ۲۸۹
بھلا اے گل کبھی اس رمز کو تو نے بھی سمجھا ہے ۳۰۲
بھلا تو کس لیے غربت زدوں کے ساتھ ہولی ہے ۲۸۰
بھلا جنت میں واعظ دخل کیا سامانِ عشرت کا ۲۷۰
بھلا میں تمہارا برا چاہتا ہوں ۳۰۳
بھلا ہو دونوں جہاں میں حسن نظامی کا ۲۲۹
بھلا ہو دونوں جہاں میں ستانے والوں کا ۲۹۲
بھول جاتے ہیں مجھے سب یار کے جور و ستم ۲۳۹

بھول کر گلچیں سے پوچھا تھا پتا صیاد کا	۲۳۰
بھولے ہوئے ترانے دنیا کو پھر سنا دیں	۲۲۴
بھیج دی ہے جہاز کو سائی	۴۸
بھید یہ کیا ہے کہ میں نالاں ہوں، تو خاموش ہے	۳۱۱، ۴۱۱
بھیس بدلے محفل اغیار میں بیٹھا ہوں میں	۲۵۶
بھیس شبنم کا بدل کر سیر گل کرتے ہیں یہ	۳۷۱
بھینی بھینی عطر میں ڈوبی ہوئی باد نسیم	۱۶۱
بھینی بھینی گردن نازک میں بیلے کی بہار	۱۶۰

پ

مصرع	صفحہ
پابہ منزل گہ زوال ہے تو	۶۵
پالیا موسیٰ نے آخر بندۂ اللہ کو	۱۲۰
پابندیاں کے ووٹ بھی ہیں چھوت چھات کے	۴۱۸
پابندِ یک صنم نہ ہو ہر لحظہ تو نیاز رہ	۴۳۰
پارے چل مجھ کو پھرائے کشتی موجِ اٹک	۱۹۴
پاس والوں کو تو آخر دیکھنا ہی تھا مجھے	۲۸۵
پاس ہے اور ڈھونڈتے ہیں اسے	۲۶۷
پاک ہے جو چیز وہ آب و گلِ تن میں نہیں	۳۵۶
پاک ہے گردِ غرض سے آئنہ اشعار کا	۱۳۵
پامالِ فکرِ غیر رہے تخت گاہ پر	۵۴
پانی برس کے دھوتا ہے جب چہرۂ زمیں	۱۶۵
پانی پانی ابنِ مریم کی مسیحائی ہوئی	۲۶۸
پانی پیا کیا مری چشمِ زلال سے	۵۳۴
پانی کی ایک بوند نے تاکا اِدھر اُدھر	۱۳۱
پانی ملا نہ جب تو ہوئیں خشک کھیتیاں	۱۳۰
پامالی ہے جہاں میں ترکِ حکمت کی سزا	۹۸
پاؤں جب ٹوٹے تو شوقِ دشت پیمائی ہوا	۲۷۷
پاؤں کے نیچے نہ معلوم زمیں ہے کہ نہیں	۵۲۶
پائی ہے چاندنی یہ کہاں سے، بتا مجھے	۱۳۸
پائے تخت یادگارِ عمِ پیغمبرؐ زمیں	۱۳۱
پائے ساقی پر گرایا، جب گرایا ہے تجھے	۲۴۳
پائے گرد آلود دیتے ہیں مسافت کا پتا	۱۸۷
پائے گُل اندر چمن دائم پُر است از خار ہا	۳۱۳
پایۂ نازِ سخن ور، زینت افزائے سخن	۳۲۷
پتا میرا بتانے کو قیامت ساتھ ہولی ہے	۲۸۰
پتا یوں تو بتاتے ہیں وہ سب کو لامکاں اپنا	۲۹۸
پتلون کی تکرار ہے پاجامے سے	۴۲۱
پتنگا کہیں مستِ ذوقِ تپیدن	۲۰۷
پتنگے ہیں نابود اور شمع گریاں	۴۰۹
پتوں کا ٹہنیوں پر وہ جھومنا خوشی میں	۱۸۶
پتوں کا ہو نظارہ میری کتاب خوانی	۱۹۷
پتھر ہے اگر علم سے بیگانہ ہے	۴۲۸،۳۱۸
پتے کی کہہ رہا ہوں، یاد ہوگی تجھ کو اے واعظ	۲۶۶
پٹی خوب جن کے ہاتھوں نصیبن	۴۲۴
پچھم کو جا رہا ہو، کچھ اس ادا سے سورج	۱۹۷
پختگی جس کا نتیجہ ہو وہ خامی اچھی	۵۳۲
پختہ مغز انگشتِ جاناں، پختہ کار انگشتری	۱۰۴
پدر و مرشد اقبال ازیں عالم رفت	۵۲۴
پر آپ کے پنجے ہیں کہ چاندی کا ہے گہنا	۱۷۸
پر اس کو مسلمان نہ سمجھیں تو غضب ہے	۴۴۲

پر بخیلوں کے لیے چندہ بھی اک سرسام ہے ۸۸
پر بلبل کا اضافہ اس پہ ہلکا پن ہوا ۱۶۵
پر جوش جوانی نے کیا ہے اسے اندھا ۱۴۹
پر جیب ہماری خالی ہے، اب چندوں سے کچھ کام نہیں ۴۱۵
پر ذرا ویسا منور اپنا کاشانہ تو ہو ۹۸
پر سمجھتے نہیں یہ لوگ ہمارا کہنا ۱۱۶
پر، شاد ہوں کہ مل تو گیا گرد راہ میں ۲۸۳
پر شود از گوہر حکمت سر داماں ما ۱۰۰
پر غضب ہے کہ یہ اپنوں کو برا کہتے ہیں ۱۱۳
پر کہاں رندو! ہمارے دامن تر کا جواب ۲۵۰
پر کہیں، نالہ کہیں، شیون کہیں فریاد ہے ۲۰۳
پر لگا کر جانب منزل اڑا جاتا ہوں میں ۴۰۱
پر لگا کر صورت بلبل اڑا جاتا ہے دل ۱۷۲
پرے سامنے اک طفل دبستاں ہوگا ۲۴۹
پرانی روشنی میں دیکھ لو، ہے پختگی کیسی ۵۳۲
پرانے آشنا میرے رگ گردن کے نکلے ہیں ۲۹۱
پرانے کفر کو تازہ کروں یہ کہہ کہہ کر ۳۰۴
پردۂ جہل اٹھا اپنی خودی سے غافل ۳۵۷
پردہ دارے کشاں خاک درے خانہ ہے ۲۴۲
پردہ رکھ لے شکستہ پائی کا ۷۳
پردۂ سیم میں رہے کوئی ۱۹۱
پردھان ہو سبھا میں جنسی کی دھرم پتنی ۴۱۶
پردے پردے میں بے حجابی ہے ۲۵۷
پردے میں موت کے ہے نہاں زندگی کا راز ۳۵۲
پرستار اساطیر کہن تھا ۴۹۹
پرسیدم از سروش ز سال رحیل او ۵۲۱
پروانہ سوئے شمع نہ قسمت کو رو کے آئے ۵۳۴،۱۹۹
پروانہ کیا ہے، اک دل ایذا طلب ہے یہ ۱۸۹
پریشاں ترے غم میں رہتا ہے دل ۱۸۵
پڑ گیا چھالا زباں پر گرمی مے کے سبب ۲۵۱
پڑا ہے غلامی کا ان سب پہ تالا ۴۵۷
پڑتا ہے اس میں عکس کسی شہسوار کا ۱۶۶
پڑتا ہے ان پر عکس رخ آفتاب کا ۱۶۶
پڑھ کر کرے گی سورۂ والحشر دم تجھے ۵۱
پڑے رہنا مرا گلشن میں رحم باغباں تک ہے ۳۰۱
پژمردہ کر گئی ہے جو باد خزاں تجھے ۶۳
پژمردہ ہو گیا گل بستان افسری ۵۳
پس از سہ سال ہوا گم شدہ نگیں پیدا ۴۰۰
پس پس کے جان اپنی مثال غبار ہو ۵۰
پس کر ملے گا گرد رہ روزگار میں ۴۲۲
پس کے میں جس دم غبار کوئے رسوائی ہوا ۲۷۷
پست ہر ہستی کے ساز زندگی کا پردہ ہے ۳۹۱
پسند آ گیا دل کو مجبور رہنا ۲۸۹
پسند آیا مجھے اے گل ترا انداز خاموشی ۴۱۰
پسند آئی نہ ان کو سیر نخلستان ایمن کی ۲۹۰
پسند ان کو وزیر نظام کرتے ہیں ۳۱۰
پسنے کا جب مزا ہے کہ اے آسیائے غم ۵۰
پکارا کھڑے ہو کے اے اسمٰعیل ۳۴
پکڑ کر عجز کا دامن پہنچ عرش معلےٰ پر ۲۷۱
پل کے نکلے مادر ایام کی آغوش سے ۳۶۹

پل کے نکلے مادرِ ایام کی آغوش میں ۵۳۳
پلا دی اس کو کیا اے ساقیِ بادِ بہاری نے ۲۹۸
پلتے نہیں گلشن میں شیرانِ نیستانی ۴۸۰
پلٹ گئے ہیں خیالات ہر مسلماں کے ۳۳۲
پلے جو اس کے دامن میں ہیں، وہ کچھ بن کے نکلے ہیں ۲۹۲
پنجاب کی تقدیر کے مالک ہیں وہ جن کو ۴۵۹
پنجاب کی کشتی کو دیا اس نے سہارا ۵۲۸
پنجاب میں ہوتی ہے مناصب کی تجارت ۴۵۸
پنجاب ہے مخاطب پیغامِ شہریار ۳۵۱
پنجابی گھر میں بولیے، اردو سٹیج پر ۴۱۸
پنجۂ ظلم و جہالت نے برا حال کیا ۳۱۴
پنجۂ فولاد اک اخبار ہے ۷۷
پنجۂ وحشت بڑھا چاکِ گریباں کے لیے ۳۶
پوجا کر اس روش میں تو پیرہن نماز دے ۲۳۰
پوچھا جو میں نے کوئی طریقہ بتائیے ۴۱۸
پوچھتی تھی روز مجھ سے نرگسِ شبنم فریب ۳۲۸
پوچھتی تھی گل سے کل بلبل کہ اے جانِ چمن! ۳۱۱، ۴۱۱
پوچھتے کیا ہو مذہبِ اقبال ۲۵۸
پوچھتا اے نفس نکل کے ذرا ۷۰
پوچھو تو اسے تیرا نشیمن بھی کہیں ہے؟ ۴۷۸
پوچھو تو وقف کرنے کو ہے جائداد بھی؟ ۴۲۰
پوچھو کسی پنڈت سے نہ علاّمے سے ۴۲۱
پوچھیں گے آج سرمۂ دنبالہ دار سے ۲۷۹
پودوں کا حال دیکھ کے بے تاب ہو گیا ۱۳۰
پوشیدہ اس میں طرزِ جفائے بتاں نہ ہو ۲۵۸

پوشیدہ گناہ میں ہے توبہ ۴۳۵
پوشیدہ ہے یہ نکتہ شبنم کی زندگی میں ۳۷۵
پہاڑ سن کے گلہری کی بات شرمایا ۱۸۰
پہاڑوں کے چشمے میں سیماب خیز ۴۶۷
پہلو سے اٹھے دردِ محبت کی جب گھٹا ۱۶۶
پہلو کو چیر ڈالیں، درشن ہو عام اس کا ۲۲۴
پہلو کو غیرتِ چمنستاں کیے ہوئے ۵۸
پہلو میں مرے دل ہوئے آشامِ محبت ۳۵۴
پہلوئے دشمن میں دل لذت کشِ صد چاک ہو ۳۳۹
پہلے تو ہری گھاس سے کی ان کی تواضع ۱۴۷
پہلے تیرے دل میں پیدا نورِ پروانہ تو ہو ۹۹
پہلے رکھی ہے یتیموں نے بنا اسلام کی ۴۶
پہلے رہنے کو محل رکھتے تھے اب گھر بھی نہیں ۳۷۳
پہلے قدم پہ جامۂ ہستی اتار دے ۹۲
پہلے مل جاتا تھا ریاضت سے ۴۸۲
پہلے یہ بیگانگی ہم کو نظر آئی نہ تھی ۲۳۹
پہنائی ہے کیا آپ کو پوشاک سنہری ۱۷۸
پئے دید کھولیں حبابوں نے آنکھیں ۷۸
پئے سالِ اشاعت غور کی اقبال نے جس دم ۵۰۶
پئے مریض یہ اک نسخۂ مسیحا تھا ۳۳
پی یہ ہے ہوشیار ہونے کو ۲۷۶
پیارے پیارے، بھولے بھالے، دیدۂ آہوئے چیں ۱۶۴
پیامِ عیش و طرب آسمان سے آیا ۲۲۶
پیچھے پیچھے تری امت بصد آداب بھی ہو ۳۶۵
پیدا تو کیا ہم نے تجھے خاک سے لیکن ۴۸۲

پیدا جہاں میں ہوتے ہیں ایسے بشر کہیں ۶۱
پیدا ہمارے سر پہ نیا آسماں نہ ہو ۲۵۹
پیرِ حرم خدا فروش، مفتیِ دیں حرم فروش ۴۶۴
پیرِ فلک دکھاتا ہے عالم شباب کا ۱۶۶
پیراک ہیں دریا کا کنارا نہیں لیتے ۵۳۱
پیرو تری تدبیر کی تقدیر نہیں کیا ۳۳۵
پیرہن دے گا دکھا تجھ کو پسر کی صورت ۲۸۵
پیرہن عشق کا جب حسنِ ازل نے پہنا ۱۰۹
پیری، شباب ہے جو تمنا جواں رہے ۴۳۰،۳۲۰
پیس ڈالا ہے آسماں نے مجھے ۲۷۶
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے ۳۶۲
پیش کش ہے دردمندوں کی یہی دو چار اشک ۳۳۵
پیشہ ہے جو پرچار تو بیوپار صحافت ۴۵۶
پیغام خانہ سوزیِ دل بار بار دے ۶۲
پیغام کا مفہوم تو آساں ہے سمجھنا ۳۳۲
پیغام کوئی لاتی ہے بلبل کی زبانی؟ ۱۵۲
پیکروں کی بے ثباتی جورِ پیکر گر سے ہے ۳۹۰
پیکرے را باز بانِ خامہ گویا کردہ ام ۹۱
پیمانہ ہائے ساختۂ شاہِ وقت پر ۴۲۱
پینے کا جو پانی ہے وہ اکثر نہیں ملتا ۱۴۹
پھٹتا ہے آسمان پہ پردہ سحاب کا ۱۶۵
پھر آیا دیس میں اقبالؔ بعد مدت کے ۴۰۰
پھر اسی بات پہ رولوں گا جو رونا ہوگا ۲۶۹
پھر اسی پر اکتفا کرتے نہیں، کہتے ہیں یہ ۸۳
پھر اک انوپ ایسی سونے کی مورتی ہو ۲۲۴
پھر بلائے مجھ کو اے صحرائے وسطِ ایشیا ۱۹۳
پھر بھی کہتے ہو کہ عاشق ہمیں کیا دیتے ہیں ۲۳۱
پھر بھی یہ شے غضب کی سستی ہے ۲۷۳
پھر تری راہ میں اس کو نہ مٹاؤں کیوں کر ۱۰۴
پھر تو بن جائے ترے کانوں کے گوہر کا جواب ۲۵۱
پھر دن پھریں ہمارے، پھر سیر ہو وطن کی ۱۸۶
پھر ذرا بھولا ہوا تازہ وہ افسانہ تو ہو ۹۸
پھر رہے ہیں گلشنِ ہستی کے نظاروں میں مست ۱۲۱
پھر سامنے نظر کے بندھا آس کا سماں ۱۴۳
پھر سماں بندھ جائے گا غرناطہ و بغداد کا ۹۸
پھر سنبھلتی کاش تو اے ملتِ عالی تبار ۳۶۲
پھر صدا سن لے مری، یہ گوش دل سے ایک بار ۳۶۲
پھر کے مجھ سے بن گئے میرے مقدر کا جواب ۲۵۰
پھر میں نالوں سے قیامت نہ اٹھاؤں کیوں کر ۱۰۴
پھر نکل جائے گی سر سے شعرخوانی آپ کی ۳۰
پھر نہ ہو سکتی تھی ممکن میر و مرزا کی مثال ۲۲۵
پھر وہی محفل زمانے کو دکھا سکتا ہوں میں ۹۳
پھر وہی ہم ہیں وہی شوکت وہی اسلام ہے ۸۶
پھر یہ کیسا رنگ بدلا، کیا تجھے منظور ہے ۳۶۱
پھرتا ہوں روشنی کی تمنا میں رات دن ۱۳۹
پھرتا ہے سر زمرغ اور اد پہ پانی ۲۰۸
پھرتے رہتے ہیں میاں کوچہ حبل الورید ۱۲۳
پھرتے ہیں تیشہ بکف شملے میں فرہاد بہت ۳۷۸
پھرتے ہیں ڈھونڈتے اجلِ ناگہاں کو ہم ۵۰
پھرے کوئی تو کرے اتنے ہم نشیں پیدا ۴۰۰

پھنس جاتے ہیں، جو سنتے ہیں تعریف کی باتیں	۱۷۹
پھنسے گا کیا وہ بلبل جو نہ نکلا آشیانے سے	۲۷۰
پھوٹا ہے سر مرا تو جنوں تیرا کیا گیا	۲۶۰
پھوٹتی ہے فصلِ گل کی جس طرح پہلے کلی	۲۱۰
پھوڑیے کس کو یہاں دوش پہ اب سر بھی نہیں	۳۷۴
پھول ایسا ہے اشکِ چشمِ یتیم	۷۰
پھول ساغر کلی گلابی ہے	۲۵۷
پھول فرقت میں تری سوزن بہ پیراہن رہے	۳۲۸
پھول لادے مجھ کو گلزارِ خلیل اللہ کے	۱۲۴
پھول ہوں میں بھی مگر اپنے چمن سے دور ہوں	۱۷۳
پھولوں کی طرح اپنی کتابوں کو بھی سمجھنا	۱۵۳
پھونک دیتا ہے جگر کو دل کو تڑپاتا ہے یہ	۴۶
پھونک ڈالا تھا کبھی دفترِ باطل جس نے	۲۳۵
پھونک ڈالی اپنی کھیتی، آہ، کیا غافل ہوں میں	۳۰۵
پھونکا ہے غم کی آگ نے جانِ نزار کو	۶۲
پھیکا پھیکا لب پہ وہ بدرنگ لاکھا پان کا	۱۶۲
پھیکی پڑی ہوئی ہے ستاروں کی روشنی	۱۳۷
پھیلتی جاتی ہے بڑھ کر ظلمتِ شب ہائے تار	۱۶۳
پھیلی ہے یہ رات کی سیاہی	۱۸۳

ت

مصرع	صفحہ
تابتان آہنیں دل کا دلِ سنگیں بنے	۱۶۵
تا بہ فردوس بریں، ماویٰ گرفت	۵۲۲
تاثریا رفت ایں قوم بہ خاک افتادہ	۲۰۴
تا درِ مے خانہ کیوں چلتا نہیں تو واعظا	۲۵۰
"تا نفس باقی است در پیراہنِ ما سوزن است"	۲۱۹
تابِ اظہارِ عشق نے لے لی	۲۷۳
تابِ نظارہ رخِ روشن نہیں مجھے	۲۹۳
تابع فرمان خدمت گار ہے	۷۸
تابندہ ہمیشہ رہے بہلی کا ستارہ	۵۲۸
تاج شاہی یعنی کلکتے سے دلی آ گیا	۴۱۴
تاجر کا زر ہو اور سپاہی کا زور ہو	۳۵۱
تاریخ سالِ طبع کا لکھنا ضرور ہے	۵۰۸
تاریخ کی مجھ کو جو تمنا ہوئی اقبال	۵۱۴
تاریک ہو گیا ہے زمانہ مگر قضا	۵۸
تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے	۴۷
تازہ تر ہے میرے دامن میں گلِ مضموں ترا	۳۳۶
تازہ رکھ جوشِ سفر شمس و قمر کی صورت	۲۸۵
تازے ہیں یہ مسافر اسلوبِ راہروی میں	۳۷۶
تاک میں بیٹھی ہوئی ہے شوخیِ دستِ طلب	۹۷
تاک میں بیٹھی ہے بجلی میرے حاصل کے لیے	۱۲۵
تاکتا پھرتا ہے جنسِ معصیت کو نقدِ عفو	۲۵۷

مصرع	صفحہ
تاکتی رہتی ہے تیرا آشیاں انگشتری	۱۰۱
تالیوں کا ہو کوئی گچھا کہ سونے کی گھڑی	۲۱۰
تبسم، چاکِ جیبِ گل، ترنم، نالۂ بلبل	۲۸۱
تبسم سے غرض ہے پردہ داری چشمِ گریاں کی	۲۱۸
تتلیاں جاروب کی لیتے وہ خامے کے عوض	۲۹
تجلی طور کی ہے روشنائی اس کے حرفوں کی	۵۰۵
تجھ سے رخ بدلا ہے کیسا گردشِ ایام نے	۳۶۰
تجھ سے روشن تھا ہمارا آسمانِ مذہبی	۳۶۰
تجھ سے روشن ہے بیاضِ ہستیِ کون و مکاں	۳۲۶
تجھ سے قائم تھی مسلمانوں کی شانِ مذہبی	۳۶۰
تجھ سے قائم ہے جہاں میں عزت و شانِ ہنر	۳۲۷
تجھ سے محکم ہے جہاں میں رشتۂ دنیا و دیں	۳۲۷
تجھ سے ہے آرام جانِ سیدِ خیر الامم	۴۳
تجھ کو اقبال ان سے کیا نسبت	۲۶۷
تجھ کو اے خامشی سکھائیں گے	۶۹
تجھ کو اے شوقِ جراحت دیں تسلی کس طرح	۹۰
تجھ کو بھی ہے خبر کہ یہ ہے چاند نا ترا	۱۹۶
تجھ کو پایا ہے تو اب خود گم ہوا جاتا ہوں میں	۴۰۱
تجھ کو جو کھینچ کے لائے وہ ہوا کون سی ہے	۱۱۹
تجھ کو حسرت سے دیکھتا ہوں میں	۶۵
تجھ کو خبر بھی ہے کہ ہے ربطِ دل و نظر میں کیا	۴۶۴

تجھ کو گر مانے سے پہلے کچھ کرو گر پوچھتا ۳۴۷

تجھ کو گلچیں کا مبارک، مجھ کو گھر صیاد کا ۲۳۰

تجھ کو معلوم ہے کیوں بندہ ہے بندے کا غلام ۴۷۷

تجھ میں باقی ہے اگر کچھ اثرِ سوزِ خلیل ۴۰۶

تجھ میں پوشیدہ ہے لیلےٰ اور ہے لیلیٰ کوئی ۳۰۵

تجھ میں سو نغمے ہیں اے تارِ ربابِ ہستی ۱۰۴

تجھ میں کیا اے عشق وہ انداز معشوقانہ تھا ۲۷۷

تجھے آتا نہیں سر پر اٹھا لینا بیاباں کا ۲۳۶

تجھے اس خانہ جنگی پر پشیماں کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵

تجھے کیا بتاؤں میں ہم نشیں، مجھے موت میں جو مزا ملا ۳۱۲

تجھے کیا بتائے ہم نشیں ہمیں موت میں جو مزا ملا ۳۱۳

تحیر زا تھا منظر آہ، اک اک باغِ ہستی کا ۱۵۹

تختِ شہنشہی سے عقیدت بھی بے غرض ۳۵۲

تخم ریزی جس کی ہنگام صدائے "کن" ہوئی ۳۰۶

تدبیر ہو ایسی کہ ملے ان کو رہائی ۱۳۶

تر جو تیرے آستانے کی تمنا میں ہوئی ۱۲۴

تر چلی آتی ہے کچھ صبحِ ازل سے اپنی آنکھ ۲۸۷

ترا احسان بہت بھاری ہے ۵۲۶

ترا اے سیلِ دریائے محبت منہ تکوں کب تک ۲۷۹

ترا حسن دائم مرے روبرو ہے ۴۰۵

ترا دل ربائندۂ کائنات ۴۳۹

ترا دل کشائندۂ کائنات ۴۳۹

ترا دل کلیم و مسیح و خلیل ۴۳۹

ترا سوز داغِ دلِ بحر، ترا ساز تنگ نوا گری ۳۹۷

ترا نالہ مرغِ شکستہ پر نہیں زندگی کا پیام اگر ۳۹۷

ترانہ ریز تری زندگی کا ساز ہوا ۳۷۴

تربت اور از مین جلوہ ہائے طور گفت ۵۲۰

تربیت جس کی کرے میری نگاہِ تند و تیز ۳۸۱

ترک کر دی تھی غزل خوانی مگر اقبال نے ۲۹۷

ترک دستار کو دیا اس نے درودِ عرب ۳۶۳

ترنم ریز تھا شاخوں پہ میرے طائرِ سدرہ ۱۵۷

تری آرزو سے ملی وہ قناعت ۴۰۵

تری آسیب کاری اے اجل اقلیمِ جاں تک ہے ۳۰۱

تری افتاد نے توڑا ہے میرے دست و بازو کو ۲۱۵

تری تصویر کو میں نے بلایا ہے تو بولی ہے ۲۸۰

تری تعمیر میں مضمر ہوئی افتادگی کیوں کر ۲۱۶

تری تقدیر کا صیدِ زبوں میں ۴۹۸

تری ثنا کے لیے حق نے دی زباں مجھ کو ۲۲۹

تری جدائی میں خاک ہونا اثر دکھاتا ہے کیمیا کا ۳۳۳

تری جدائی میں مرنے والے فنا کے تیروں سے بے خطر ہیں ۳۳۳

تری جستجو ہی تری آبرو ہے ۴۰۴

تری چال دیکھی ہوئی ہے جنھوں نے ۲۶۴

تری خدائی تو پیدا ہے تو نہیں پیدا ۳۹۹

تری خودی میں نہاں لا الہ الا اللہ ۴۳۳

تری درگاہ سے ذرّے بیاباں بن کے نکلے ہیں ۲۹۱

تری دید کا حوصلہ چاہتا ہوں ۳۰۳

تری سرکار میں اپنوں کا گلہ کیا کیجیے ۱۱۷

تری شبنم فریبی کیوں بہارِ بوستاں تک ہے ۳۰۲

تری شکست ہی منظور تھی اسے اے دل ۲۷۳

تری صورت نظر آئی مجھے اپنے نظارے میں ۳۰۸

تری قسمت پڑی ہندوستاں میں خانہ جنگی کی	۲۶۲
تری نمود سے غافل! نمودِ ہستی ہے	۲۹۴
تری نے میں ہے نغمۂ جبرئیل	۴۳۹
ترے آنسو اسی اجڑے ہوئے گلشن کے لالے ہیں	۲۹۸
ترے ثنا گو عروسِ رحمت سے چھیڑ کرتے ہیں روزِ محشر	۳۳۳
ترے جہاں میں وہی آفتاب ہے لبِ بام	۴۷۳
ترے جیسے کو کرڈالا سخن داں بھی، سخن ور بھی	۲۶۷
ترے حسن کی آنکھ طالب رہے	۳۳۰
ترے دل میں ہے دفن تیرا خزانہ	۴۰۹
ترے ساتھ اڑتی گئی رہ گزر میں	۲۹۶
ترے غریبوں کو عریاں تنی کا غم ہے وہی	۳۶۵
ترے کشتے کا ہے نیلام اور حوروں کی بولی ہے	۲۸۰
ترے نصیب کا آخر چمک گیا اختر	۲۲۰
ترے نصیب کا اپنی شکستہ پائی کا	۳۶۶
ترے وجود سے روشن ہے راہِ منزلِ شوق	۲۲۷
ترے ہر بیاں سے عزیز تر ہے مجھے پلاسِ ابوذرؓ	۳۹۷
ترے ہندی مسلماں کی کہانی	۵۰۱
ترے ہیں دونوں جہاں لا الٰہ الا اللہ	۴۳۳
تڑپ کے شانِ کریمی نے لے لیا بوسہ	۲۷۵
تڑپا رہی ہے مجھ کو رہ رہ کے یاد اس کی	۱۸۶
تسبیحِ مصطفیٰؐ ہے صدیوں سے دانہ دانہ	۴۸۹
تسلی دوں تو دل کی ناامیدی اور بڑھتی ہے	۴۸۴
تسلیاں دے رہی ہیں حوریں خوشامدوں سے منا منا کر	۳۳۲
تشنہ لب روس بھی ہو، چین بھی ہو، شام بھی ہو	۳۶۵
تشنہ لب کے پاس جاتا ہے کبھی اٹھ کر کنواں؟	۹۶
تشنہ کام مے فنا ہوں میں	۱۹۰
تشنہ کام مے کمال ہے تو	۶۵
تصور بھی جو بندھتا ہے تو خالِ روئے جاناں کا	۲۴۶
تصور کی اے دل یہ سب خوبیاں ہیں	۲۷۱
تصور کے کیونکر نہ قربان جاؤں	۲۷۱
تصور میں نے مانگی تو ہنس کر دیا جواب	۲۴۶
تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ	۵۳۱
تعریف کے قابل ہے خیالِ نظر فوق	۵۱۳
تعصب نے مری خاکِ وطن میں گھر بنایا ہے	۲۱۵
تعلق پھول ہیں گویا ریاضِ آفرینش کے	۲۹۱
تعمیر بت کدے ہوئے کعبے کی راہ میں	۲۸۳
تغیر اس طرح کا محفلِ ہستی میں آیا ہے	۲۱۴
تغیر روز کا کچھ دید کے قابل نہ تھا نرگس	۲۸۱
تقدیر کی مراد دلِ دادگر میں ہو	۵۴
تقدیر میں لکھا تھا پنجرے کا آب ودانا	۱۸۶
تقدیر ہے زنجیریٔ تدبیر تجھی سے	۴۷۱
تقریر پہ سو جان سے صدقے تھی فصاحت	۱۴۷
تقریر کو گھڑی ہو کلو میاں کی بیوی	۴۱۶
تقریر کو ہے خوب مثالوں سے سجایا	۱۳۹
تقریر وہ کی اس نے کہ جادو تھی سراپا	۱۵۰
تقریر ہوئی ختم تو بیٹھا وہ بچھیرا	۱۳۸
تلاش نکتۂ اخگر سے پیدا ہے جنوں تیرا	۲۱۶
تلاش خضر کب تک تشنۂ زہرِ محبت ہو	۲۱۷
تلاش مہر میں شبنم صفت اڑا کہ چمن	۲۲۸
تلخ کامی ہو گی یہ شیریں دہانی آپ کی	۳۰

تنگی ہے شاید میرے شعر میں ۴۹۴
تلوار تیری دہر میں نقادِ خیر و شر ۳۵۰
تم آزماؤ "ہاں" کو زباں سے نکال کے ۴۴۳
تم اسی امی کی امت کے علمبردار ہو ۹۱
تم اگر چاہو تو اس گلشن کے ایسے بھاگ ہوں ۹۲
تم اگر سمجھو تو یہ سو بات کی اک بات ہے ۴۷
تم بھی اک فوجِ ہلالی کے سپہ سالار ہو ۹۱
تم سے برگشتہ نہ ہو جائے زمانے کی ہوا ۴۵
تم شہد کی مکھی کی طرح علم کو ڈھونڈو ۱۵۳
تم کو اسلام مبارک ہو، میں کافر ہی سہی ۲۵۳
تم مرے دل میں رہتے بستے ہو ۲۶۱
تم مسلماں ہو؟ تمہارا بھی وہی ہے اسلام ۳۸۴
تم نے آغازِ محبت میں یہ سوچا ہوگا ۲۶۵
تم نے تاکا دل کو لیکن اف رے شوقِ تیرِ عشق ۳۰۵
تم نے سمجھا تو ہے اس گھر کو ہمارا، لیکن ۲۶۵
تم وہی اقبال ہو! لو، میں نے جانا اور ہے ۲۵۷
تم ہنسی میں سچ سمجھ بیٹھے، نہیں! حاشا نہیں! ۲۵۶
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش ۵۳۱
تماشا کی جو وسعت میں نے اپنے دامنِ دل کی ۲۹۱
تماشا گاہِ طفلی کا سماں دکھلا دیا اس کو ۱۵۶
تماشائی کوئی آئینۂ ہستی میں ہے اپنا ۲۸۰
تماشائے بیداری و خواب دیکھ ۴۶۹
تمنا کو سینوں میں بیدار کر ۴۶۸
تمہاری ان پردہ بندیوں کا، ملا ہے تم کو جواب کیسا ۵۳۰
تمہاری تو عادت تھی مغرور رہنا ۲۸۹
تمہاری شوخ نگاہی نے پڑھ کے کیا پھونکا ۲۷۵
تمہاری وفا کو بھی جانتے ہیں ۲۶۴
تمہارے ہاتھ میں جاں بخش ہو جاتا ہے خنجر بھی ۲۶۶
تمہی انصاف سے ذرا کہنا ۱۸۲
تمہیں کہہ دو، اثر کیا کم ہے میری آہِ سوزاں کا ۲۴۸
تمہیں کیا بتائیں محبت ہے کیا شے ۲۸۸
تمہیں ہند، سرمایہ دارو مبارک ۴۲۵
تمیز ما و من ہوتی نہیں حرفِ محبت میں ۲۱۳
تنِ آتش زدۂ شوق کو مانندِ سرشک ۲۳۵
تن سے نکل کے دامنِ موجِ نفس گیا ۵۹
تن کے اجزا ہیں اگر فانی تو فانی ہم نہیں ۳۹۲
تنِ ناتواں میں گرہ نفس کر نہیں مجالِ نواگری ۳۹۷
"تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد" ۱۷۶
تندرستی کے لیے ورزش کی عادت چاہیے ۱۴۴
تنکا کوئی ہوا نے قفس میں گرا دیا ۲۵۸
تنکے چن چن کے باغِ الفت کے ۱۹۰
تنگ آ کر لبِ فریاد ہوا وا اپنا ۱۱۶
تنگ آ کے اس کو بھی تری گالی سمجھ لیا ۲۶۰
تنگ آیا ہوں جفائے چرخِ ناہنجار سے ۱۲۵
تنگ دستی، فراخ دستی ہے ۲۷۳
تو آج سر بہ خاک ہو سیارۂ زمیں ۵۶
تو آنسوؤں کا بخل نہ کر اس نہال سے ۴۳۱،۴۳۲
تو اپنا آپ نگہباں نہیں گلہ کس کا ۴۳۳
تو اک پانی کے قطرے کے لیے ترسے سمندر بھی ۲۶۷
تو اک ذرا سی بوند ہے، اتنا بڑا یہ کھیت ۱۳۱

تو ایک اب کہے تو تجھے سوسنائیں ہم	۲۷۹
تو اے کافر نواز و مومن آزار	۴۹۸
تو بنا ہے تختۂ مشقِ یتیمی کے لیے	۳۸
تو بولے یہ ہنس کر کہ جی جانتے ہیں	۲۶۴
تو بہ کرلی ہے شعر گوئی سے	۴۹
تو بے قرار کیوں ہے، تو ناصبور کیوں ہے	۲۷۸
تو بھلا مجھ پہ کیوں نثار نہ ہو	۷۱
تو بھی اے دردِ دلِ مضطر کوئی دیوانہ ہے	۲۴۴
تو بھی پردے سے نکل اور پہن لے پشواز	۳۷۷
تو بھی ہو، ساتھ ترے حلقۂ اصحاب بھی ہو	۳۶۵
تو بہرِ طیرِ آشیاں رو کو	۶۷
تو پریشاں مو مثالِ قیس رہتا ہے مگر	۲۳۲
تو پہلے ہوتے ہیں نادان نکتہ چیں پیدا	۴۰۰
تو پیامِ وفاتِ بیداری	۶۸
تو تبسم سے مری کلیوں کو نامحرم سمجھ	۳۳۵
تو تجلی ہے سراسر چشمِ بینا کے لیے	۱۷۱
تو تو ہے اک مظہرِ شانِ کریمی سر بسر	۳۸
تو تو ہے مدت سے اپنی سرزمیں کا آشنا	۱۷۱
تو جدائی پہ جان دیتا ہے	۱۹۱
تو جس کی تخت گاہ تھی اے تخت گاہِ دل	۵۳
تو خریدار تو بن پہلے، پری زاد بہت	۳۷۸
تو خوگرِ ہنگامۂ تکبیر نہیں کیا	۳۳۵
تو درخشاں جس کے سر پر صورتِ تنویر تھی	۳۶۰
تو درس گاہِ رموزِ وفا کی ہے تفسیر	۸۰
تو دکھاتا ہے کسی رشکِ قمر کی صورت	۲۸۴

تو دیکھیں گے اک بار ملکِ دکن بھی	۲۷۱
تو ڈوب کر ابھر آتی ہے کشتیِ ادراک	۴۹۱
تو ذرا میری نظر کی جلوہ آشامی تو دیکھ	۲۳۲
تو رمزِ عجز کو غافل عبودیت سمجھ بیٹھا	۲۷۲
تو رہ آشیاں دکھاتی ہے	۶۷
تو زاس دستِ جفا کیش کو یارب جس نے	۳۱۴
تو زڈالوں گی دودھ کے برتن	۱۸۱
تو زسکتے نہیں بت خانے کی دیوار سے کیا	۳۷۴
تو سجدۂ حجاز ہے تیرا امام اور ہے	۲۳۱
تو سراپا آیتے از سورۂ قرآنِ فیض	۱۰۱
تو سن باد پہ اڑتا ہوا آتا ہوں میں	۱۷۶
تو شہیدانِ وفا کے خون کی تصویر ہے	۳۶۱
تو صاحبِ شمشیرِ جہانگیر نہیں کیا	۳۳۵
تو ظہورِ لن ترانی گوئے اوجِ طور ہے	۴۲
تو فضلِ الٰہی کی نشانی ہے جہاں میں	۵۳۹
تو قادر و عادل ہے تو لا دورِ مکافات	۴۶۰
تو قع دلاتی ہے تجنیسِ خطی	۴۵۷
تو قلبِ کلیسا کے لیے تیر نہیں کیا	۳۳۵
تو قیس نہیں تو تجھ کو بن سے کیا کام	۴۲۸
تو کس کا ناز ہے کہ تجھے بھی اٹھائیں ہم	۲۷۹
تو کمندِ غزال شادی ہے	۶۴
تو کہاں لے گیا اڑا کے مجھے	۷۴
تو کہتا ہے، مذہب کے لیے ہے انساں	۳۱۶
تو کیا کسی پہ گوہرِ جاں تک نثار تھے	۶۱
تو گرد پا ہے شاید بصرہ کے زائروں کی	۱۲۹

تو مری ہم سری کرے، توبہ ۱۹۲
تو مئے بے خودی پلاتی ہے ۶۷
تو میں سمجھا کہ یہ بھی میرے ویرانے کی باتیں ہیں ۲۷۲
تو نسیمِ صبح ہے ہر غنچۂ لب کے لیے ۳۲۵
تو نور جا کے مانگ اسی آفتاب سے ۱۳۹
تو نہ ہو تو زندگی اک قیدِ بے زنجیر ہے ۳۸
تو نہاں مجھ سے مرے داغِ جگر کی صورت ۲۸۳
تو نے آنکھوں کے اشارے سے جو تسکیں کر دی ۱۱۲
تو نے اے انسانِ غافل آہ! کچھ پروا نہ کی ۱۲۲
تو نے جو دیکھا ہے کیوں اوروں کو دکھلاتا نہیں ۳۸۱
تو نے دیکھا نہیں زاہد کبھی غافل ہو کر ۱۰۷
تو نے رکھا ہے کسے حرماں نصیبی سے بری ۳۷
تو نے زمیں کو نور کی چادر اُڑھائی ہے ۱۳۷
تو نے کم بخت کسی شوخ کو تاکا ہوگا ۲۶۵
تو نے کمال اے دلِ دیوانہ کر دیا ۴۲۰
تو نے کیا سمجھا ہے اے واعظ! یہ سودا اور ہے ۲۵۷
تو نے گر اس کو اٹھا کر روزِ محشر رکھ دیا ۲۳۸
تو نے یہ آسمان کی محفل سجائی ہے ۱۳۷
تو وہ دیا ہے جس سے زمانے میں نور ہے ۱۳۷
تو وہ رہرو ہے کہ پھرتا ہی رہا منزل کے گرد ۲۰۵
تو وہ مطلع ہے سرِ دیوانِ عالم کے لیے ۱۹۹
تو وہاں جا کر مری امت کو یہ پیغام دے ۳۵
تو ہراساں ہے حریفوں کی فراوانی سے ۴۷۵
تو ہستی بینا ہے، دانا ہے، توانا ہے ۳۱۹، ۴۳۰
تو ہو چکی ہے شاید پامالِ قوم موسیٰ ۱۲۹
تو ہو غیرتِ طورِ ہر سنگِ خارا ۲۰۷
تو ہو مرے ہمراہ تو پروا مجھے کیا ہے؟ ۵۳۹
تو ہی ہے اے علم ہر جانبۂ بامِ عروج ۳۲۵
تو ہے اک شانِ یداللہ خلق کے ہر کام میں ۳۲۶
تو ہے اک شمعِ ہدا راہِ حقیقت کے لیے ۳۲۶
تو ہے تجلّیِ وجود، تو ہے تجلّیِ شہود ۴۶۲
تو ہے، تجھ سے ہی فزوں ہے رونقِ ہر انجمن ۳۲۷
تو ہے حاصل پیچ و تابِ وجود ۴۳۹
تو ہے فلک کا چاند، ہنوں میں زمیں کا چاند ۱۳۸
تو ہے کانِ عقل و دانش، مخزنِ حکمت ہے تو ۳۲۷
تو ہے محبوبِ الٰہی، کر دعا میرے لیے ۱۲۶
تو یورپ ہے پنجاب کی سرزمیں ۵۱۱
تو یہ سمجھے کہ دہریا ہوں میں ۱۹۲
تو یہ کہتا ہے کہ بیماری ہے میری لاعلاج ۳۸۱
تہِ دام تو تھی زمینِ چمن بھی ۴۷۱
تہذیبِ فرنگی سے خدا تجھ کو بچائے ۴۷۹
تہذیب کاروبارِ ام ہے اگر یہاں ۳۵۱
تہذیب کے پردے میں تعلیمِ ہوس ناکی ۳۸۸
تہمت تاثیر سے موجِ نفس آلودہ ہے ۳۹۰
تیرِ غم کا جگر کے پار ہوا ۶۹
تیر کوئی بھیجتا ہے اور کوئی نشتر مجھے ۱۲۷
تیر کی صورت نہیں ہیں طعنۂ اغیار کیا ۹۵
تیرگی ہے شعاعِ مہ و انجم مجھ کو ۱۱۱
تیرگی ہے نگاہِ چشم تو دولت مجھے ۲۰۹
تیر و نشتر سے تھے بڑھ کر پندِ ناصح، ناگوار ۱۵۹

تیرا اک خادم ہے یاں، اقبال جس کا نام ہے	۳۲۶
تیرا جوہر "انا النّور" کی دیتا ہے صدا	۳۴۷
تیرا دامن جس نے تھاما وہ ٹھکانے لگ گیا	۳۲۶
تیرا دورانِ طرب تھا کس قدر ناپائدار	۱۶۳
تیرا رتبہ تیغِ ماونو سے بالاتر ہے	۳۴۹
تیرا رتبہ جوہرِ آئینۂ لولاک ہے	۴۲
تیرا سر جو سرِ شرابِ موت کا ساغر ہے	۳۴۹
تیرا طالع، ساطع و لامع رہے خورشید وار	۳۶۳
تیرا کوئی راہبر نہ میرا	۴۸۸
تیرا لہو سفید جو شیریں ادا ہوا	۷۶
تیرا مرض ہے قلتِ سرمایۂ حیات	۴۹۵
تیر کو ڈھونڈتے ہاتھوں میں کٹاری آئی	۲۵۲
تیرگی میں ہے یہ شب، دیدۂ آہو کی طرح	۴۱۹
تیرہ روزی کا ہے تجھی پہ مدار	۷۰
تیری اگر خوشی ہو، مرنے پہ میں ہوں راضی	۱۳۶
تیری الفت کی اگر ہو نہ حرارت دل میں	۱۰۸
تیری برکت سے ہوا آفاق میں نامِ عروج	۳۲۵
تیری بساط کیا ہے کہ اس کو ہرا کرے	۱۴۱
تیری بلا سے کوئی رہے پیچ و تاب میں	۲۹۴
تیری بے تابی کے صدقے، ہے عجب بے تاب تو	۲۰۵
تیری بے سامانیوں سے کیوں نہ میرا دل جلے	۴۴
تیری پابوسی سے پہنچے آدمی افلاک پر	۳۲۵
تیری پابوسی میں پنہاں ہیں رموزِ "لافتیٰ"	۳۲۶
تیری تاثیر ہو گئی آخر	۶۸
تیری تسخیر تو ابلیس کو لرزاں کر دے	۳۵۷
تیری تیزی کی ہے مُلّا جانِ اندلس کو خبر	۳۴۷
تیری چمک کے سامنے شرما گئے ہیں یہ	۱۳۷
تیری خاموشی میں ہے عہدِ سلف کا ماجرا	۱۷۱
تیری خبر ہمیں جو نہ اے بے وفا لگی	۲۶۰
تیری دنیا قوتِ مذہب سے باقی ہے بکام	۳۹۶
تیری دیں داری کا یہ ذلت ہی کیا انجام ہے	۸۷
تیری رفعت سے جو یہ حیرت میں ہے ڈوبا ہوا	۱۳۳
تیری شخصیت نے کھینچا ہر دلِ آگاہ کو	۳۹۴
تیری طرح سے ہم نہ رہیں گے حجاب میں	۲۹۳
تیری طرح کمال مرا بے مثال ہو	۱۳۸
تیری قسمت کا نہیں ہے تیری کوشش پر مدار	۳۶۲
تیری گلی سے خون بھی میرا رواں نہ ہو	۲۵۸
تیری محفل میں کبھی چلتا، کبھی رکتا ہے یہ	۲۴۴
تیری محفل میں باریابی ہے	۲۵۷
تیری مشتِ خاک نے کس دیس میں پایا قرار	۳۲۹
تیری ہستی ہی پہ موقوف ہے نظمِ عالم	۳۵۸
تیری ہوا بندھی ہے تو مرجھا گئے ہیں یہ	۱۳۷
تیری ہی برکت سے یاں ہر اک کا بیڑا پار ہے	۳۲۶
تیری یکتائی ہی آخر میری تنہائی ہوئی	۲۶۸
تیرے آنے سے کیا یتیمی کو	۶۵
تیرے ابرو، تیرے ناخن، تیرے خنجر کا جواب	۲۵۱
تیرے استاد کہ ہیں قلب و نظر سے محروم	۴۷۵
تیرے اشعار میں اقبال یہ رنگت تو نہ تھی	۲۶۵
تیرے بھی صنم خانے، میرے بھی صنم خانے	۴۸۴
تیرے پرتو سے ہے ہر چیز میں نورِ عرفاں	۴۰۴

تیرے پیاروں کا جو یہ حال ہوا اے شافعِ حشر ۱۱۴
تیرے پیمانے میں اے ساقی شرابِ ناب تھی ۳۹۴
تیرے جیسا مل گیا تقدیر سے رہبر مجھے ۱۲۷
تیرے حسنِ گلشن آرا پر جھکا جاتا ہے دل ۱۷۲
تیرے خنجر نے جگر ٹکڑے کیا، اچھا کیا ۲۵۶
تیرے دامن کی ہواؤں سے اُگا تھا یہ شجر ۱۷۱
تیرے دشمن کو اگر شوقِ گل وگلزار ہو ۱۳۵
تیرے دم سے نت نئی ایجاد ہے آفاق میں ۳۲۶
تیرے ذرا سے نم سے نہ ہوگا ہرا یہ کھیت ۱۳۱
تیرے سائے سے منور دیدۂ افلاک ہے ۴۲
تیرے سکوت میں ہے سو داستاں پرانی ۱۲۸
تیرے قدموں پہ تصدق ہے جگر سوزی مری ۳۳۶
تیرے قربان مرے گیسوؤں والے آقاؐ ۳۶۴
تیرے قربان میں اے ساقیِ مے خانۂ عشق ۱۱۱
تیرے قرباں کہ دکھادی ہے یہ محفل تو نے ۱۱۹
تیرے کانوں تک چلی جائے اگر میری خبر ۲۵۱
تیرے گھروں کی پردہ نشینوں کی تھی، گئی ۵۵
تیرے مریض کو تپِ فرقت ہے کیا گئی ۲۵۹
تیرے ناخن نے جو کھولی میمِ احمد کی گرہ ۱۲۴
تیرے نظارۂ رخسار سے حیراں ہوتا ۱۰۹
تیرے نظارے کا موسیٰ میں کہاں مقدور ہے ۴۲
تیرے ہاتھوں کوئی جویائے مئے تسکیں نہ ہو ۱۷۴
تیرے ہر جلوے کی ہر دم یاد ہے آفاق میں ۳۲۶
تیرے ہر ذرے میں ہے کوہِ المپس کی فضا ۱۷۱
تیرے ہنسنے کو رو رہا ہوں میں ۱۹۴
تیرے ہی دم قدم سے چمکا نصیب ورنہ ۲۷۸
تیرے ہی زیرِ قدم ہے خسروی کی افسری ۳۲۵
تیغِ ابرو نہیں ہے تو رگِ جاں کے لیے ۲۵۳
تیغ جگر شگاف تری، پاسبانِ ہند ۳۵۰
تیغِ ستم سے بڑھ کے رہیں تیری تیزیاں ۵۱
تیغ کے بھی دن کبھی تھے اب قلم کا دور ہے ۹۴
تیغ میں بل پڑ گیا، قاتل کو دردِ شانہ ہے ۲۳۳
تیغ نگاہِ یار مجھے کیوں نہ آ لگی ۲۶۰
تین راج کے بیت سال کی ۷۸
تھا آسمان پر نہ کہیں ابر کا نشاں ۱۳۰
تھا امتیاز کچھ نہ ہلال و صلیب میں ۳۸۸
تھا اہلِ فنا کو اشتیاقِ پابوس---- ۵۳۵
تھا بجا، کہتے تھے گر ہم نشانِ مذہبی ۳۶۰
تھا یہ ارشاد کہ منسوخ ہوا حکمِ جہاد ۴۳۶
تھک کے اب پرواز سے تجھ پر نہ بیٹھے گی کبھی ۲۰۱
تھم ذرا بے تابیِ دل کیا صدا آتی ہے یہ ۴۳
تھوڑی سی دیر اور ہو خط کے جواب میں ۲۹۳
تھوڑی سی روشنی پہ فدا ہو رہا ہے یہ ۱۸۹
تھی آس آس پاس، گیا یاس کا سماں ۱۴۳
تھی ابھی تیری گفتگو دل میں ۶۷
تھی بوڑھے کی تقریر میں تاثیر غضب کی ۱۵۰
تھی تو پتھر ہی مگر مدحت سرا کے واسطے ۱۳۵
تھی کبھی جس قوم کے آگے جبیں گستر زمیں ۱۳۲
تھی گھوڑے کی باتوں میں قیامت کی صفائی ۱۳۷
تھی مؤخر گرچہ آمد پر مقدم تو ہوا ۴۲

تھی نوازش کو جو فکرِ امتحانِ اہلِ درد	۱۲۱
تھی وہ اک موجِ نسیمِ بوستانِ اہلِ درد	۱۲۳
تھی وہ بیداری جسے خوابِ گراں سمجھا تھا میں	۴۸۴
تھی وہ سولی در حقیقت نردبانِ اہلِ درد	۱۲۲
تھی ہم آہنگ ندائے ''کن'' فغانِ اہلِ درد	۱۲۲
تھی یتیمی کچھ ازل سے آشنا اسلام کی	۴۶
تھے اشاعت پہ کمر بستہ غریب اور امیر	۳۷۴
تھے وہ مجھ پر نثار ہونے کو	۲۷۵

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY AZAMGARH U.P.
دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ، یوپی

ٹ

مصرع	صفحہ
ٹپ دے سے اس کی ناک پہ وہ بوند گر پڑی	۱۳۲
ٹکڑے ٹکڑے جس کے ہو جائیں وہ پیمانہ ہوں میں	۳۵
ٹکڑے ٹکڑے مرا سفینہ ہوا	۶۹
ٹکڑے ٹکڑے وہ چھین کر سکتا ہے	۳۳۲،۳۳۱
ٹل گئے جس دم کہا پہلے سے کچھ آرام ہے	۸۸
ٹل نہیں سکتا وَ قدکُنتُم بِہٖ تَستَعجِلُونَ	۳۲۳
ٹلتی نہیں ہے شور بکا سے اجل کبھی	۶۱
ٹوپی ہے مری تاج سکندر سے زیادہ	۵۳۱
ٹوٹ جائے آئنہ میرا، تجھے پروا ہے کیا	۲۱۰
ٹوٹ کر آئنہ سکھلا گیا اسرار حیات	۳۰۵
ٹوٹا جو ناصرہ کی تقدیر کا ستارہ	۱۲۹
ٹوٹی پھوٹی زباں میں کہتا ہے	۷۲
ٹہنی پہ گل کی بیٹھوں، آزاد ہو کے گاؤں	۱۸۶
ٹیپی ٹیپی نے اڑالی "ارمغانِ قادیاں"	۳۵۱
ٹیڑھا رستا نہ تم پسند کرو	۱۸۲
ٹیکا سمجھ کے میں ترے بختِ سیاہ کو	۷۶
ٹیلا سا ایک ہے جو محبت کی راہ میں	۲۸۳
ٹھنڈی ٹھنڈی چاندی کی وہ آہ کرنیں خوشگوار -	۱۶۱
ٹھنڈی ٹھنڈی روح افزا وہ نسیم خوشگوار	۱۶۰
ٹھنڈی ہوا کے پیچھے وہ تالیاں بجانا	۱۸۶
ٹھوکریں کھا کر خرد بھی پا گئی اپنی مراد	۳۸۳

مصرع	صفحہ
ٹھہرتا، ذرا اس کے، کم بخت! آتا	۲۹۵
ٹھہرو ٹھہرو، سنبھلو سنبھلو، یہ فسانا اور ہے	۲۵۶

ث

صفحہ	مصرع
۷۶	ثابت قدم ہوں، مجھ کو قسم رب پاک کی
۲۲۶	ثبوتِ قلبِ سے لامکاں سے آیا

ج

مصرع	صفحہ
جا تو نکلوں وادیٔ ایمن میں میں بھی اے کلیم	۲۸۷
جا رہا ہے تو کہاں آرامِ جاں کے واسطے	۹۶
جا کے جب دیکھا تو اک اجڑا ہوا بت خانہ تھا	۵۳۵
جا کے یوں کہنا کہ، اے گلہائے باغِ مصطفیٰ	۳۵
جا ہی پہنچے گی صدا پنجاب سے دہلی تلک	۱۲۸
جادو عجب نگاہِ خریدار دل میں تھا	۳۳۵
جادو نگاہِ دیدۂ صیاد تھی کوئی	۵۶
جادۂ خوابیدہ ہر ہر گام پر دشوار تھا	۳۹۰
جادہ تو، رہرو بھی تو، رہبر بھی تو، منزل بھی تو	۳۸۲
جاسوس بن گئی تو اقلیمِ زندگی کی	۱۲۹
جاگ اٹھ تو بھی کہ دورِ خود فراموشی گیا	۳۹۳
جاگی نہ تو تو صورِ سرافیل کی طرح	۷۶
جام بکف ہے گل، اگر، غنچہ سبو بدوش ہے	۳۳۶
جام ٹوٹا ہوا ہوں میں لیکن	۱۹۱
جام جہاں نما بھی دے، دستِ جہاں کشا بھی دے	۳۶۴
جام دل کو بادۂ نو سے ذرا بیگانہ کر	۳۸۱
جام گردوں میں عیاں مثلِ مئے ناب ہے یہ	۳۸۵
جامع و مانع کوئی تعریفِ مسلم چاہیے	۳۱۸
جان بل ہانکتا ہے ایک ہی لاٹھی سے ہمیں	۴۲۷
جان دیتا ہوں تڑپ کر کوچۂ الفت میں میں	۲۵۵
جان دے کر تمھیں جینے کی دعا دیتے ہیں	۲۳۱
''جان سلطاں سرکشن پرشاد'' گفت ۱۳۳۱ھ	۵۲۰
جان سے تنگ آ گئی ہے مہترانی آپ کی	۳۰
جان لیتی ہے جستجو اس کی	۷۲
جان زار آ کے لبوں پر اٹک گئی	۵۶
جانا تو در کنار، اگر قتل ہوں وہاں	۲۵۸
جانتا ہوں جلوۂ بے پردہ ہے کاشانہ سوز	۳۰۶
جانتی ہے موت اپنے آپ کو آئی ہوئی	۲۶۸
جانتی ہے مہر کو اک مہرۂ ششدر زمیں	۱۳۳
جانے مشاعرے میں ہماری بلا گئی	۲۶۰
جاں در ہوائے ذوقِ خواب مزار ہوں میں	۵۴۳
جاں در ہوائے لذتِ خواب مزار ہے	۱۸۹
جاوداں ہو یہ زندگی نہ کہیں	۶۸
جایئے اور پھر کے آیئے گا	۴۸
جب آہ کا مزا ہے کہ پیدا دھواں نہ ہو	۲۵۹
جب ادھر سے بھی پڑیں گے آپ کو سابن کے نول	۳۰
جب اڈیٹر ناظمِ دستار ہے	۷۷
جب بے نقاب تم ہو تو ہوں میں نقاب میں	۲۹۳
جب پڑی بوتا پہ تیری چشمِ جوہر کی نظر	۳۴۷
جب تک چمن کی جلوۂ گل پر اساس ہے	۳۵۳
جب تک روحِ قیس بدن سے رواں نہ ہو	۲۵۸
جب تک فروغِ لالۂ احمر لباس ہے	۳۵۳

جب تک کلی کو قطرۂ شبنم کی پیاس ہے ۳۵۳
جب تک نسیم صبح عنادل کو راس ہے ۳۵۳
جب تلک مثل قمر کھاتی رہے چکر زمیں ۱۳۳
جب تم کو نچاتی ہے فرنگی کی اشارت ۴۵۹
جب چھپ گیا مطبع میں یہ مجموعۂ اشعار ۵۱۳
جب خبر لیوے گا قہر آسمانی آپ کی ۳۱
جب دعا بہر اثر مانگی تو یہ پایا جواب ۲۳۹
جب سیاہی گر چکی، قط‌زن سیاہی پر گرا ۲۰۵
جب سے دل میں ہوا گزر تیرا ۲۶۱
جب سے روتا ہوں کہ آتا بھی نہ تھا رونا مجھے ۲۸۷
جب سے ہوا ہے دین وسیاست میں افتراق ۴۷۷
جب کہا آپ ستم گر ہیں تو فرماتے ہیں ۲۵۴
جب کہا حضرت! کہ ہیں اب ڈھنگ ہمدردی کے اور ۸۴
جب مئے درد سے ہو خلقت شاعر مدہوش ۳۸۳
جب ہمت مردانہ خود آغوش میں آئے ۵۴۰
جب یہ نہیں تو قوم نہیں بلکہ لاش ہے ۴۲۱
جبیں پر رہا نور پرتو فگن ۳۳۸
جبیں سے نمایاں تھے آثار فکر ۳۴۰
جتنے ہیں ہمعصر دیکھیں غور سے ۷۷
جدا تہذیب حاضر سے ہے انداز مسلمانی ۴۹۰
جدا ہے آب بھی تاب گہر سے ۵۰۰
جدائی کے صدمے سہوں کس طرح ۱۸۵
جدائی میں نالاں ہو بلبل نہ کیوں ۱۰۳
جدھر دیکھتا ہوں وہی روبرو ہے ۴۰۵
جذب قلندرانہ دے، زور غضنفرانہ دے ۴۶۵
جذبہ مسلم کی تو اک مختصر تفسیر ہے ۳۶۱
جزاک اللہ لکھا ہے، رسالہ مختصر کیا ۵۰۶
۱۸۸۵ + ۴ + ۷ = ۱۸۹۶ء
جس بزم کی بساط ہو سرحد چیں سے مصر تک ۲۳۱
جس پہ بربادی ہو صدقے وہ ترا ویرانہ ہے ۴۴
جس پہ خالق کو بھی ہو ناز وہ انساں ہوں میں ۱۰۶
جس پہ صدقے ہو شاہد تحسیں ۴۷
جس جنوں نے تم سے چھنوائی ہے افریقہ کی خاک ۴۷۸
جس خوان پہ کھاتا ہے "ٹکارام" ضیافت ۴۵۶
جس زندگی میں کاوش سود وزیاں رہے ۴۳۰،۳۲۰
جس سے برباد ہوئے ہم وہ معیبت کیا ہے ۱۱۳
جس سے پردہ روئے قانون محبت کا اٹھا ۱۷۰
جس سے تاج عرش کو زینت ہو وہ گوہر ہے تو ۴۱
جس سے دل قوم کا پگھلے وہ صدا کون سی ہے ۱۱۸
جس سے سارا ہند واقف کار ہے ۷۷
جس طرح احمد مختار ہے نبیوں میں امام ۳۸۴
جس طرح بلبل تڑپتا ہے گلستاں کے لیے ۳۶
جس طرح ساحل سے عاری بحر ناپیدا کنار ۳۳۱
جس طرح سے ممکن ہو جماعت کو بچاؤ ۴۵۸
جس طرح کفر ہجو پیغمبر ۴۸
جس طرح گردوں پہ صدر محفل اختر قمر ۳۱۷
جس طرح گھوڑے کے حق میں سنکھیا، بادام ہے ۸۴
جس طرح مجھ سے نبوت میں کوئی بڑھ کر نہیں ۴۴
جس طرح مجھ کو شہید کربلا سے پیار ہے ۴۶
جس طرح نور رشتۂ تار نظر میں ہو ۵۴

جس طرح نیند کی لذت میں کھلونا رنگین	۱۶۸
جس طرح وقتِ سحر پھولوں پہ شبنم آشکار	۱۶۱
جس طرح ہو کوئی سرمستِ ادا مستِ خمار	۱۶۱
جس کا اک مدت سے دھڑکا تھا وہ دن آنے کو ہے	۱۹۴
جس کا دلوں پہ راج ہو مرتا نہیں کبھی	۶۲
جس کا کوچہ مثلِ کوئے یار ہے	۷۷
جس کا نظارہ مرادِ چشمِ خاص و عام ہے	۴۵
جس کو دکھلائے خالقِ اکبر	۴۷
جس کو شہرت بھی ترستی ہے وہ رسوا اور ہے	۲۵۵
جس کو کہتے ہیں بلندی، وہ اسی پستی میں ہے	۱۸۹
جس کی بزم مسند آرائی کے نظارے کو آج	۱۳۲
جس کی تاثیر سے ہو عزت دین و دنیا	۱۱۸
جس کی تاثیر سے یک جان ہو ملت ساری	۱۱۸
جس کی راہ آستاں کو حق نے وہ رتبہ دیا	۱۳۲
جس کی ضیا سے آنکھ چکا چوند تھی تری	۶۱
جس کی طور افروزیوں پر دیدۂ موسیٰ نثار	۳۲۹
جس کی لیلیٰ مایۂ وحشت ہو، وہ محمل ہے تو	۱۷۴
جس کی نماز تھی کبھی عکسِ نظامِ کائنات	۴۶۲
جس کی ہر تدبیر تسکینِ دلِ ناکام ہے	۴۵
جس کی ہر تدبیر کی تقدیر ہو آئینہ دار	۳۳۱
جس کی ہستی سے بقائے نعرۂ تکبیر تھی	۳۶۰
جس کے بدخواہوں کی شمعِ آرزو کے واسطے	۱۳۱
جس کے بلبل عندلیبِ عقلِ کل کے ہم صفیر	۳۲۹
جس کے پھولوں میں ہوا ہے ہم نوا میرا گزار	۳۲۹
جس کے ثانی کو نہ دیکھے مدتوں ڈھونڈے اگر	۱۳۲
جس کے دل سے کانپتے ہیں حادثاتِ روزگار	۳۹۰
جس کے ذرے سے وہم کا قصرِ کہن آئیں گرا	۳۷۰
جس کے ذرے مہرِ عالم تاب کو سامانِ نور	۳۲۹
جس کے غنچوں کے لیے رخسارِ حور آئینہ دار	۳۲۹
جس کے فیضِ پا سے ہے شفاف مثلِ آئنہ	۱۳۲
جس کے کانٹے دل میں چبھتے ہیں، وہ صحرا اور ہے	۲۵۶
جس کے لیے ہر۔۔۔۔ (مصرع نامکمل)	۴۷۶
جس کے نظارے میں اک عالم سراپا دیدہ تھا	۳۸۸
جس کے ہر دانے میں سو بجلی ہے، وہ حاصل ہے تو	۱۷۴
جس کے ہر ذرے سے اٹھی دینِ کامل کی صدا	۳۲
جس کے ہر قطرے میں تاثیر ہو یک رنگی کی	۱۱۸
جس کے ہر قطرے میں سو موتی ہوں وہ دریا ہے تو	۴۱
جس کے ہر مصرع کو سمجھے مطلعِ خاور زمیں	۱۳۲
جس مٹی نے اپنے اندر پایا اپنا آپ	۴۷۹
جس ملت پر فاش ہوئے ہیں وحدت کے اسرار	۴۸۰
جس میں پردے کی شان ہے گویا	۲۶۱
جس میں کھو جاتی ہے سالک کی نظر	۴۷۱
جس نے اسمِ اعظمِ محبوب کی تاثیر سے	۳۲۹
جس نے انساں کو دیا رازِ حقیقت کا پتا	۱۷۰
جس نے پایا اپنی محنت سے زمانے میں فروغ	۹۵
جس نے پوری منصفی کی فطرتِ انساں کے ساتھ	۳۷۰
جس نے ترے وطن کو جنت بنا دیا تھا	۱۲۹
جس نے عہدِ وصل باندھا حادثاتِ دوراں کے ساتھ	۳۷۰
جس نے کچھ تسکین بخشی اندوہِ جانکاہ میں	۳۶۲
جس نے کہا فرنگ سے ترکِ جہاد کر	۴۷۳

جستجو اپنی جستجو ہی نہ تھی ۲۸۲

جستجو چاہیے مثالِ قمر ۴۷

جستجوئے قفس ہے میرے لیے ۲۷۵

جسم پر جامۂ نوری بھی ہو، احرام بھی ہو ۳۶۴

جسے دیکھتا ہوں وہی خوب رو ہے ۴۰۴

جسے دیکھنا، دیکھنا تھا، نہ دیکھا ۲۶۹

جسے کہتے ہیں خاموشی وہ اس بستی کی بولی ہے ۲۸۱

جسے محبت کا درد کہتے ہیں، مایۂ زندگی ہے، مجھ کو ۳۳۴

جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا ۲۱۷

جفا جو کہہ دیا میں نے مگر تم نے برا مانا ۲۸۰

جفاکشی کا خضر کہیے ان کسانوں کو ۲۲۷

جگت ایشر ہے تو، ہر آتما کو پیت ہے تیری ۲۸۰

جگندر کی لو نے کیا ہے اجالا ۴۵۷

جل رہی ہوں میں تو اپنی انجمن کے واسطے ۳۸۰

جل کے مرجانا چراغِ علم پر مشکل نہیں ۹۹

جل گیا سبزۂ لب جو بھی ۷۲

جلا دے کسی برق سے آشیانہ ۴۰۹

جلایا کہیں اس نے رختِ بلال ۳۳۹

جلتی اسی شرار سے ہے شمعِ ماسوا ۱۹۶

جلنے کو جل بجھوں گا پہ جوہر دکھاؤں گا ۷۶

جلوہ افروز ہو یوں حیرتِ دوراں ہو کر ۳۶۴

جلوہ دکھاتا ہے فلکِ زرنگار کا ۱۶۷

جلوہ فرما شد چو در انگشتِ یار انگشتری ۱۰۲

جلوہ گاہیں اس کی ہیں اپنی زیارت کے لیے ۳۷۰

جلوۂ گل کا ہے اک دام نمایاں بلبل ۳۱۱، ۳۱۲

جلوہ نہیں جو دل میں مرے جلوہ ساز کا ۱۶۷

جمالِ یوسفِ یثرب کو دیکھ آئینۂ دل میں ۲۱۸

جمع لالا کے کیے، لال، ہیرے، مُنیالے ۵۲۶

جمع ہیں عاشق مرے سب ہند اور پنجاب کے ۴۵

جن پہ ہو رقصِ شعاعِ نورِ خورشید جبیں ۱۶۴

جن کا یہ دیں ہو کہ اپنوں سے کریں ترکِ سلام ۱۱۴

جن کو آتا ہو سرِ بزم لطیفہ کہنا ۱۱۶

جن کی دینداری میں ہے آرزوئے زرِ پنہاں ۱۱۴

جن کی سیرت بھی دل کو پھڑکا دے ۲۵۵

جن کی نظر میں تھے کبھی پردگیانِ کائنات ۴۶۱

جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل ۲۳۶

جن کے پانی میں وہ صفائی تھی ۱۸۱

جنابِ داغ کی اقبال یہ ساری کرامت ہے ۲۶۷

جنابِ شیخ کو پلواؤ خاص لندن کی ۴۱۶

جنابِ فوق نے چھپوا دیا کلام اپنا ۵۳۲

جنت وہ کیا کہ جس میں ترا آستاں نہ ہو ۲۵۸

جنتی ہوگا، فرشتوں میں نمایاں ہوگا ۲۴۹

جنسِ دل ہے جہان میں کمیاب ۲۷۳

جنس کمیاب ہے آ، نرخ کو بالا کر دیں ۲۳۵

جنگل کی رہائش میں ہے سو طرح کا کھٹکا ۱۴۹

جنگل میں کہہ رہی تھی ہاتھی سے کل یہ ہتھنی ۴۱۶

جنوں! تیرِ نگاہِ یار نے چھلنی کیا سینہ ۲۴۷

جنوں کو زخمِ دل کہتا ہے، قائل میں بھی ہوں تیرا ۲۴۷

جنوں کہنے لگا، یہ تار ہے تیرے گریباں کا ۲۴۷

جنھوں نے مثلِ شبنم اس چمن میں آپ کو دیکھا ۲۹۱

جنھوں نے میری زبانِ گویا کو کشورستاں صدا کا جانا ۳۱۰
جنھیں ہر نظر میں ہو منظور رہنا ۲۸۸
جو آ کے فاختہ بیٹھی تو جھک گئی ٹہنی ۴۲۶
جو اپنی کشتِ زارِ دل کو میں نے اے فلک دیکھا ۲۹۱
جو اخبار معیارِ تہذیب ہے ۵۱۱
جو اس چمن سرا میں بلند آشیاں رہے ۳۲۰،۴۳۰
جو اس کی بھلائی ہے، وہ ہے اپنی برائی ۱۴۸
جو ایک کو تین تین کر سکتا ہے ۳۲۱،۴۳۲
جو بات ہو، صدا ہو لبِ جبرئیل کی ۵۴
جو برف ہے مرے سر پہ بدن پہ سبزی ہے ۱۸۰
جو بروں کے پاس بیٹھے گا، برا ہو جائے گا ۱۴۴
جو بزم اپنی ہے طاعت کے رنگ میں رنگیں ۸۰
جو بلبل کا غم تھا، وہ گل کی خوشی تھی ۲۰۷
جو پہنی صورتِ تصویر کاغذ کی قبا تو نے ۲۱۶
جو پھاہا بن کے آ نکلے کوئی پرزہ گریباں کا ۲۴۷
جو تری آنکھوں کے آگے ہو، ہوس انگیز ہے ۲۱۰
جو ترے باغِ معانی کی ہوا کھاتا نہیں ۳۲۶
جو ترے غرورِ بلند پر ہے نوا کا یہ بھی اثر ۳۹۷
جو ترے فیضِ قدم سے غیرتِ سینا ہوا ۴۲
جو تیر اور دھاتا تا کا ہے اس نے میرے پہلو کو ۲۱۵
جو تیری تمنا ہے، میری نہیں ۴۶۹
جو تیری قوم کا دشمن ہو اس زمانے میں ۳۵
جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنت میں دل نہ بہلا ۳۳۲
جو چاک میرے جگر کے دیکھے، کلی نے بادِ صبا سے پوچھا ۳۰۸
جو داستاں تمہارے شہیدوں کی تھی، گئی ۵۵
جو درد دار کا ہو وہ اپنے جگر میں ہو ۵۴
جو دستِ حنائی سے دامن نچوڑا ۷۹
جو دل انساں میں مضمر مثلِ موجِ نور ہے ۱۷۲
جو دل میں ہو نہاں وہ نمایاں نظر میں ہو ۵۴
جو دوڑ کے لیے میدانِ علم میں جائیں ۳۴
جو دولت بڑھے گی تو عزت بڑھے گی ۱۵۴
جو دیکھتا ہوں خرامِ سکوں نمان کا ۲۲۶
جو دیکھنا ہو تو چشمِ نیاز پیدا کر ۳۰۰
جو ڈالی خاک مٹھی سے، کہا نالوں نے چلا کر ۴۳۶
جو راہ پیمائے دشت کے آفات سے غافل رہے ۳۹۴
جو رہے صدیوں سے کوشاں تیری عز و جاہ میں ۳۶۰
جو زمانے میں آن والے ہیں ۲۶۷
جو زندہ ہیں تو فقط آپ کی خوشی کے لیے ۴۱۶
جو سامنے تھی مرے قوم کی بری حالت ۳۲
جو سرودِ عندلیبِ گلشنِ برباد ہو ۳۶
جو سمجھنے کی تھی، وہ بات نہ سمجھی تو نے ۲۰۶
جو سمجھوں اور کچھ خاکِ عرب میں سونے والے کو ۲۱۲
جو سمجھیں تو سونے کی ہے کانِ محنت ۱۵۴
جوششِ صرصر سے ہے اے بحر جولانی تری ۳۸
جو شیر ہیں صیدِ اور کا مارا نہیں لیتے ۵۳۱
جو ضرورت ہوئی بس کہہ دی خدا سے اقبال ۴۰۴
جو عجز میں نہاں ہے، وہ رفعت دکھا نہیں ۲۰۰
جو فلکِ رفعت میں ہو، لایا ہوں وہ چن کر زمیں ۱۳۵
جو قلبِ خیالاتِ اجابت کا محل ہو ۳۹۶
جو قمری کو ملتا تھا طوقِ غلامی ۲۰۷

جو کثرت میں آ کر بھی تنہا رہا	۳۳۸
جو کچھ بھی ہے عطائے شہِ محترم سے ہے	۳۵۱
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ	۱۵۴
جو کہ اصل و نسل میں محدود ہے	۵۲۴
جو گزری ہے مجھ پر کہوں کس طرح	۱۸۵
جو مٹ گیا تو حسینوں کا اعتبار ہوں میں	۲۷۴
جو مثلِ بو نظارے چھوڑ کر گلشن کے نکلے ہیں	۲۹۱
جو محنت نہ ہوتی تجارت نہ ہوتی	۱۵۴
جو مردِ خدا توڑے بت خانۂ رنگ و بو	۴۸۰
جو مرد ہے، نہیں ہوتا ہے غیر کا ممنوں	۳۴
جو مری آنکھوں میں پھرتا ہے وہ نقشا اور ہے	۲۵۶
جو مرے دل میں ہے، کہہ دوں تو کوئی کہہ دے گا	۱۱۶
جو مسافر سے پرے رہتی ہے، وہ منزل ہے تو	۱۷۴
جو مسلمان ہے دنیا میں، مرا بھائی ہے	۳۵۹
جو مصیبت کو بھول جاتے ہیں	۷۴
جو مضموں میرے دل سے حرفِ موزوں بن کے نکلے ہیں	۲۸۹
جو منتظر ازل سے تھا اس کے قدوم کا	۳۵۵
جو میری نظر ہے، وہ تیری نہیں	۴۶۹
جو نکلی نالہ بن کر غنچۂ منقارِ بلبل سے	۳۰۸
جو نہ سمجھا احمدِ بے میم کے اسرار کو	۴۱
جو نہ موسیٰ نے بھی دیکھا تھا، تمہیں دکھلائے گی	۴۵
جو وحشت ہے تو پھاڑ دے اب کفن بھی	۲۷۱
جو وطن ہے دشمنِ آبرو تو اماں ہے ملکِ حجاز میں	۳۱۲،۴۱۲
جو وفا پیشہ سمجھتا ہے خودی کو ایماں	۲۴۹
جو وحشت میں بھی موئے میانِ یار کو دیکھا	۲۴۷
جو ہاتھوں سے اپنے کمایا وہ اچھا	۱۵۵
جو ہو اپنی محنت کا پیسا وہ اچھا	۱۵۵
جو ہو اخبار روزانہ تو کہتے ہیں کہ "ڈیلی" ہے	۲۶۲
جو ہوا قیدیٔ زنجیر پری خانۂ دل	۱۰۶
جو ہے بحر اور بحر کی لہر بھی	۳۳۸
جو ہے خالقِ دہر اور دہر بھی	۳۳۸
جو ہے گلشن طور اے دل تجھے ہم	۲۶۳
جو ہے وطن ہمارا وہ جنت نظیر ہے	۳۱۵
جوابِ خطۂ کشمیر میرا گنج دل کش تھا	۱۵۷
جواب ملتا ہے "لولاک"، "ما عرفنا" کا	۳۰۴
جوانی میں مثلِ کماں ہو گیا	۱۰۳
جوش ایسا چاہیے، ایسی حمیت چاہیے	۱۴۵
جوشِ ایماں جو دکھاؤں تو الٹ دوں یہ جہاں	۴۰۳
جوش پر اپنی جوانی کی تھی جب فصلِ بہار	۱۶۰
جوشِ توحید سے ہر قطرے کو طوفاں کر دے	۳۵۷
جوشِ جنوں میں آج سنا دی پتے کی بات	۴۲۰
جوش زنِ بحرِ محبت تھا مگر دل اپنا	۲۸۴
جوشِ سودائے محمد کے واسطے درماں ہے تو	۳۴۷
جوشِ سودائے محبت میں گریباں اپنا	۱۱۰
جوشِ لذت میں فدا ہو ہو گئی تاثیر آج	۸۹
جوش میں اپنی رگِ ہمت کو لانا چاہیے	۴۶
جوش میں کیا آئے اک سوڑے کی بوتل کھل گئی	۸۴
جوش میں لطفِ خدا خطۂ کشمیر میں دیکھ	۳۱۵
جوشِ نمود سے ہوا حسنِ بہار بے حجاب	۳۴۶
جوش و خروشِ عشقِ غلامِ نبی، اگر	۳۰۰

جوش ہمدردی میں پنہاں دولتِ ایماں ہے بس ۹۶
جوں آنکھ میں سحر کی سرمہ لگا ہوا ہو ۱۹۷
جوں قمر سائر ہے قطبِ آسمانِ اہلِ درد ۱۳۱
جوں مؤذن کو انتظارِ سحر ۴۸
جوں نے، کمندِ نالۂ دل میں اسیر ہوں ۱۹۶
جوئے بے مایہ نہ ہو ابرِ کرم سے نومید ۴۰۶
جو ہر آئینۂ خنجرِ قاتل ہو کر ۱۰۷
جو ہر رفعت بلا گردانِ شانِ اہلِ درد ۱۳۱
جو ہر رنگیں نوائی پا چکا جس دم کمال ۲۲۵
جو ہر کو راز دارِ رگِ جاں کیے ہوئے ۵۸
جہاں آرزو ہے وہاں جستجو ہے ۴۰۳
جہاں اس سے خوشتر ابھی اور بھی ہیں ۴۹۰
جہاں با جہات اور تو بے جہات ۴۳۹
جہاں بے ثبات اور تو با ثبات ۴۳۹
جہاں چرخے کی خواب آور صدا، پردہ تھی آہوں کا ۱۵۶
جہاں خوں ہو رہا ہے کارزارِ زندگانی سے ۲۱۳
جہاں زندگی ہے وہاں آرزو ہے ۴۰۳
جہاں سبزے کی صورت طور اگتے ہیں زمینوں میں ۳۰۲
جہاں سے چلتی تھی اقبال گرز تیمر بھی ۲۷۴
جہاں عشق و جنوں ہے حقیقت روشن ۴۳۳
جہاں کو اسی کام سے رام کرنا ۱۵۵
جہاں کو جس نے بسایا، یہ اس کی بستی ہے ۲۹۴
جہاں کو ہوتی ہے عبرت ہماری پستی سے ۳۱۰
جہاں کی رہ گزر میں پامال صورتِ نقشِ پا رہے ہیں ۲۷۳
جہاں کے باغ کی گویا سنگھار ہے ہر چیز ۱۸۰
جہاں کے کوچوں میں غیرت ہے، ننگ دستی ہے ۲۹۴
جہاں محنت ہم آغوشِ کفایت ہو کے رہتی تھی ۱۵۶
جہاں مومن فقیر رہ نشیں ہے ۵۰۱
جہاں میرے اسرار سے بے خبر ہے ۴۳۸
جہاں میں اگر کیمیا ہے تو یہ ہے ۱۵۴
جہاں میں تیرِ ستم سے ایمن طیورِ بامِ حرم رہے ہیں ۲۹۲
جہاں میں جیسے کوئی آشنا نہیں ہوتا ۳۳۳
جہاں میں سب کچھ ہے اک علاجِ قضائے چرخِ کہن نہیں ہے ۳۰۷
جہاں نہیں ہے فقط رنگ و بو کی طغیانی ۳۷۴
جیبِ خلوت سے سرِ طور نہ باہر نکلے ۳۱۴
جیتے جی سر نہ جھکائیں گے کسی کے آگے ۲۴۹
جیتے جی کاٹ تو لی، کیا ہوا مر کر ہی سہی ۲۵۴
جیسے بچے کے گلے میں ناخنِ ضرغام ہے ۸۸
جیسے چپ چاپ شام کو ہوں شجر ۴۸
جیسے کسی گلی میں کوئی شکستہ پا ہو ۱۹۷
جیسے کوئی کسی کے دامن کو کھینچتا ہو ۱۹۷
جینا جو ہمارا ہے وہ ذلت کا ہے جینا ۱۴۷
جھانکتا ہے وہ درختوں کے پرے خورشید بھی ۱۷۰
جھپٹتی، پلٹتی، کڑکتی ہے یہ ۴۶۹
جھلک جس کی عیاں ہے، اے فلک، تیرے نگینوں میں ۳۰۲
جھلک رہی ہے نصیبوں میں سبزیِ کشمیر ۸۰
جھلکیاں امید کی آتی ہیں چہرے پر نظر ۴۲
جھوٹ ہے عید کا ہلال ہے تو ۶۵
جھول زربفت کی بخشش ہے فرنگی نے انہیں ۴۵۴

چ

مصرع	صفحہ
چادرِ صورت بمعنی صد ہزار انگشتری	۱۰۱
چار دن کی آہ مہماں ہے جوانی کی بہار	۱۶۴
چاررا گر صد ہزار آوردہ ام ایک دلیل	۱۰۱
چار سو پھولوں کا انبار نظر آتا ہے	۲۳۹
چارۂ عیسیٰ نفس ہے گوش بر آوازِ درد	۳۶۴
چاک جب دستِ محبت نے کیا داماں "میم"	۲۶۸
چاک دامن سے دکھتے نظر آئے اختر	۱۷۷
چاک دل پر نثار ہوتی ہے	۶۶
چاک ہو تو بھی گریبانِ سحر کی صورت	۲۸۴
چال سے خالی کہاں یہ لغزشِ مستانہ ہے	۲۳۳
چالاک ہیں یورپ کے حکیمانِ سیاست	۴۷۸
چاند بھی چاند بنا پا کے اشارا تیرا	۱۱۴
چاند چمکے وہاں تو ہو بے ہوش	۳۷۶
چاند ستارے اس مٹی کے ذرّوں پر قربان	۴۷۹
چاندی لے کر گولائی، سانپ کا پیچ اور خم	۱۶۴
چاند یہ وہ ہے کہ گھٹتا نہیں کامل ہو کر	۱۰۸
چاندنی تیری نہیں انسان کی بستی سے دور	۲۲۰
چاندنی راتوں کا وہ منظر، وہ پھولوں کی بہار	۱۶۰
چاندنی کرتی ہے میناروں سے کیا سرگوشیاں	۳۷۱
چاندنی کے پھول پر ہے ماہِ کامل کا سماں	۱۳۱
چاندنی میں تیری اک تسکین غم آمیز ہے	۲۲۰

مصرع	صفحہ
چاہتے ہو گر کہ سب چھوٹے بڑے عزت کریں	۱۳۶
چاہیں اگر تو اپنا کرشمہ دکھائیں ہم	۲۷۸
چاہیے اے خیال پاسِ ادب	۷۳
چاہیے بے قرار ہونے کو	۲۷۶
چاہیے پاس برق کا اے دل	۷۴
چاہیے پھر اُدماغِ عاقبت اندیش کا	۱۳۴
چاہیے دنیا کو اس ناداں کی صحبت سے حذر	۲۰۴
چاہیے سائل کو آدابِ طلب مدِّ نظر	۲۰۴
چاہیے میری نگاہوں کو انوکھی چاندنی	۲۰۵
چاہیے ہر کام میں ہو دین کی خدمت کا پاس	۸۶
چاہیے ہو باعثِ آرامِ جاں شاعری کے	۲۰۴
چاہے تو بدل ڈالے ہیئت چمنستاں کی	۳۱۹، ۳۳۰
چبھ رہی ہے نگہِ دیدۂ انجم مجھ کو	۱۱۱
چبھ گئی دل میں تڑپ کر مثلِ نوکِ نیشتر	۳۴۷
چپکے چپکے چبھو دیا نشتر	۴۷
چپکے سے چاندنی پسِ دیوار آ گئی	۲۶۰
چٹانوں پہ مخمل بچھانے لگی	۴۶۷
چراغ عقل کو روشن کیا ہے ظلمت میں	۳۴
چرخ سے سوئے زمیں شعر کو لاتا ہے سروش	۳۸۳
چرخ کی رازدار ہے دنیا	۷۲
چرخ کے انجم مری رفعت پہ ہوتے تھے نثار	۳۳۰

چرخ ہے کج خرام ابھی اور ستارہ خام ابھی ۴۶۰
چڑھا کے پھول مرے رنگ رفتہ کے سر قبر ۲۲۸
چڑھائی فوج الم کی ہوئی تھی کچھ ایسی ۳۲
چسکا ہوا گر تم کو بھی کچھ علم کے رس کا ۱۵۳
چشم احباب غم سے بھر آئی ۴۸
چشم اعدا میں چھپا کر خاک عنصر زمیں ۱۳۲
چشم اغیار میں بڑھتی ہے اسی سے توقیر ۳۱۴
چشم باطل پہ عیاں جو ہر ایماں کر دے ۳۵۶
چشم باطن کی نظر بھی کیا سبک رفتار ہے ۳۰
چشم بستہ سرمۂ گوہر پئے انساں ہے کیا ۱۸۸
چشم بہ المسجد الاقصیٰ فگن ۵۱۹
چشم بینا پھر تاثر کی ہوئی فرماں پذیر ۳۹۲
چشم بینا! روضۂ ممتاز کی تعمیر دیکھ ۵۴۴
چشم ریزاں ہیں میرے آنسو بھی ۷۲
چشم صیاد سے چھپاتی ہے ۶۷
چشم طفلی نے جب تجھے دیکھا ۶۴
چشم کرشمہ ساز کھول، معجزۂ نگاہ دیکھ ۴۶۶
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف یَنسِلُوْن ۴۲۳
چشم نصرت کا انتخاب ہے تو ۶۴
چشم ہستی صفتِ دیدۂ اعمیٰ ہوتی ۱۱۳
چشم ہستی میں تو ساقی ہے ۶۷
چشمک وز دستارا راز دار انگشتری ۱۰۲
چشمۂ فیض تشنہ لب کے لیے ۵۳۵
چشمۂ مہر پہ نظر ہے تری ۶۵
چگتا پھروں چمن میں دانے ذرا ذرا سے ۱۸۶
چل نہ جائے تیرے گلشن میں ہوا پیکار کی ۲۰۲
چلائے کوئی، درد کسی کے جگر میں ہو ۵۳
چلبلی، شوخ، طرحدار، نرالی مل جائے ۵۲۹
چلتے چلتے باغ میں بلبل نے یوں گل سے کہا ۲۳۰
چلتے چلتے خار گل سے کیوں اٹک جاتا ہے یہ ۲۳۰
چلتے رہ حیات، بگرگھات میں خوشی ۵۰
چلتے نہیں وہ اپنا دوپٹا سنبھال کے ۲۳۵
چلتے ہوئے کسی کا جو آنچل سرک گیا ۲۳۵
چلو چل کے اقبال کے گھر کو ڈھونڈیں ۳۰۴
چلی نسیم یہ کیسی کہ پڑ گئی ٹھنڈک ۳۳
چلے جاتے ہیں سیدھے، پھر ادھر کا رخ نہیں کرتے ۲۹۱
چل، حضوری میں شہ یثرب کی تو لے کر مجھے ۱۲۷
چمک ایشیا کے گلوں میں نہیں ۴۶۸
چمک جس کی ہو سرمۂ چشم طور ۳۳۸
چمک رہا ہے ابھر کر مثال مہر منیر ۷۹
چمن پائمال خزاں ہو گیا ۱۰۳
چمن خار خار ہے دنیا ۷۱
چمن دل میں مرے باد بہاری آئی ۲۵۴
چمن کا میرے دست آموز اک مرغ غزل خواں تھا ۱۵۷
چمن کے خار و خس سر سبز و سیراب ۵۰۲
چمن میرا وطن تھا، میرا کاشانہ گلستاں تھا ۱۵۸
چمن میں زندگی کو لذت ہنگامہ لازم ہے ۳۹۷
چمن میں سرو برائے نماز اٹھا ہے ۲۲۶
چمن میں کچھ نہ دیکھا صورت باد صبا تو نے ۲۱۶
چمن میں میں گل شمع سر گور غریباں تھا ۱۵۹

چمن نہیں، یہ بجو و نیاز کا ہے محل ۴۰۰
چمن ہوئی مرے سینے میں نار سوزِ دروں ۳۳
چمن ہے اپنا دلِ داغدار لالوں کا ۲۹۲
چنتا ہے ''مسیحا'' بھی اسی خوان کے ریزے ۴۵۶
چند روزے بہمیں وضعِ حکیمانہ بساز ۳۷۷
چندہ جب لینے گئے کہلا دیا بیمار ہیں ۸۸
چو جدِ خود از جہاں مظلوم رفت ۵۱۸
چو رختِ سفر بست سردار بیگم ۵۲۳
چو سالِ فوتِ ہمایوں دلِ حزیں می جست ۵۱۷
چوبِ کلیم کر عطا، سحرِ فرنگیانہ توڑ ۴۶۵
چوبِ نخلِ طور سے ترشا ہوا منبر ز میں ۱۳۳
چور چڑھتے ہیں لگا کر نردبانِ قادیاں ۴۵۱
چومتی ہے، دیکھنا جوشِ عقیدت کا کمال ۱۳۱
چومے تھے تو نے اڑ کر مریم کے پائے نازک ۱۲۹
چوں چراغِ خانداں محبوب خان ۵۱۰
چوں زمینائے محبت خوردہ بودم بادۂ ۲۰۴
چوں مے جامِ شہادت شیخ عبدالحق چشید ۵۱۵
''چوں تو بتے بہ ماشد، آتش بہ جام کردند'' ۱۹۸
چہرہ پرداز بحیرت کدۂ بیم استی ۱۰۹
چہکارتے پھرتے ہیں جو گلشن میں پرندے ۱۵۱
چیرتا ہے دل کو تیرا نالۂ درد و الم ۴۳
چیر دوں گا کوہ و دشت، بیاباں ہلاؤں گا ۷۶
چین آئے مصر آزادی میں پھر کیونکر مجھے ۱۲۶
چھاپ دینا نظم کا مجھ پر گراں کوئی نہیں ۸۵
چھاپنا چاہے جو کوئی دس منٹ کا کام ہے ۸۶

چھاتا ہے کائنات پہ نشہ شراب کا ۱۶۶
چھپ کے ستی ہو چاندنی نہ کہیں ۶۸
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا اثبات بھی غیر میں ۱۲۳
چھپا کر بیٹھ صبحِ عید میں شامِ محرم کو ۲۱۸
چھپا کر حضرتِ واعظ سے رکھا شیشۂ مے کو ۲۶۶
چھپا نہ اپنی نگاہوں سے آشیاں اپنا ۴۴۷
چھپائی ہے زاہد کوئی چیز تو نے ۲۹۵
چھپایا تھا جسے سارے جہاں سے ۵۰۲
چھپتی پھرتی ہے آرزو دل میں ۶۷
چھپی اپنے محمل میں لیلائے شب ۳۳۷
چھڑایا نیند کے ہاتھوں سے دامن نرگستاں کا ۲۰۷
چھلکتے تھے شبنم سے پھولوں کے جام ۳۳۷
چھو نہیں سکتی اسے صرصر کی موجِ پُرخطر ۳۷۲
چھوٹی چھوٹی مشعلیں لالوں کی روشن ہو گئیں ۳۸۰
چھوٹے بچوں کو بزرگوں کی اطاعت چاہیے ۱۴۵
چھوٹے میاں نے گوند نکالی درخت سے ۵۲۷
چھوڑ جائے نہ کہیں تابِ تکلم مجھ کو ۱۱۲
چھوڑ دے مجھ کو بیکسی نہ کہیں ۶۸
چھوڑنا خاک میں ملا کے مجھے ۷۳
چھیڑے باغ کی کلیوں کو ہنساتے آنا ۱۷۶
چھینٹا سا بن کے کھیت کے اوپر برس گئیں ۱۴۳

ح

مصرع	صفحہ
حاشیہ بردار ہیں تیرے جہاں میں ہر کہیں	۳۲۷
حاصل کروں کمال، بنوں چودھویں کا چاند	۱۳۸
حاضر ہوئے بوڑھے بھی، بچھیرے بھی، جواں بھی	۱۴۷
حاضراں از دور چوں محشر خروشم دیدہ اند	۲۱۹
حال اپنا اگر تجھے نہ کہیں	۷۵
حال امت کا برا ہو کر بھلا کہتے ہیں	۱۱۳
حال دل کا سنا دیا سارا	۷۵
حال دل کس سے کہوں اے لذت افشائے راز	۲۸۶
حباب آسا سر موج نفس باندھا ہے محمل کو	۳۰۱
حبل الورید سے بھی نزدیک یوں ترسنا	۲۷۸
حجاب آتا ہے، کیا نازنیں کہوں اس کو	۴۰۰
حدت دم سے اسی شعلے کو پیدا کردیں	۲۳۵
حدیث وحدت وصل وجدائی	۵۰۰
حرکت آدمی ہے اور حرکت جام اور ہے	۲۳۱
حرم جب دیر تھا، یہ برہمن تھا	۴۹۹
حرم سے ہیں مسلماں ناامید آج	۵۰۰
حرم ہے تیرا مکاں لا الہ الا اللہ	۴۳۳
حریف بادہ کشان فرنگ کیا ہوگا	۵۳۶
حریف مے ارغواں ہو گیا	۱۰۳
حساب ہے کوئی کم بخت کے کمالوں کا	۲۹۳
حسرت اے شام جوانی، آہ اے شام وصال	۱۶۳

مصرع	صفحہ
حسرت بھری نظر کو جو ساقی نے رد کیا	۲۹۳
حسرت دل پر ہے برقع دامن فریاد کا	۲۳۸
حسرت دید غم گسار نہ پوچھ	۷۲
حسرت سوزن رفو دل میں	۶۶
حسرت نہیں، کسی کی تمنا نہیں ہوں میں	۲۳۵
حسرتیں روئیں جسے، وہ مرنے والا اور ہے	۲۵۶
حسن اخلاق سے کافر کو مسلماں کردے	۳۵۷
حسن بن کر عشق اپنا آپ سودائی ہوا	۲۷۷
حسن تیرا مری آنکھوں میں سمایا جب سے	۱۱۱
حسن خود لولاک کہہ کے تیرا شیدائی ہوا	۲۷۷
حسن خود منت کش چشم تماشائی ہوا	۹۴
حسن خورشید کا جواب ہے تو	۶۳
حسن سعی فوق را اصد مرحبا	۵۱۰
حسن کامل تیری صورت کا نشاط انگیز ہے	۲۲۰
حسن گویائی ز روئے خویش بردار د نقاب	۵۰۷
حسن تجلی سے نگاہوں کو شناسائی ہوئی	۲۶۸
حسن مرتا ہے پردہ داری پر	۳۵۷
حسن وخوبی ہو کے بے پردہ نظر آتے ہیں کیا	۱۸۹
حسن ہی مائل تسخیر نہیں ہے ورنہ	۳۷۷
حسن یوسف سے نہ خالی مصر کا بازار ہو	۹۲
حسینوں کا شیوہ ہے مستور رہنا	۲۸۸

حسینوں میں ہیں کچھ وہی ہوش والے	۲۶۳
حسیں بیٹھے جو اپنا مصرعِ گیسو بنانے کو	۵۰۶
حسیں ہم نے دیکھے ہیں دنیا میں لاکھوں	۲۷۱
حشر اوروں کا ابھی فردا ہے، ان کا دوش ہے	۳۱۱،۳۱۱
حشر ڈھاتی ہے یہ آہستہ خرامی کی ادا	۱۷۶
حشر کے روز بھلا دو نہ کہیں تم مجھ کو	۱۱۱
حشر کے روز مرا دستِ جنوں کہتا ہے	۲۵۳
حشر میں ابرِ شفاعت کا گہر بار آیا	۱۰۹
حشر میں کچھ تو تمہیں حسن پہ ہوگی امید	۲۶۵
حشر میں مشکل تھا بے دیکھے ترا پہچاننا	۴۰۱
حشر میں نالے کرے گا کشتۂ رخسارِ یار	۲۵۱
حصولِ جاہ و عزت جس وفاداری کا مقصد ہو	۵۳۱
حضرتِ داغ کے اشعار سنا دیتے ہیں	۲۴۲
حضرتِ شیطاں کریں گے سائبانی آپ کی	۳۰
حضرتِ مدفونِ یثرب کا یہی پیغام ہے	۸۶
حضرتِ ناصح کو اس محفل میں لے جا کر کہا	۲۴۴
حضرتِ واعظ ہیں مے خانے میں شاید آ گئے	۲۴۳
حضورِ زینتِ محفل ہیں، ناز ہے ہم کو	۸۰
حق اور صنم خانۂ باطل کا پجاری	۴۴۳
حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے	۴۶
حق تو یہ ہے جوشِ ہمدردی اسی کا نام ہے	۸۶
حق دکھایا مجھے اس نکتے نے باطل ہو کر	۴۰۲،۱۰۷
حق کے ہوتے ہوئے باطل سے ہراساں کیوں ہے	۳۵۸
حق میں آزادوں کے ہے قیدِ تعلق کیسا	۵۳۶
حق ہی کہہ، حق ہی نے قوموں کو ابھارا اقبال	۳۵۸
حق ہے سینے میں ترے، مخزنِ اسرار ہے تو	۳۵۸
خطابیہ نظم موجِ شرابِ طہور ہے	۵۰۸
۱۹۰۱ - ۱ = ۱۹۰۰ء	
حقیقت آج کی کل کا فسانہ	۵۰۲
حقیقت جو محبت کی پہچانتے ہیں	۱۵۴
حکایتِ غمِ فرقت بیاں کروں کیوں کر	۴۸۲
حکم ہی کو وہ کئی کا نہیں دیتا کوئی	۳۷۸
حکمت جو ہے مشین کر سکتا ہے	۳۲۲،۳۲۱
حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز	۴۲۳
حکمراں مستِ شرابِ عیش و عشرت ہو اگر	۱۳۴
حکمراں ہو، کوئی ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو	۱۴۵
حکیمِ غزنوی کہتا ہے 'آں دون است وایں والا'	۴۸۵
حکیمِ ناداں کی خود فریبی، رصد نشینی، ستارہ بینی	۴۷۰
حلقہ اش خمیازۂ دستِ خمار انگشتری	۱۰۱
حلقۂ بزمِ راز میں گرمیِ ہائے وہو نہیں	۴۶۳
حلقۂ ذوق و شوق میں آج وہ دیدہ ور کہاں	۴۶۱
حلقۂ زنجیر کا ہر جوہرِ پنہاں نکلا	۴۰۲
حلقہ ہائے موجِ نکہت میں پھنسا جاتا ہے دل	۱۷۲
حوادث سے ہوں گو خونیں جگر میں	۵۰۱
حوادث کی میں اک لہر ہوں پرانی	۴۳۸
حور سے کہتا ہے چھیڑا نہ کرو تم مجھ کو	۱۱۱
حوروں کے ناز مجھ سے اٹھائے نہ جائیں گے	۲۵۹
حوریں خوش آمدید پکاریں بہشت میں	۳۵۵
حوصلہ دیکھ کہ میں بحر کی سودائی ہوں	۲۰۸
حوصلہ لیکن مجھے تیری یتیمی نے دیا	۴۳

حیا مانع رہی لیکن ادھر جذبِ محبت تھا	۲۴۷
حیرت نظر کو، دل کو تپش، لب کو خامشی	۲۸۲
حیرت ہے، مجھ کو یارب! ظلمت میں نور کیوں ہے	۲۷۸
حقیقت کھل گئی، دورِ خزاں آیا جو گلشن میں	۱۵۹

خ

مصرع	صفحہ
خاتمِ دستِ سلیماں حلقہ در گوشِ وے است	۱۰۲
''خاتمہ خسروی'' ۱۹۲۲ء	۵۱۹
خارِ امید کی خلش، روح کا تازیانہ ہے	۲۳۳
خارِ حسرت غیرتِ نوکِ سناں ہونے لگا	۳۵
خارِ صحرا نہ سہی دشت کے پتھر ہی سہی	۲۵۳
خارِ فرقت کا مگر سب سے نکیلا خار ہے	۲۱۹
خار کی مانند کھٹکے دیدۂ بدخوار میں	۳۶۳
خار کیا، گُل کی کلی کیا، غنچۂ منقار کیا	۹۴
خارا حریفِ سعیِ ضعیفاں نمی شود	۴۲۲
خاک اگر ناپاک بھی چھونے سے ہو جائے تو کیا	۳۵۶
خاکِ ایں ویرانہ را گلشن بداماں کردہ ای	۱۰۰
خاک بھی میری مثالِ گوہرِ شہوار ہو	۹۲
خاک پر کھینچیں جو نقشہ مرغِ بسم اللہ کا	۱۳۰
خاکِ چمن نے کر دیا رازِ امید آشکار	۲۳۳
خاکِ راہِ فنا میں اڑتی ہے	۷۴
خاک رختِ خواب ہو اعدا کا اور بستر زمیں	۱۳۴
خاک سے کرتی ہے پیدا چشمِ اسکندر زمیں	۱۳۱
خاک کر دے جلا جلا کے مجھے	۷۳
خاک کو ہم چاٹ کر یہ بات کہہ دیتے ہیں آج	۳۰
خاک کی مٹھی میں پوشیدہ بیاباں نکلا!	۴۰۲
خاک کے ڈھیر میں کرتے ہیں ثریا کی تلاش	۴۷۵

مصرع	صفحہ
خاکِ گلشن سے اگی برقِ فلک زاد بھی ساتھ	۳۸۶
خاکِ محنت ہو سکے گی جب نہ ہو ہاتھوں میں زور	۱۴۴
خاکِ ہندوستاں کا ہر ذرہ سراپا طور ہو	۲۰۶
خاک ہو کر یہ ملا اوج تری الفت میں	۱۱۱
خاکِ یثرب را تجلی گاہِ عرفاں کردہ ای	۹۹
خاکساری جوہرِ آئینۂ عظمت بنی	۲۳۱
خاکسترِ اسکندر و چنگیز و ہلاکو	۵۳۲
خالی مگر بساطِ عمل ہو گئی تری	۳۸۹
خام فکری سے شفق خونِ سحر سمجھی گئی	۳۹۱
خامشی پر مٹا ہوا ہوں میں	۱۹۰
خامشی سوز ہے نظارہ ترا	۶۵
خامشی کا بار لیکن اب اٹھا سکتا نہیں	۲۰۹
خامشی ممکن نہیں خو کردۂ گفتار سے	۱۲۶
خامشی ہے مری زباں کے لیے	۷۵
خامۂ قدرت نے آبِ زر سے لکھا ہے جسے	۱۹۹
خامہ کرتا ہے عذرِ بے پائی	۴۹
خانداں تیرا رہے زیبندۂ تاج و سریر	۱۳۴
خانداں میں ایک لڑکی کا وجود	۵۲۴
خانقاہیں بھی ہیں خاموش، مساجد بھی خموش	۴۹۲
خانقاہوں میں رہ گئی اہلِ ہوس کی ہائے و ہو	۴۶۲
خانہ بربادی کے صدقے، سوئے صحرا جائیں کیوں	۲۴۳

خانہ بربادی مگر بولی یہیں ویرانہ ہے ۲۴۳
خانہ جنگی کو سمجھتے ہیں بنائے ایماں ۱۱۴
خانہ دل دے دیا ہے داغِ الفت کے عوض ۲۳۸
خانہ دل نور سے معمور ہو جائے مرا ۱۹۹
خانہ فرخندہ اش آباد باد ۱۹۱۱ء ۵۱۴
خبر آمد خزاں ہوں میں ۶۶
ختم تھا مرحوم اکبر پر ہی یہ رنگِ سخن ۴۲۴
ختم ہو تو بھی کہیں زادِ سفر کی صورت ۲۸۴
خدا انہیں بھی زمانے میں شادکام رکھے ۸۱
خدا بچائے، یہ باتیں سنی نہ تھیں میں نے ۲۲۲
"خدا بھلا کرے آزار دینے والوں کا" ۲۲۰
خدا تو ملتا ہے، انسان ہی نہیں ملتا ۲۲۲
خدا جانے تری محفل سے یہ کیا بن کے نکلے ہیں ۲۹۱
خدا جانے چھپی ہے کون سے شعلے کے دامن میں ۲۷۰
خدا جانے کیا ہو گیا ہندیوں کو ۲۸۲
خدا جانے مری آنکھوں نے اس ظلمت میں کیا دیکھا ۲۷۰
خدا جانے میں کیا ہوں، کیا چاہتا ہوں ۳۰۳
خدا جانے یہ بندے کون سی آتش میں جلتے ہیں ۳۱۸
خدا جانے یہاں کی ہے ہوا وسعت فزا کیسی ۲۹۱
خدا جو دے مجھے قدرت تو کیا کروں پہلے ۳۹۹
خدا خودی سے عیاں لا الہ الا اللہ ۴۳۲
خدا دکھائے نہ آزار بے نوائی کا ۳۶۶
خدا رکھے یہ ہے اپنے پرانے مہربانوں میں ۲۱۴
خدا سے چال کر جائیں گے عاصی، روز محشر بھی ۲۶۶
خدا سے روٹھ گیا میں کہ قاسمانِ ازل ۴۹۲
خدا کا ذکر کہاں لا الہ الا اللہ ۴۳۳
خدا کا شکر کہ جس نے دیے یہ داؤ ہموں ۳۳
خدا کو تو بے حجاب کر دے، خدا تجھے بے حجاب کر دے ۵۳۵
خدا کی زمیں تھی مزارع نے جوتی ۴۲۴
خدا کے مست قلندر کی شوخیاں نہ گئیں ۴۳۰
خدا مومن کا تو، روزی رساں اور؟ ۴۹۹
خدا نے خوب کی، اپنے فرشتوں کی نگہبانی ۴۴۷
خدا نے ہوش دیا، متفق ہوئے سارے ۳۴
خدا واحد ہے، دو ناظم ہیں اپنے ۴۱۵
خدائی چھوڑ کر پیغمبری سیکھ ۴۹۷
خدائے کون و مکاں تجھ سے بڑھ گیا انگریز ۴۷۷
خدمت بھی بے غرض ہے، اطاعت بھی بے غرض ۳۵۲
خدمتِ دیں اپنے دل کو جامۂ احرام ہے ۸۵
خر کمہاروں کا موا، دھوبن ستی ہوتی ہے مفت ۳۱
خرد اس کے گھر کی پرانی کنیز ۴۷۰
خرد میں نور ترا، دل میں ہے سرور ترا ۵۳۶
خرقۂ درویش کا ہے زیرِ قبائے زرنگار ۳۳۱
خرمنِ جاں کے لیے بجلی ترا افسانہ ہے ۴۴
خرمنِ دشمن پہ تو بجلی کی صورت جا پڑی ۳۳۸
خرمنِ دہقاں کو ہے بجلی کا ڈر ایسا ہی کیا؟ ۱۸۸
خرمنِ آرامِ اعدا کو جلا کر چھوڑنا ۳۴۸
خروشِ میکدۂ شوق ہے ترے دم سے ۲۲۸
خزاں کا دورہ ہے گلستاں میں، نہ تو رہا ہے نہ ہم رہے ہیں ۲۹۴
خشک چوبے راز ہجر خویش گریاں کردہ ای ۱۰۰
خشک لب دنیا کو جس نے آبِ جاں پرور دیا ۳۶۹

خشک ہے، اس کو غریقِ نمِ صہبا کر دیں ۲۳۵
خضر سے چھپ کے مر رہا ہوں میں ۱۹۰
خضر صورت مولوی صاحب کھڑے تھے اک وہاں ۸۲
خضر نے اس کو چھپا کر اے سکندر رکھ دیا ۲۳۸
خضر نے اک چشمۂ حیواں چھپا کر رکھ دیا ۲۳۷
خضر ہمت کا رفیقِ راہِ منزل ہو اگر ۹۶
خط پیشانی، رگِ سنگِ درِ مے خانہ ہے ۲۴۳
خط پیشانی مرا گویا خطِ پیمانہ ہے ۲۴۳
خط دستِ سوال ہے اپنا ۶۸
خط گلزار میں قرطاس زمیں پر آخر ۴۰۶
خطہ جنت، فضا جس کی ہے دامن گیر دل ۳۲۹
خطیب سحر بیانی سے کر گیا مسحور ۴۳۳
خفا کیوں ہو گئے یہ عاشقوں کی بولی ٹھولی ہے ۲۸۰
خفتگانِ کنجِ مرقد کو جگا سکتی نہیں ۴۰
خفیہ پولس میں جب سے حد ہو گئی ہے قائم ۴۱۵
خلق اسے محبوب وہ محبوبِ خلق اللہ میں ۳۶۴
خلق کہتی تھی تجھے اے ترک! تو غیور ہے ۳۶۱
خلق معقول ہے، محسوس ہے خالق اے دل ۱۰۷، ۴۰۲
خم خانۂ دہر کی مے ناب ۲۳۴
خم رہے دشمن کی گردن تیرے خم کے سامنے ۳۴۹
خمِ زلف موجوں نے آ کر اڑائے ۷۹
خموش نغمۂ تار رگِ بہار ہے تو ۳۷۳
خموشی بے محل، مثلِ دمِ شمشیر ہوتی ہے ۲۱۳
خموشی سے پیدا محبت کا سوز ۳۳۸
خنجر میں تاب، تیغ میں دم ہے اگر یہاں ۳۵۱
خندہ زن میرے لبِ گویا پہ ہے درِ نہاں ۳۷
خندہ زن ہے صرصرِ ایامِ پراں کا فروغ ۳۹۱
خندہ زن ہے فلک زدوں پہ جہاں ۷۲
خندۂ صبحِ تمنائے براہیم اتی ۱۰۹
خندۂ طفلک سے ہے اس کی چمک محبوب تر ۳۷۲
خندۂ گل پہ مجھے آج تو ہنس لینے دو ۲۶۹
خندۂ گل ہے مگر ہنگامۂ لطف و طرب ۱۶۴
خندہ ہے بہرِ طلسمِ غنچہ تمہیدِ شکست ۳۳۵
خواب سے ہم کو جرس جس دم جگا سکتی نہیں ۳۷۲
خواب کا اک خیال ہے تو بھی ۷۲
خواب لے کر چمن میں آتی ہے ۶۸
خواب میں سبزے کے آئے آسماں بن کر زمیں ۱۳۱
خوابیدہ ہیں نجوم، اذاں کی صدا ہے تو ۳۱۹، ۴۲۹
''خواجگاں نند کہ تاں از کفِ مزدور برند'' ۴۵۳
خواجگی ان کی مسلم ہے زمانے میں مگر ۴۵۳
خوار ہے تو جیسے اسٹیشن پہ ہو بلٹی کا مال ۸۷
خواہ ز جبریل و ز ہاتف مجو ۵۱۸
خواہ سوتی، خواہ صبحِ عشق کی شبنم سمجھ ۳۳۵
خواہانِ عیش کیا نظر آتے ہیں ہم تجھے! ۵۱
خواہاں نہیں میں نغمۂ مرغِ بہار کا ۴۸۳
خواہشِ جنت چھپی پھرتی ہے شرمائی ہوئی ۲۶۸
خوب آج گدگداؤں گا، پاؤں دباؤں گا ۷۶
خوب اے جانباز حاصل تجھ کو آزادی ہوئی ۳۶۱
خوب تاڑا ہے سیر کا موقع ۴۷
خوب تھا یہ خالصہ جی کا بچن ۴۲۳

خوب سمجھے شکار ہونے کو ۲۷۵
خوب قرآں کو بنایا دام تزویر آپ نے ۸۳
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی ۲۹
خوبیٔ قسمت سے پہنچا علم کا یوسف یہاں ۹۴
خوبیٔ قول اسی لفظ کی شیدائی ہے ۵۱۰
خود اپنے آنسوؤں میں رونے والا چھپ کے بیٹھا ہو ۲۱۳
خود ان کے نقش پا کہتے ہیں ان تلوؤں میں چھالے ہیں ۲۹۹
خود بخود جنباں ہے لب اپنا مبارک باد پر ۳۴۹
خود بخود کوئی سمجھ جائے کہ کیا کہنے کو ہیں ۹۰
خود بخود منہ سے نکل جاتی ہے، ایسی لے ہے یہ ۲۰۳
خود بخود منہ سے نکل جانا بھی اچھا ہے مگر ۹۱
خود بخود میری طرح منہ سے نکل آئے کوئی ۹۷
خود بھی مٹ جاؤں نشانِ رہ منزل ہو کر ۱۰۸
خود غلام احمد نہ سمجھا چیستانِ قادیاں ۴۵۱
خود کو جو جان گیا، سمجھو خدا یاب ہوا ۴۰۴
خود کھاتی ہے، اوروں کو کھلاتی ہے یہ مکھی ۱۵۳
خود وہ اٹھ کر مجھے محفل سے اٹھا دیتے ہیں ۲۳۱
خودی خدا کا نشاں لاالٰہ الا اللہ ۴۳۲
خودی کو گرچہ قدرت نے چھپا رکھا ہے پردوں میں ۴۸۵
خودی کی حفاظت کوئی مجھ سے سیکھے ۴۰۹
خودی کی غلامی سے ناچیز، چیز ۴۷۰
خودی کی ہوئی بے خودی سے نمود ۴۶۹
خودی نے عطا کی مجھے خود شناسی ۴۰۵
خودی ہے روحِ رواں لاالٰہ الا اللہ ۴۳۳
خودی ہے زندہ تو باقی ہے تو، جہاں فانی ۴۸۲
خودی ہے مردہ تو باقی یہ قید و بندِ جہات ۴۸۲
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا ۳۱۷
خورشیدِ شب ہے جلوۂ ظلمت ربا ترا ۱۹۶
خورشید کے ڈوبنے سے پہلے ۱۸۳
خوش اپنے بنائے ہوئے دام میں ۴۶۹
خوش اسلوبی سے کہہ سکتا ہوں اپنا ماجرا لیکن ۴۴۴
خوش مزاجی سا زمانے میں کوئی جادو نہیں ۱۴۴
خوش نہ آئی چرخ کو یہ صحبتِ لطف و نشاط ۱۶۳
خوشا نصیب کہ یہ ہمرہِ حضور آئے ۸۲
خوشا نصیب وہ گوہر ہے آج زینتِ بزم ۸۰
خوشا وہ دن کہ شوقِ جامہ زیبی تھا گلستاں میں ۱۵۷
خوشا وہ دن کہ میرے فرق پر تاجِ زرافشاں تھا ۱۵۶
خوشا وہ دن کہ میں آرائشِ صحنِ گلستاں تھا ۱۵۶
خوشامد نے جلا ڈالا ہے خودداری کے خرمن کو ۵۳۱
خوش نصیبی، شوکت و حشمت ترا انعام ہے ۳۲۶
خوشی نے آ کے خدا جانے کیا کہا اس سے ۳۳
خوف رہتا ہے یہ ہردم کہ رو یثرب سے ۱۱۱
خوف سردی کا ہے نہ گرمی کا ۱۸۲
خوف شر کیوں ہو اگر خیر ہے مقصد تیرا ۳۵۷
خوف کچھ اس کا ترے فرقت نصیبوں کو نہیں ۴۱۱،۴۱۱
خوگر کوہ و دشت کو طبع غضنفرانہ دے ۴۶۵
خونِ آبائی رگِ تن سے نکل سکتا نہیں ۱۹۵
خون اب دل میں نہیں اے رہِ الفت باقی ۲۸۴
خونِ امید کی ہے بو دل میں ۶۷
خونِ امید ہے یہ اشک نہیں ۷۰

خونِ دل وجگر میں ہے ڈوبی ہوئی مری فغاں	۴۶۱
خونِ رقیب نے اسے بے آبرو کیا	۲۶۰
خون رلواتا ہے تیرا دیدۂ گریاں مجھے	۴۴
خون رلواتے ہیں ایامِ جوانی کے مزے	۱۷۳
خون روتا ہے شوقِ منزل کا	۷۱
خوں رو رہی ہے باغِ جہاں میں بہار آج	۵۳
خون رونے کا اک بہانہ ہے	۶۷
خونِ صد نو بہار ہے دنیا	۷۱
خوں فشاں ہو رہے ہیں آنسو بھی	۷۲
خونِ گل چیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی	۳۸۲
خونِ ہر دشمن کا رشکِ موجۂ سیلِ رواں	۳۴۹
خونابہ بار آج ہوائے چشمِ سلطنت	۵۵
خونخوار، لالہ بار، جگر دار، برق تاب	۳۵۲
خویش را مسلم ہمی گویند و باما کار نیست	۹۷
خویشوں سے ہو اندیشہ نہ غیروں سے خطر ہو	۳۵۳
خیابانے زبستانے عجم کرد ۱۳۱۷ھ	۵۰۸
خیال آیا اگر دل میں تری زلفِ پریشاں کا	۲۲۸
خیالِ راہِ عدم سے اقبال تیرے در پر ہوا ہے حاضر	۳۳۴
خیراب پنجاب کی مجھ کو نظر آتی نہیں	۴۵۱
خیر سے گھر ہی ہمارا رشکِ صد ویرانہ ہے	۲۴۳
خیر، کیا بات ہے پتھر ہے اگر دل تیرا	۲۷۳
خیرہ ہو جاتی ہے تیرے نور سے چشمِ فلک	۱۹۹
خیموں کی حفاظت کے لیے چھوڑ گئی ہے	۳۳۵
خیمہ زن انسان ہیں شہروں میں، ویرانوں سے دور	۲۰۹

د

مصرع	صفحہ
دار پر چڑھنا نہ تھا، معراج تھا منصور کو	۱۲۲
دار کو سمجھے ہوئے ہیں جو سزا منصور کی	۲۳۰
داستاں جیسی ہو ویسا سننے والا چاہیے	۳۰
داستاں درد کی لمبی ہے، کہیں کیا تجھ سے	۱۱۸
داستانِ دلکشِ مہر و وفا کہنے کو ہیں	۹۰
داستانِ عرب سنا کے مجھے	۷۳
داستانِ عشق رودادِ دلِ امیدوار	۱۶۱
داغ بن کر رہ اسی اجڑے ہوئے گلشن میں تو	۲۰۱
داغِ جگر کو شمعِ شبستان کیے ہوئے	۵۸
داغِ حرماں ہے سراپا ہر گلِ مضموں مرا	۲۱۹
داغ داغ از موجِ مینا کاریش جوشِ بہار	۱۰۱
داغِ دل مہر کی صورت ہے نمایاں لیکن	۱۰۵
داغِ نو سے سینۂ مسلم گلستاں ہو گیا	۳۸۰
داغِ ہجرِ گل جگر میں، دل میں ڈر صیاد کا	۲۳۰
داغ یعنی وصل فکرِ میرزا و درد و میر	۲۲۵
دال دل کو اپنے دالِ دین سے ادغام ہے	۸۷
دام تو سونے کا بنوا لے تو آ سکتا ہوں میں	۹۳
دام کے نیچے پھڑکنے کا تماشا اور ہے	۲۵۶
دامن لالہ زار ہونے کو	۲۷۵
دانائے انجمن بھی، ناداں انجمن بھی	۳۱۴
دانہ جو آسیا سے ہوا قوتِ آزما	۴۲۲

مصرع	صفحہ
دانۂ گل تمنا جو زمیں سے پھوٹا	۳۸۶
داورِ محشر کو اپنا رازداں سمجھا تھا میں	۵۳۲
داورِ محشر کی جانب کانپتا جاتا ہوں میں	۴۰۱
دائیں بائیں گھورنے سے آنکھ کو کیا کام ہے	۸۶
دب کے رہتے نہیں کسی سے بھی	۲۶۷
دبائے بیٹھا ہوں دامن میں دشت و صحرا کو	۱۷۹
دبایا پائے نازک اس نے ہر طفلِ دبستاں کا	۲۰۶
دبتا ہے چکور سے شاہیں اسی طرح	۳۵۳
دبتی ہے سطحِ آب حبابوں کے بوجھ سے	۴۱۹
دبک کے محشر میں بیٹھ جاتا ہوں دامنِ تر میں منہ چھپا کر	۳۳۴
دبے اسی میں غم و رنج بصورتِ قاروں	۳۳
دجلہ ریزی کر رہا ہے دیدۂ پر خوں مرا	۲۱۹
در آں گورے پر از انوار دیدم	۵۲۳
در خورِ بزمِ طرب شمعِ سرِ تربت نہیں	۳۶
در رہِ صدق و صفا جولا گرے	۵۱۷
در کنارِ لالہ و آغوشِ گل آرام نیست	۳۱۷
در گلستانِ دہر ہمایوں نکتہ سنج	۵۱۷
در لباسِ بشری جانب ما باز بیا	۳۶۳
''در محفلے کہ یاراں شرب مدام کردند''	۱۹۸
دُرِ مطلب ہے اخوت کے صدف میں پنہاں	۳۱۴
درخشِ آب ہوں میں جلوۂ سراب نہیں	۴۳۲

درخشاں ہوا شانِ "لولاک" میں ۳۳۹
دردآزار مصیبت کا مسیحا اور ہے ۴۶
درد اٹھا ہے صورتِ محشر ۴۸
درد اجل کی تاک بھی کیسی غضب کی تھی ۵۵
دردِ پنہاں کو چھپانے کے لیے اک پردہ ہے ۳۹
دردِ پنہاں کی خلش کو اور بھی چمکا دیا ۳۹
درد جو انساں کا تھا وہ تیرے پہلو سے اٹھا ۴۱
درد چپکے سے یہ کہتا ہے کہ درماں ہوں میں ۱۰۵
دردِ دل جاتا رہے جس سے، وہ درماں ہے یہی ۱۷۱
دردِ دل کا بھی کیا فسانہ ہے ۶۷
دردِ دل کی زباں نرالی ہے ۶۹
دردِ دل کی طرح ان آنکھوں میں اب شامِ فراق ۱۶۳
درد سے اے نواسیرِ حلقۂ گردابِ درد ۲۱۰
درد سے پیدا ہوئی روحِ وروانِ اہلِ درد ۱۳۰
دردِ فرقت سے جان گھبرائی ۴۹
دردِ فرقت سے ہے رنگیں نالۂ موزوں مرا ۲۱۹
درد قربان ہو جس دل پہ وہ ہے دل میرا ۱۰۶
"درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا" ۲۰۸
درد کو زندگی سمجھتے ہیں ۶۸
درد کو کس طرح چھپاتے ہیں ۷۴
درد کی داستاں نہ پوچھ، دستِ کرم دراز کر ۴۶۴
درد کی غم گسار ہے دنیا ۷۱
درد کیا زندگی فزا ہے ترا ۷۱
درد کے پانی سے ہے سرسبز یہ کشتِ سخن ۳۳۵
درد کے حد سے گزرنے کو دوا کہتے ہیں ۱۱۵
دردنگوں کا یہ دارو کہ حاکم ہو مرید ۴۴۱
دردمندانِ محبت نے اسے پڑھ کے کہا ۵۰۹
دردمندوں کا کہیں حال چھپا رہتا ہے ۱۱۵
دردمندوں کی دردخواہ ہے قوم ۷۵
درد والوں ہی کو ملتا ہے نشانِ اہلِ درد ۱۲۰
درد ہی کے دم سے ہے ان دل جلوں کی زندگی ۱۲۰
درد ہے سارے زمانے کا ہمارے دل میں ۲۳۵
درد یہ تیزی سے بڑھ گیا اے غم ۶۷
دردا کہ وہمِ غیر میں ہوں میں پھنسا ہوا ۱۹۶
درلہا ورآمد و چشمِ تماشا شد تمام ۱۰۱
درونِ زمیں ظلمتِ جاودانی ۴۳۹
دریائے ہست و بود کی رفتار ہے وہی ۴۱۹
دزدیٔ دزدِ حنا را پردہ دارِ انگشتری ۱۰۲
دستِ فطرت نے لکھا حکمِ جواز اے ساقی ۴۰۶
دستِ قدرت کا بنایا ہوا شہ کار ہے تو ۳۵۸
دستِ قدرت نے بنایا ایک ڈھانچا نور کا ۱۶۵
دستِ واعظ سے آج بن کے نماز ۱۹۰
دستِ وقف کار فرمائی و دل مصروفِ یار ۳۳۱
دستور تھا کہ ہوتا تھا پہلے زمانے میں ۴۲۶
دستور نوی کیا ہے؟ یہی نکتۂ باریک ۴۷۸
دشتِ یثرب میں اگر زیرِ قدم خار آیا ۱۱۰
دشمن شبِ فراق میں ہے اپنا آپ ہی ۲۷۹
دشمن کا سر ہو اور نہ سودائے خام ہو ۳۵۲
دشمناں را خار پہلو بعیشِ او ۵۱۴
دشمنی میں بڑھ گئے اہلِ وطن اغیار سے ۱۲۵

دعا دیتا ہوں، روتا ہوں، گلہ کرتا ہوں قسمت کا ۲۹۹
دعا نکلتی ہے دل سے حضور شاد رہیں ۸۱
دعا یہ تجھ سے ہے یارب کہ تا قیامت ہو ۳۴
دفتر اخبار ہے لاہور میں ۷۷
دفتر صبر و شکیبائی جو تھا، برہم ہوا ۲۱۸
دفتر کفر کو دنیا میں پریشاں کر دے ۳۵۶
دفتر ہو معرفت کا، جو گل کھلا ہوا ہو ۱۹۷
دق مگر اک خارجی سے آ کے مولائی ہوا ۲۷۷
دکھ اٹھائے مرے ہاتھوں سے نہ جاندار کوئی ۱۸۲
دکھ بھی آ جائے تو ہو دل نہ پریشاں میرا ۱۸۳
دکھ نہ جائے دیکھنا شاعر کا دل انکار سے ۸۵
دکھا کر یہ کتاب بے بہا، دل چھین لیتا ہوں ۵۰۶
دکھاتی تھی پیغمبری کا جلال ۳۳۷
دکھا دوں گا میں اے ہندوستاں رنگِ وفا سب کو ۲۱۵
دکھاوے کی بے اعتنائی کے صدقے ۲۸۹
دکھائیں فہم و ذکا و ہنر یہ اوروں کو ۳۵
دکھایا آج خدا نے یہ سماں مجھ کو ۲۲۸
دکھلا بھی دیے آنکھ کو یورپ کے تماشے ۳۴۲
دل اچھلتا ہے خوشی سے غیر کی افتاد پر ۳۴۹
دل اسی مے خانے کا ٹوٹا ہوا پیمانہ ہے ۲۴۳
دل اگر خوں ہے تو ہے درد بھی سامانِ نشاط ۴۰۶
دل باغ کی کلیوں سے تو اٹکا نہیں اس کا؟ ۱۵۱
دل بلبل کی طرح گل سے اٹک جاتا ہے ۱۷۵
دل بند، ارجمند، بحر خند، سیم باب ۳۵۲
دل ترے پہلو میں سنتے تھے کہ برقِ طور ہے ۳۶۱

دل ترے شوق میں جب درد سے بے تاب ہوا ۳۰۳
دل تڑپتا ہے مرا طائرِ بسمل ہو کر ۱۰۸
دل تمہارا اس قدر درد آشنا کیوں کر ہوا ۲۹۸
دل تیرا کر دیا حتر ازل فرنگ نے ۳۹۶
دل جانتا ہے تیر کمانِ ستم تجھے ۵۱
دل جلوں میں شمار ہونے کو ۲۷۶
دل جو برباد محبت ہوا، آباد ہوا ۱۰۹
دل حزیں ہے، جاں رہینِ رنج بے اندازہ ہے ۱۹۳
دل خارزارِ کم نگہی میں الجھ نہ جائے ۱۹۷
دل خوف سے آزاد ہو، بے باک نظر ہو ۳۵۳
دل ربا اس کا تکلم، خلق اس کا عطرِ گل ۳۳۱
دل سے اٹھے کہ وہ شفا پائی ۴۹
دل سے کہتا ہے جگر، تو دل نہیں ہے، دل ہوں میں ۳۰۵
دل سے وہ نقشِ لڑکپن کا مٹا جاتا ہے ۱۶۸
دل، شمع صفت عشق سے ہو نور سراپا ۳۱۵
دل صورتِ آئینہ مصفا ہوں تو کیا خوب ۳۴۱
دل کا بخار کچھ تو مجھ کو نکالنے دے ۱۳۶
دل کا تو ذکر کیا ہے کہ دل کا قرار بھی ۵۲
دل کسی بلبل کا ہے، دامن مگر صیاد کا ۲۳۰
دل کو تسلیم کی خو ڈال کے بہلائیں گے ۳۷۴
دل کو، جگر کو، سینے کو، پہلو کو ڈس گیا ۶۰
دل کو ذوقِ دید سے جس دم شناسائی ہوئی ۲۶۸
دل کو سوزِ عشق کی آتش سے گرماتی ہے یہ ۴۳
دل کو کہتے ہیں درد پہلو بھی ۷۲
دل کو لیکن مانعِ خدمت نہیں افسردگی ۳۳۵

دل کو مایوس نہ کر رحمتِ حق سے اقبال	۳۵۷
دل کو ہے اندر ہی اندر جستجو تیری مگر	۲۸۶
دل کہ برگِ نازکِ گل سے بھی تھا پاکیزہ تر	۳۸۸
دل کھول کر بہاؤں اپنے وطن پہ آنسو	۱۹۷
دل کی بستی عجیب بستی ہے	۲۷۳
دل کی تاریکی میں وہ خورشید جاں افروز ہے	۱۷۰
دل کے آئینے سے لائی دیدۂ جوہر زمیں	۱۳۲
دل کے ہمراہ یہ ہے، وہ ہے مری جان کے ساتھ	۳۵۹
دل گراں، ہمت سبک، ووٹر فزوں، روزی تنگ	۴۲۴
دل لگی کرتی ہے ہر پتے سے جس کی روشنی	۱۷۰
دل لگی کوہ کے چشموں سے مجھے بھاتی ہے	۱۷۵
دل مرا شرمندۂ ضبطِ فغاں ہونے لگا	۳۵
دل مرا فقر کے اسرار سے بیگانہ نہیں	۴۴۵
دل مرا منت پذیرِ نالۂ پیہم ہوا	۲۱۹
دل مکانِ اہلِ درد و لامکاں اہلِ درد	۱۲۰
دلِ من در فراقِ او ہمہ درد	۵۲۱
دل میں آئی جو تقی کے تو کبوتر پالے	۵۲۶
دل میں ارمانوں کا وہ مجمع، وہ بزمِ آرزو	۱۶۰
دل میں جو آتا ہے کہہ دوں گا کہ میں مجبور ہوں	۲۸۶
دل میں جو کچھ ہے، نہ لب پر اسے لاؤں کیوں کر	۱۰۴
دل میں کچھ آتا ہے لیکن منہ سے کہہ سکتا نہیں	۱۷۴
دل میں ہوتے ہیں اسی صورت سے پیدا ولولے	۱۸۷
دل میں ہے مجھ بے عمل کے داغِ عشقِ اہلِ بیت	۱۲۷
دل میں یہ آرزو ہے کہ اس کا بھلا کروں	۱۴۱
دل نہ سینے میں ہوا، قطرۂ سیماب ہوا	۴۰۳
دل نہ نالد در فراقِ ما سوائے نورِ تو	۱۰۰
دل نہیں پہلو میں، تیرے غم کا عشرت خانہ ہے	۴۴
''دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی''	۱۰۸
دل و نظر میں تفاوت کبھی نہیں ممکن	۴۳۳
دل ہاتھ نہیں آتا بے صحبتِ اہلِ دل	۴۸۰
دل ہی سینے میں نہیں تیرے تو کیا اس کا علاج	۳۷۸
دل ہے یک بین و یک اندیش تو پروا کیا ہے	۳۱۲،۳۱۲
دل یہ کہتا ہے اسی رہ سے گزرنا ہوگا	۲۶۵
دلدادہ ہوائے فصلِ بہار ہوں میں	۵۴۲
دلربائی میں مثالِ خندۂ مادر ہے تو	۴۱
دلوں میں رکھتے ہیں روشن چراغ ایماں کے	۳۴۳
دلوں میں کچھ حرارت سی مجھے معلوم ہوتی ہے	۴۸۹
دلوں میں ہوتا ہے جس دم غبارِ کیں پیدا	۴۰۰
دلی والے، زبان والے ہیں	۲۶۷
دمِ آفرینش ہدایت تھی دل کو	۲۸۸
دم بھی گیا تو لے کے یہ جی میں ہوس گیا	۶۰
دم تو لے آخر، تجھے اے مدعا! کہنے کو ہیں	۹۱
دمِ خنجر میں دمِ ذبح سما جاتا ہوں	۱۰۷
دمِ رخصت وہ گرم جوشی ہے	۴۸
دم زورِ جنوں آخر اسی سے سر پٹکتا ہوں	۲۴۷
دم کے بدلے میرے سینے میں دمِ شمشیر ہے	۳۸
دم کے چابک سے مار ڈالوں گی	۱۸۱
دم میں جب تک دم ہے، گردوں تک رسائی ہے محال	۴۰۳
دماغ ہوتا ہے، دل آشنا نہیں ہوتا	۳۴۳
دن آتے ہیں ایسے بھی کہ بارش کی کی سے	۱۵۰

دن بن کے تو چڑھا تھا پہ ہو کر برس گیا ۶۰
دن رات وہاں گھات میں رہتے ہیں درندے ۱۳۹
دن کو ہے اوڑھے ہوئے مہتاب کی چادر زمیں ۱۳۱
دن کے ہنگاموں کا ہے مدفن، خموشی کی یہ رات ۵۳۴
دن کے ہنگاموں کا مدفن ہے خموشی رات کی ۳۹۱
دنیا ادا پہ کر فدا، عقبیٰ بہائے ناز دے ۲۲۹
دنیا کے یہ مناظر پیشِ نظر ابھی ہیں ۱۳۶
دنیا میں اب نہیں وہ جبیں جلوہ گر کہیں ۶۱
دنیا میں اپنا نام نکالوں تری طرح ۱۳۸
دنیا میں اس کی چشمِ فسوں گر کی دھاک ہے ۳۳۵
دنیا میں اگر ہے حقِ دیرینہ کوئی چیز ۴۷۹
دنیا میں پیچ و تاب ہے شرما شر کہ تاک ۳۸۹
دنیا میں جس کی مشعلِ خلقِ عظیم سے ۳۸۸
دنیا میں زندگی کا نہیں اعتبار کچھ ۱۳۹
دنیا میں گئی گزری ہوئی چیز نہیں ہیں ۵۴۰
دنیا میں موت مرد کی ہے پاسبانِ مرد ۴۹۶
دنیا میں نہیں شہد کوئی اس سے مصفا ۱۵۳
دو چار گالیاں ہی سنا دو جواب میں ۲۹۳
دو خوف رہ گئے ہیں ہمارے زمانے میں ۴۲۶
دو عملی میں ہمارا آشیاں ہے ۴۱۵
دو گھڑی بیٹھنے نہیں دیتی ۶۷
دو گھڑی کے ابال ہوتے ہیں ۲۵۴
دو نذر تو فرماتے تھے ہو کر متبسم ۲۰۸
دوارا ہو، مکتب ہو یا پاٹھ شالا ۴۵۷
دوپہر کی آگ میں وقتِ درو دہقان پر ۴۲
دودھ مکھن سے اس کو تر سا دوں ۱۸۱
دور پھر آیا ہے مسلم کی جہاں بانی کا ۳۵۶
دور پھر محفل میں چلتا ہے مئے شیراز کا ۳۸۰
دورِ حاضر میں بھی حاکم وہی سجادہ و تخت ۴۷۷
دور رہتا ہوں کسی بزم سے اور جیتا ہوں ۱۰۵
دور سے چہرہ نظر آیا اگر صیاد کا ۲۳۹
دورِ عثمانی میں فریادِ گدا ہے باریاب ۳۶۲
دور کی ان سے فقط صاحب سلامت چاہیے ۱۳۵
دور گردوں میں نمونے سینکڑوں تہذیب کے ۵۳۳،۳۶۹
دو رنگی میں راحت کفر، عشرت ہے حرام ۴۳۸
دورۂ عصر کی ہستی کو مٹاتا ہے خیال ۲۳۴
دوزخ کے کسی طاق میں افسردہ پڑی ہے ۵۳۲
دوستوں کا فراق قاتل ہے ۴۸
دوستوں کی چاہ، آپس کی محبت ہے حرام ۴۳۸
دوستوں کی رہے دعا حافظ ۴۹
"دوستی از کس نے بینم یاراں را چہ شد ۳۷
"دوستی کو آخر آمد دوستداراں را چہ شد" ۳۷
دوسری ہے آپ کی بخشی ہوئی "روح الذہب" ۴۹۵
دوش پر بکھرے ہوئے وہ لمبے لمبے سر کے بال ۱۶۲
دوشِ نازک پر نزاکت سے وہ آنچل ناگوار ۱۶۰
دوش ہی گویا تجھے امروز بھی، فردا بھی ہے ۲۳۲
دولت زیرِ بار ہے دنیا ۷۲
دولھا ہے تو، نجوم کی محفل برات ہے ۱۳۸
دونوں کی ہے اپنی اپنی منزل ۴۳۷
دونوں کے لیے سفر ہے مشکل ۴۳۷

دو نی تھی جن کی شان سے ہیروں کی آبرو ۶۱
دہر کی شان بقاطۂ کشمیر میں دیکھ ۳۱۵
دہر کی فرد میں تم ہو صفتِ بد بے کار ۳۸۴
دہر مسجد ہے سراپا، خمِ محراب ہے یہ ۳۸۵
دہر میں ایک سامنا ہے ترا ۷۱
دہر میں ذوقِ سکوں تجھ کو ہے پیغامِ فنا ۲۸۵
دہر میں قائم ہے تیرے دم سے شانِ قیصری ۳۲۵
دہر میں نیش کا جواب ہے نیش ۳۲۰،۴۳۱
دہلی دروازے کی جانب ایک دن جاتا تھا میں ۸۲
دہلیز جس کی عید جبینوں کی تھی، گئی ۵۶
دھجیاں دامنِ صحرا کی اڑا دیتے ہیں ۲۴۲
دھرموں کے یہ بکھیڑے اس آگ میں جلا دیں ۲۲۵
دھلتا ہے چہرہ سینۂ ہنگامہ زار کا ۱۶۶
دھواں آہ کا آسماں ہو گیا ۱۰۳
دھو دھو کے چٹانوں کو گزرتی ہوئی ندی ۵۳۵
دھوئے پانی چشمۂ خورشید سے لے کر زمیں ۱۳۱
دی چوہدری صاحب کو سکندر نے بشارت ۴۵۸
دی خبر آپ نے یہ کیا ناگاہ ۴۷
دی خدا نے جس کو عزت اس کی عزت چاہیے ۱۳۵
دیا بابِ عالی نے تمغا انہیں ۵۱۲
دیا چمن کے وہ غم فلک نے اسے ۱۰۳
دیارِ خاموشِ دل میں ایسا ستم کشِ دردِ جستجو ہو ۲۳۴
دیارِ عشق کا مصحف، کلام ہے تیرا ۲۲۷
دیارِ عشق میں واماندگی، رفتار ہے اے دل ۲۸۱
دیارِ یثرب میں جا ہی پہنچے، صبا کی موجوں میں مل ملا کر ۳۳۳
دیتا ہے طوطیوں میں تمہیں وقت پہ دانا ۱۴۹
دیتا ہے لیلائے شب کو نور کی چادر قمر ۳۱۷
دیتے ہوئے انسان کی تختی کی دہائی ۱۴۷
دیتے ہیں تجھ کو دامنِ کہسار کی قسم ۶۱
دیتے ہیں نام ماہِ محرم کا ہم تجھے ۵۲
دید کے قابل نہ ہو کیوں بزمِ فوق ۷۷
دیدۂ حور کی حیا ہوں میں ۱۹۰
دیدۂ خونبار پھر منت کشِ داماں ہوا ۲۲۵
دیدۂ سوزن سے بھی رکھتے ہیں یہ پنہاں اسے ۱۴۲
دیدۂ شوق کو دیدار نہ ہو، کیا معنی ۱۰۸
دیدۂ عالم پہ جوہر آشکارا ہے ترا ۳۴۸
دیدۂ قمری میں تھا صحنِ گلستاں خارزار ۳۲۸
دیدۂ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا ۱۱۳
دیدۂ گل چیں لو اب تیری ادا بھاتی نہیں ۲۰۱
دیدۂ مہرِ عالم آرا میں ۶۴
دیدۂ ہست کی ضیا ہوں میں ۱۹۲
دیدۂ ہمت میں تو مثلِ مہِ امید ہے ۳۴۷
دیدہ ہا باز است لیک از راہ گوشم دیدہ اند ۲۱۹
دیر و مغاں سے اٹھ گئے رند جو تھے کہن سبو ۴۶۲
دیکھ آوازِ ملامت سے نہ گھبرانا ذرا ۲۰۳
دیکھ اپنوں میں نہ پیدا ہو کہیں بے گانگی ۲۰۲
دیکھ اے بے خودیِ شوق نہ کر گم مجھ کو ۱۱۴
دیکھ اے جادو بیاں، تو نے اگر پروا نہ کی ۲۰۴
دیکھ اے جنسِ عمل تیرا خریدار آیا ۱۰۹
دیکھ اے چشمِ عدو مجھ کو حقارت سے نہ دیکھ ۱۰۶

دیکھ اے ذوقِ تکلم، یاں کوئی موسیٰ نہیں ۲۵۶
دیکھ اے ذوقِ خریداری! یہ موقع ہے کہیں ۹۲
دیکھ اے زاہد! احبابِ جامِ کوثر کا جواب ۲۵۱
دیکھ اے زندگی مرے آنسو ۷۴
دیکھ اے ضبط گر نہ جائے کہیں ۷۰
دیکھ اے غافل یہ دنیا جائے آسائش نہیں ۴۰۳
دیکھ اے نوح کی کشتی کے بچانے والے ۱۱۷
دیکھ تو اپنی پرانی مے میں کیفیت ہے کیا ۳۸۱
دیکھ تو مجمعِ اربابِ نیاز اے ساقی ۳۰۶
دیکھ کر چلنا، کچل جائے نہ چیونٹی راہ میں ۱۴۵
دیکھ کس روزن سے نکلا ہے دمانِ قادیان ۴۵۱
دیکھ لو تم بھی کوئی دم کا تماشا اور ہے ۲۵۵
دیکھ لیتا ہوں جہاں تنکا کوئی چبھتا ہوا ۲۹۶
دیکھ مغرب کی طرف سے جھومتا آتا ہے کیا ۲۴۳
دیکھ ناداں امتیازِ شمع و پروانہ نہ کر ۲۷۷
دیکھ نادان ذرا آپ سے غافل ہو کر ۱۰۷، ۴۰۲
دیکھ نور افشانیٔ گنبد شبِ مہتاب میں ۵۴۴
دیکھا جو آنکھ بھر کے تو بلبل پھڑک گئی ۵۶
دیکھا سہیلیوں نے تو حیران ہو گئیں ۱۴۲
دیکھا نہ ہو تو آج تماشا کرے کوئی ۳۰۰
دیکھتا تھا جام میں ہر چیز کا انجام جم ۴۰۳
دیکھتے ہیں یہ غریبوں کو تو برہم ہو کر ۱۱۶
دیکھنا آپس میں پھر نفرت نہ ہو جائے کہیں ۱۴۵
دیکھنا اے باغباں غنچہ نہ مرجھائے کوئی ۹۷
دیکھنا تو مری صورت پہ نہ جانا گل چیں ۱۰۵
دیکھنا دیکھنا وہ کافرِ دیندار آیا ۱۱۰
دیکھنے کو بہار ہے دنیا ۷۱
دیکھنے کو صفتِ گل خنداں ہوں میں ۱۰۵
دیکھنے میں گرچہ ہے مثلِ شرران کا فروغ ۳۹۱
دیکھنے والے سمجھتے تھے دمِ عیسیٰ جسے ۱۲۳
دیکھوں گا کیسے نیند سے تو جاگتی نہیں ۷۶
دیکھیے گل کس طرح کہتا ہے احوالِ خزاں ۸۹
دیکھیے ہوتا ہے کس کس کی تمناؤں کا خون ۴۲۳
دیکھیے ہوتے ہیں کب سرمالوی ۴۲۳
دیکھی گئی نہ اس سے مصیبت کسان کی ۱۴۳
دیکھی نہیں ہم نے تو کوئی اس کی نشانی ۲۰۸
دیکھے ہوئے ہیں تیرے فرعون کے سپاہی ۱۲۹
دیکھے ہیں میں نے سیکڑوں ہنگامۂ نبرد ۳۵۱
دیکھیے اس بزم سے بچ کر کہاں جائے کوئی ۹۷
دیکھیے اس بحر کا ہوتا ہے کس کس پر اثر ۸۹
دیکھیے کیا سلوک ہو اقبال ۲۷۳
دیکھیے محفل میں تڑپاتا ہے کس کس کو یہ شور ۹۰
دین اور ایماں کی دم میں واہ نمدہ دے دیا ۳۰
دین، دنیا کا محافظ ہے اگر سمجھے کوئی ۸۸
دین کی آڑ میں کیا کرتے ہیں، کیا کہتے ہیں ۱۱۴
دین کی تائید انگریزی پڑھوں کا کام ہے ۸۴
دین کے پردے میں تو دنیا کا سودائی نہ ہو ۲۰۲
دین کے معیار سے موزوں ہے شعرِ زندگی ۳۹۶
دین و مذہب سے نہیں اپنی سیاست کو غرض ۴۵۴
دینداروں کی امداد ہے ایماں کی نشانی ۲۰۸

دینے لگی اس قوم کی اک شان دکھائی	۱۴۷
دیوانہ وار تیرا پتا پوچھتا پھرے	۲۰۰
دیوی پروف بن گئے ہیں دیوتا سروپ	۴۵۷
دیکھا ہے یاس اب تلک باقی	۶۷
دیکھا ہے اس طرح کا کوئی تاجور کہیں؟	۶۱
دے ترنم کی صدا ہر بلبل ہندوستاں	۳۴۹
دے دیا ہے آج آخر تیری مرمر کا جواب	۲۵۱
دے رہی ہے مہر والفت کا نشاں انگشتری	۱۰۱
دے کر جھلک سی آپ تو پردے میں ہو رہے	۲۹۹
دے کے ذرّوں کو جلا، مہرِ درخشاں کر دے	۳۵۶
دے گا انہیں کون جا کے دانا	۱۸۳

ڈ

مصرع	صفحہ
ڈال دینا بزم کے باہیں وہ مرا بے اختیار	۱۶۲
ڈرا دیا ہے اقبال کو اصنام چمن کا	۳۳۱
ڈر کر امید، گوشۂ دل میں دبک گئی	۵۶
ڈر ہے غفلت سے نہ ہو تیرا مقدر بھی وہی	۳۹۶
ڈراتے ہیں تمھیں سکھوں کی تیغ تیز کے قصے	۴۵۵
ڈرتا ہوں کوئی میری فغاں کو سمجھ نہ جائے	۱۹۷
ڈرتا ہوں کہ دشمن کہیں بیمار نہ ہو جائیں	۱۷۸
ڈرتا ہے وہ لٹ جائے گی مسلم کی شرافت	۴۵۵
ڈرتے تھے جس کے واسطے وہ بات اب کہاں	۲۷۹
ڈرتے نہیں ہیں استری جاتی کے قہر سے	۴۵۷
ڈرنے لگے مشیمۂ قدرت میں ممکنات	۳۴۴
ڈگری دلا کے دین سے بیگانہ کر دیا	۴۲۰
ڈوبی غریب شرم سے جا کے شراب میں	۲۹۳
ڈوبی ہوئی ہے آب میں آتشِ سینۂ رباب	۳۳۶
ڈھب مجھے قوم فروشی کا نہیں یاد کوئی	۳۷۷
ڈھونڈ کر محفل نکالی داستاں کے واسطے	۹۵
ڈھونڈلو اس کو اگر دنیا میں عزت چاہیے	۱۴۵
ڈھونڈ لیتی ہے اک نہ اک پہلو	۷۱
ڈھونڈتا پھرتا ہے تجھ کو دل شیدا اپنا	۱۱۷
ڈھونڈتا پھرتا ہے ظلِ دامنِ حیدرؓ مجھے	۱۲۷
ڈھونڈتا ہے راہزن کو کاروانِ اہلِ درد	۱۲۱
ڈھونڈتی پھرتی ہے اڑا کر جو گھر صیاد کا	۲۳۸
ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ دکھا سکتا ہوں میں	۹۳

ذ

مصرع	صفحہ
ذات ہو جس کی شہنشاہانِ عالم کا وقار	۳۳۱
ذبح ہونا کوچۂ الفت میں ہے ان کی نماز	۱۲۲
ذبحِ خدا، نورِ چشمِ خلیل	۳۳۱
ذرا اور سمٹا تو گوہر بنا	۴۶۹
ذرا دامن بچانا یہ بھی کانٹا ہے بیاباں کا	۲۳۶
ذرا دیکھ اے شرر، ذوقِ فنا مجھ کو کہاں تک ہے	۳۰۱
ذرا سا دیتا ہے غنچے کا آشیاں مجھ کو	۲۲۸
ذرا سن لو بزرگانِ بہم آویز کے قصے	۴۵۴
ذرا سی بات ہے، انصاف سے مگر کہنا	۱۸۰
ذرا سی شمع ہے کم بخت اور کتنی بڑی لو ہے	۵۳۱
ذرا سے قد پہ تجھے چاہیے نہ اترانا	۱۷۹
ذرا گراں بھی تو ہو، بحرِ بیکراں کے لیے	۴۸۸
ذرہ ذرہ جس کا اخلاص و وفا تنویر ہے	۵۴۵
ذرے ذرے کو بنا وسعتِ صحرا کا امیں	۳۵۷
ذرے ذرے میں جلا ہے تری تکبیروں سے	۳۵۸
ذرے ذرے میں ہے اک حسن کا طوفاں بپا	۳۱۵
ذرے کا آفتاب سے اونچا مقام ہے	۳۵۰
ذکر بھی میرا اگر میری طرح دیوانہ ہے	۲۴۴
ذکرِ جامِ طہور، وعظ کا وعظ	۲۷۳
ذکر جب اقبال کا آیا تو بول اٹھا کوئی	۸۸

مصرع	صفحہ
ذکرِ حق، مسلم کے گھر سے ہو گیا رخصت مگر	۴۱۷
ذکر کچھ آپ کا بھی ہے ان میں	۲۵۴
ذکر ہے سوز سے تہی، فکر سفینہ در سراب	۴۶۳
ذوقِ تبلیغ سے بے چین رہا کرتے تھے	۳۷۴
ذوقِ تپش سے بزم میں آزاد ہو کے آئے	۱۹۹، ۵۳۴
ذوقِ نظارہ ہوتا اے کاش آدمی میں	۳۷۵
ذہن میں میرے اصولِ منطق و قانون ہے	۴۱۸

ر

مصرع	صفحہ	مصرع	صفحہ
رات کی آمد ہے، مرغان ہوا خاموش ہیں	۱۸۷	راہ عقبے یافتہ با عزوشاں ۱۳۲۱ھ	۵۱۱
رات کے آغوش میں لیٹا ہوا بے ہوش ہے	۳۹۱	راہبر کو قافلے کے ساتھ رہنا چاہیے	۲۰۲
رات کے دامن میں ہے گویا سحر سوئی ہوئی	۲۲۰	راہی سوئے فردوس ہوئی مادر جاوید	۵۲۴
رات یہ تاروں بھری، ذوقِ نظر کی عید ہے	۳۷۱	رایت تری سپاہ کا سرمایۂ ظفر	۳۵۰
راحتِ جان وجگر دختر علی	۵۲۴	رحم آتا ہے ہمیں قیس کی عریانی پر	۲۳۱
رازِ توحید! حکومت نہیں تفسیر تری	۳۸۵	رخ پہ بل کھائے ہوئے وہ آہ، گیسوئے دراز	۱۶۰
راز دار و رزدہم وزدست در بازارِ حسن	۱۰۲	رختِ سفر چو مادرِ ممتاز بست و رفت	۵۲۰
راز و نیاز "مارمیت"، سوز وگداز عبدہ	۴۶۲	رخت کب منزل نے باندھا کارواں کے واسطے	۹۶
رازِ ہستی سے آشنا ہوں میں	۱۹۲	رخصت اے آرام گاہِ چشتی بے نشاں	۱۹۳
رازقِ اقوامِ عالم تھا کبھی جن کا کرم	۳۸۰	رخصت اے آرام گاہِ شنکر جادو رقم	۱۹۴
راس مسعودِ جلیل القدر کو	۵۲۴	رخصت ہوا دلوں سے خیالِ معاد بھی	۴۲۰
راستا تیرا نہیں شرمندۂ نقشِ قدم!	۱۹۸	رخصت ہوئی جہان سے وہ تاجدار آج	۵۳
راگ ہے دین مرا، راگ ہے ایماں میرا	۵۳۳	رخصت ہوئی ہے زندگیِ سادۂ عرب	۴۹۵
رام کر لینا زمانے کا ترے ہاتھوں میں ہے	۹۹	رخصت ہوئے مسافر تاروں کی روشنی میں	۳۷۶
رانڈ کے چرخے کی صورت کیوں چلے جاتے ہیں آپ	۳۱	رخنہ اندازی نہ کر، کہہ دے کوئی گل گیر کو	۲۴۲
رائے زن اس سے نہیں بڑھ کر کوئی	۷۷	رسالہ آپ کا آئینہ بن کر سامنے آیا	۵۰۶
راہ اپنی چھوڑ کر نکلے دہن کی راہ سے	۲۹	رسالہ آپ کا سلکِ جواہر بن گیا گویا	۵۰۵
راہ اس محفلِ رنگیں کی دکھا دے سب کو	۱۱۹	رستا نہیں گھونسلے کا ملتا	۱۸۳
راہ پیماؤں کا خمیازہ وہ کہتے ہیں اسے	۳۹۳	رشتۂ تسبیحِ شاں جز رشتۂ زنار نیست	۹۷
راہزن کے لیے لازم ہے رہے گرمِ تلاش	۳۷۸	رشتہ مذہب کا ہے وابستہ ہر افغان کے ساتھ	۳۵۹

رشکِ صد اکسیر ہوتی ہے یتیموں کی دعا ۴۵
رعونت کہیں مانعِ بندگی تھی ۲۰۷
رفتار اس کے نقشِ قدم پر کرے نصیب ۶۳
رفتی واز اشکِ بلبل بر چمن طوفاں گذشت ۳۹۲
رفوائے بخیہ گر چاکِ محبت ہو تو کیوں کر ہو ۲۹۰
رقص موجوں کا جا کے دیکھیں گے ۴۸
رقیبوں کو جلاتی ہے، تمہیں بے تاب کرتی ہے ۲۴۸
رکھا ہے خدا نے اسے پھولوں میں چھپا کر ۱۵۲
رکھا ہے مرے بھائیوں کو اس نے جکڑ کر ۱۳۶
رکھتا ہوں طائرِ دل رنگیں نوا کو میں ۵۸
رکھتا ہے بیتاب دونوں کو مرا ذوقِ طلب ۴۹۵
رکھتی ہے آغوش میں صد موجۂ صرصر زمیں ۱۳۱
رکھتے ہو اگر ہوش تو اس بات کو سمجھو ۱۵۳
رکھی ہوئی کام آ ہی جاتی ہے جنسِ عصیاں عجیب شے ہے ۳۳۳
رکھے تھے ہم نے گناہ اپنے ترے غضب سے چھپا چھپا کر ۳۳۳
رگِ بے خون دکاوشِ نشتر ۷۲
رلایا خوں مری آنکھوں کو تیرے خوابِ غفلت نے ۲۱۴
رمزِ الفت سے مرے اہلِ وطن غافل ہوئے ۱۹۴
رمزِ وحدت سے آشنا ہوں میں ۱۹۱
رندِ دہن دریدہ کو محرمِ حرفِ راز کر ۴۶۴
رند کہتا ہے ولی مجھ کو، ولی رند مجھے ۱۰۶
رنگ آزادی ہے ہر مضمون میں ۷۸
رنگ اپنا جمائے جاتی ہے ۶۷
رنگ احوال، ورد پہلو بھی ۷۲
رنگ اس درگہ کے ہر ذرے میں ہے توحید کا ۱۲۴
رنگ ''اوادنیٰ'' میں رنگیں ہو کے اے ذوقِ طلب ۲۵۵
رنگ قومیت مگر اس سے بدل سکتا نہیں ۱۹۵
رنگ کچھ شہرِ خموشاں میں جما سکتی نہیں ۴۰
رنگ گلشن جو ہو خزاں کے لیے ۷۴
رنگ لائی ہیں عبادت کا مری مے خواریاں ۲۴۳
رنگ لایا آہ آخر آسمانِ دوں شعار ۱۶۳
روئیں گے بعد میرے جی بھر کے رونے والے ۱۳۶
روتے آئے تھے روتے جائیں گے ۶۹
روحِ آزادیٔ کشمیر کو پامال کیا ۳۱۴
روح الامیں بھی شوق میں مدحت سرا ہے آج ۳۵۴
روح پرور ہے تجلی تیری اے چشمِ فلک ۱۹۹
روحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے یہ ۳۸۵
روح فردوس میں رومی کی دعا دیتی ہے ۵۰۹
روح کا جوہر نکھرتا ہے اسی تدبیر سے ۱۹۵
روح کا طائر، عرب کی شمع کا پروانہ ہے ۲۴۴
روح کا فردوس ہے حسنِ نظر افروزِ گل ۳۷۱
روح کو ملتی ہے جس سے لذتِ آبِ بقا ۱۷۰
روح کو یادِ الٰہی کی طرح بھاتی ہے یہ ۴۳
روحِ نبیؐ میں جلوۂ نورِ خدا ہے آج ۳۵۴
روح ہے جب تک بدن میں عشق ہم جنسوں سے ہو ۸۶
روزِ اول سے ودیعت نور کا جوہر ہوا ۱۶۵
روز بر گل چوں چراغانِ شبِ یاراں گذشت ۳۹۲
روزِ طرب جہاں میں سیہ پوش ہو گیا ۵۶
روز کہتا تھا کہیں مرتا نہیں ہم مر گئے ۲۵۱
روز کے ناز اٹھ نہیں سکتے ۱۸۱

روز محشر کوئی مے خوار نشے میں بولا ۲۵۳
روز منبر پر سنا کرتے تھے کعبے کی صفت ۵۳۵
روشن از نور مہ حکمت شبستان من است ۹۶
روشن اس کی رائے روشن سے نگار روزگار ۳۳۰
روشن تجلیوں سے تری خاوران ہند ۳۵۰
روشن مرے سینے میں محبت کا شرر ہو ۳۵۳
روشن ہو میرے دم سے زمانہ اسی طرح ۱۳۸
روشن ہیں جو پر مرے تو مجھ کو ۱۸۴
روشناس آسماں ہوں فتح ونصرت کے نشاں ۳۴۹
روشنی کا مگر حباب ہے تو ۲۴
روشنی لے کر تری، موج غبار راہ سے ۳۱۷
روکش سجدہ مری ہر لغزش مستانہ ہے ۲۴۳
رومال کے لباس میں ابر آ کے بارہا ۵۳۴
رونا، ستم اٹھانا اور ان کو پیار کرنا ۲۲۵
رونق بزم احبا شہ نواز ۵۱۴
رونق جو تیرے سارے مکینوں کی تھی، گئی ۵۶
رونق خانہ صبا ہوں میں ۱۹۰
رونق خانہ یہ محرم ہے ۷۰
رونق میخانہ باقی گردش صہبا سے ہے ۳۵۶
رونے والا ہوں شہید کربلا کے غم میں میں ۱۲۷
روئے تاباں کی جھلک دے کے حسیں چھپتے ہیں ۱۷۷
روئے کوئی اس قوم کے دکھڑے کو کہاں تک ۱۳۸
روئیے جا کر کسی صحرا میں تنہا بیٹھ کر ۳۶
روئے خود در نقاب سیم پنہاں کردہ ای ۹۹
رہ الفت میں رواں ہوں، کبھی افتادہ ہوں ۱۰۷
رہ جائیں نہ پر تھک کے، مجھے ہے یہی کھٹکا ۱۷۸
رہ عشق میں ہے کوئی راہزن بھی؟ ۲۷۱
رہ گزر میں میں نے خار جسم لاغر رکھ دیا ۲۲۷
رہ گئے اپنی کہن دامی سے ہم محروم صید ۳۷۹
رہ گیا تھا میں ہی کیا اپنے فسانے کے لیے ۲۹۷
رہ گیا ہوں دونوں ہاتھوں سے کلیجا تھام کر ۳۹
رہ منزل امتحاں طے کروں ۳۳۰
رہ و رسم مقام دلبری سیکھ ۴۹۷
رہا دیر تک محو ذکر خدا ۳۳۹
رہا نہ شوق حسینوں کی آشنائی کا ۳۶۶
رہبر تو خضر فکر ہے اور ذوق دید ہے ۲۰۰
رہتا نہیں اندوہ جہاں حسن عمل ہے ۵۳۰
رہتا ہوں اقبال! گھر کی چار دیواری میں بند ۴۰۱
رہتا ہوں میں کمال کے سودا میں رات دن ۱۳۹
رہتا ہے ایک قطرہ معلق جو آنکھ میں ۱۶۶
رہتا ہے بھائی میں اک دیوانۂ اصنام ہے ۸۸
رہتا ہے دل میں صورت حرف نگیں وہ نام ۶۲
رہتا ہے ہر گھڑی اسے دھڑکا زوال کا ۱۳۹
رہتی نہیں ہمیشہ میروں کے گھر میں میری ۴۴۳
رہتی ہے اس چمن میں ہمیشہ بہار کچھ ۱۳۹
رہتے ہیں بے درد میری چشم تر پر خندہ زن ۲۸۶
رہرو جاں باز کی غیرت مردانہ دیکھ ۴۹۳
رہزن دین غزنوی مغربیوں کے سومنات ۴۶۱
رہزن درہ گزار ہے دنیا ۷۱
رہن میں نے اک درم پر آج یہ گھر رکھ دیا ۲۳۸

رہنما ہوتے ہیں جو رستے میں دم لیتے نہیں	۲۰۳
رہنما ہے وادیِ عالم میں تو مثلِ خضر	۳۸
رہنمائے منزل مقصد ہے تو سب کے لیے	۳۲۵
رہنے سہنے کو ہے مکاں ایسا	۱۸۲
رہنے کو طویلوں میں سمجھتے ہو برا تم	۱۳۹
رہنے والے انتخاب ہفت کشور کے ہو تم	۹۲
رہوں میں خادم خلق خدا، جیوں جب تک	۲۲۸
رہی ہے کلی جس کو سیماب وار	۳۳۸
رہی خاک کی مورتوں میں اسیر	۴۶۹
رہی نہ بات کوئی میرے رازداں کے لیے	۴۸۸
رہی نہ زہر میں اقبال وہ پرانی بات	۲۷۵
رہے تو ہم بھی، مگر کیا نمود تھی اپنی	۳۶۸
رہے حد میں تو روشن ہے شبستانِ حیات اس سے	۴۴۳
رہے دل مرا غیر سے بے خبر	۴۴۰
رہیں جہان میں عظمت طراز تاج و سریر	۸۱
رہین لذت ہستی نہ ہو کہ مثلِ شرار	۳۱۰
ریزش دانہائے اختر کو	٦٧
ریزہ ریزہ ٹوٹ کر پیمانہ خورشید ہے	۳۷۱

ز

مصرع	صفحہ
زطوفان وتبر دارا آنچہ نتوانی شدن، آں شو	۲۱۸
زہاتف سال تاریخش شنیدم	۵۲۳
زہشت خلد ندا یم رسید ''المومن''	۵۱۷
۱۶۷ x ۸ = ۱۳۳۶ھ	
زادِ عمل نہیں ہے محشر کا سامنا ہے	۵۴۳
زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا	۱۰۶
زاہدِ شہر کہ ہے سوختۂ طبعی میں مثال	۲۳۵
زاہد نہیں جو مجھ کو جنت کی آرزو ہو	۵۴۳
زباں آشنائے سرود و نیاز	۳۳۷
زباں ان کی سرمایۂ حسنِ نثر	۵۱۲
زبانِ برگِ گل پر قطرۂ شبنم کے چھالے ہیں	۲۹۸
زباں تنگ عقدۂ بت خانہ بن کر رہ گیا مطلب	۳۰۱
زباں جب ایک بھی گویا نہ ہوتی زبانوں میں	۲۱۴
زباں خاموش رکھتی ہے مگر ہر بات کہتی ہے	۵۲۹
زباں رانقش کرداز تیرِ غفلت [کذا]	۵۰۸
زباں کے سچے ہیں، پکے ہیں عہد و پیماں کے	۳۴۳
زباں میٹھی ہے لب ہنستے ہیں، پیاری پیاری بولی ہے	۲۷۹
زباں میری ہے اے اقبال بولی دردمندوں کی	۲۷۰
زباں میری ہے لیکن کہنے والا اور ہے کوئی	۲۱۳
زبان و بیاں ہر دو نابالغانہ	۴۵۲
زباں وہ کہ پتھر کا دل چیر دے	۴۶۸
زبانِ ہاتفِ غیبی ہوئی اس طور سے گویا	۵۰۶
زبدۂ عالم ظہیر دہلوی	۵۱۵
زبسکہ غم نے پریشاں کیا ہوا تھا مجھے	۳۲
زخم اور سوزن رفو تو بہ	۲۷۶
زخمِ جگر جو تھے شبِ فرقت میں ہم سخن	۲۶۰
زخمِ دل کے واسطے ملتا نہیں مرہم مجھے	۳۷
زخم منت پذیرِ مرہم ہے	۶۸
زخم میرے کیا ہیں، دروازے ہیں بیت اللہ کے	۱۴۴
زخمۂ الفت سے ہے تارِ رگِ جاں نغمہ خیز	۳۳۵
زخمۂ عشق سے تجھ کو نہ بجاؤں کیوں کر	۱۰۴
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جستجو رہتا ہوں میں	۱۷۳
زر پاس نہیں تو رہزان سے کیا کام	۳۱۸، ۴۲۸
زربفت کے جھولوں سے ہے تم کو بھی سجایا	۱۵۰
زریں فام، طلوع و غروب کا پابند	۴۴۲
زلف دراز، حسن پہ یوں طعنہ زن ہوئی	۲۹۳
زمانہ، زمانہ، زمانہ، زمانہ	۳۵۳
زمانے بھر کے یہ حاصل کریں علوم و فنوں	۳۵
زمانے میں عزت، حکومت یہی ہے	۱۵۴
زمانے میں ہے ان کو مشہور رہنا	۲۸۹
زمیں بھی اپنی شاید جا ملی ہے آسمانوں میں	۲۱۴
زمیں پر یوں نہ سیلی خوردۂ ریگِ بیاباں تھا	۱۵۸

زمیں خراش ہوں میں ناخنِ خجالت سے ۳۶۶
زمیں سے بغل گیر ہونے لگی ۳۳۷
زمیں سے ستارے اگانے لگی ۴۶۷
زمیں، یاسمن سے ہے مہتاب خیز ۴۶۷
زنار ہو گلے میں، تسبیح ہاتھ میں ہو ۲۲۴
زنجیرِ جوئے موجِ بادِ بہار ہوں میں ۵۴۳
زندگانی در جگر خاراست و در پا سوزن است ۲۱۹
زندگانی کا اعتبار نہیں ۲۶۱
زندگانی ہو گئی ہے موت سے بدتر مجھے ۱۲۷
زندگی اپنی اسی طرح گزر جاتی ہے ۱۷۵
زندگی اپنی زمانے میں تمہارے دم سے ہے ۹۴
زندگی اپنی، کتابِ موت کی تفسیر ہے ۳۸
زندگی تجھ سے ہے اے فخرِ براہیم اپنی ۱۱۷
زندگی تجھ سے ہے اے نارِ محبت میری ۱۰۴
زندگی تیری جہاں میں دلربایانہ تو ہو ۹۹
زندگی تیری سراپا صلح کا پیغام تھی ۳۹۴
زندگی جزو کی ہے، کل میں فنا ہو جانا ۲۰۸
زندگی چار دہاڑے ہے تو اس کی خاطر ۲۴۹
زندگی چاہیے دنیا میں شرر کی صورت ۲۸۴
زندگی دنیا کی مرگِ ناگہانِ اہلِ درد ۱۱۹
زندگی زندہ اسی نور کے اتمام سے ہے ۳۸۵
زندگی کا دامن انساں میں گویا خار ہے ۲۱۹
زندگی کا دم ہے زیرِ دامنِ صیاد اب ۷۵
زندگی کا راز اس کی آنکھ سے پوشیدہ ہے ۳۷۲
زندگی کو نورِ الفت سے ملی جس دم ضیا ۳۶
زندگی کی رہ میں جب میں طفلِ نو رفتار تھا ۳۹۰
زندگی کی مے سے مینائے جہاں لبریز ہے ۳۷۲
زندگی کیا اسی کو کہتے ہیں ۷۳
زندگی موت سے ہم دوش ہوئی جاتی ہے ۲۵۲
زندگی موت ہے، کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش ۴۷۵
زندگی میں تو سو خرابی ہے ۲۵۷
زندگی نام رکھ دیا کس نے ۷۱
زندگی وہ چاہیے دنیا کی زینت جس سے ہو ۹۶
''زندہ جاویدی گردی اگر موزوں شوی'' ۳۹۶
زندہ کیا جولب نے تو مارا نگاہ نے ۲۶۰
زندہ ہم خاک ہوں، تقدیر ہی کہتی ہے بیر ۳۷۴
زنگِ افکارِ جہاں سے شیشۂ دل تھا صفا ۱۷۴
''زود بریاں شود بروغنِ خویش'' ۳۲۱، ۴۳۱
زور اس کا 'ید اللّٰہی' حق اس کا شہنشاہی ۴۸۰
زور تم اپنی کم سنی پہ نہ دو ۲۵۴
زورِ جنوں میں جائے جو دشتِ عدم کو دل ۶۲
زہے نشاطِ فراواں کہ اخترِ تقدیر ۷۹
زیاں کس کا ہے؟ تیرا یا کہ میرا؟ ۴۹۸
زیبِ حسن محفلِ اشراف عالم تو ہوا ۴۲
زیب دیتا ہے اگر کہیے تجھے کشور کشا ۳۴۷
زیب دیتا ہے اگر مرغوبِ اہلِ دل کہیں ۵۰۹
زیبا ہے ہمیں قید سے انساں کی نکلنا ۱۴۸
زیتون میں جس طرح ہے روغن ۴۴۵
زیرِ گردوں شاہدِ آرام کی صورت نہیں ۳۶
زینت افزائے عینِ عید ہے کل ۶۴

زینت انساں ہے تو، زیور ہے تو، عزت ہے تو ۳۲۷

زینت تھی جس سے تجھ کو، جنازا اسی کا ہے ۶۲

زینت دست حنا مالیدۂ جاناں ہوئی ۱۰۱

زینتِ گیتی بماند تا ابد ۵۱۴

زینت محفل ہیں فرہادان شیریں عطا ۸۹

زینت مسند ہوا عباسیوں کا آفتاب ۱۳۱

زیں کارواں سرائے سوئے منزل دوام ۵۲۰

س

مصرع	صفحہ
ساتھ کے لڑکے جو ہوں، ان سے رفاقت چاہیے	۱۳۵
ساتھ مسجد کے رکھے بت خانۂ آ زرز میں	۱۳۳
ساتھ کتب میں لے کے جائیں گے	۶۹
ساتھ والے دیکھنا تم سے نہ بڑھ جائیں کہیں	۱۳۵
ساتھی جو ہیں پرانے، ان سے ملوں ملاؤں	۱۸۶
ساتھی کے ساتھ سب کو برسنا ضرور ہے	۱۴۳
سادگی دیکھو کہ پھر دیدار کا سائل ہوں میں	۳۰۶
سارا یہ ایک بوند کی ہمت کا کام تھا	۱۴۳
ساری دنیا سے خود براہوں میں	۱۹۱
ساری دنیا سے نرالی ہے دکانِ اہلِ درد	۱۲۰
سارے پنجاب کی بہبود ہے اپنا مقصود	۴۵۴
سارے عالم کی زباں پر ہے کہانی آپ کی	۳۰
سازِ تعمیر تھا اس قصر کو ویراں ہونا	۱۰۹
ساعدِ سیمیں میں پھولوں کے وہ گجرے خوش نما	۱۲۰
ساغرِ بادۂ ملال ہے تو	۶۵
ساغرِ گیتی نما پر کرنہ اے جمشید! ناز	۲۵۰
ساغرے میں پڑا انگشتِ ساقی کا جو عکس	۱۰۱
ساقی نہیں وہ باقی، وہ انجمن نہیں ہے	۱۹۸
ساقی وہ کون سا تھا، جس نے یہ مے پلادی	۲۷۸
ساقی ہے اس کا اور ہی، مے اور جام اور ہے	۲۳۱
ساقیا! بادل نہیں، اڑتا ہوا مے خانہ ہے	۲۴۳
ساقیا! توبہ سے پہلے تو تنا پیمانہ ہے	۲۴۲
سالِ ایں معنی سروشِ غیب داں	۵۲۰
سالِ بنائے حرمِ مومناں	۵۱۸
سالِ تاریخِ وفات اوز ''غفران آشکار'' ۱۳۳۱ھ	۵۱۵
سالِ تعمیرش زہاتف خواستند	۵۱۸
سالِ فتحش ''اسمِ اعظم مصطفےٰ'' ۱۳۴۲ھ	۵۱۹
سالِ آں مغفوراز ''مغفور'' گیر ۱۳۲۶ھ	۵۱۳
سامانِ بحر ریزیِ طوفاں کیے ہوئے	۵۹
سامانِ صلحِ دیر وحرم ہے اگر یہاں	۳۵۰
ساماں طراز ظلمتِ شب ہے یہ چاندنا	۱۹۶
سامنے آتا ہے جو کچھ، دیکھتا جاتا ہوں میں	۴۰۱
سامنے آنکھوں کے پھر جائے سماں بغداد کا	۱۳۳
سامنے اک دم میں درگاہِ شہِ ابرارؐ ہے	۴۰
سامنے ایسے گلستاں کے کبھی گر نکلے	۳۱۴
سامنے تیرے پڑا ہے مجھے کیا کیا کہنا	۱۱۵
سامنے دونوں کے ہے دین وسیاست کی بساط	۴۴۸
سایہ ترے شہپر کا بہ از بالِ ہما ہے	۵۳۹
سایۂ ذلت سے مومن کا گزرنا ہے حرام	۴۴۸
سایۂ رحمت ہے تو اے ظلِ دامانِ پدر	۳۸
سایہ ہر ایک سایۂ بالِ ہما ہے آج	۳۵۵
سب آئے کہ اس بات میں تھی سب کی بھلائی	۱۴۶

سب برا کہتے ہیں لڑنے کو، بری عادت ہے یہ ۱۳۵
سب بڑائی اپنی محنت کی بدولت چاہیے ۱۳۵
سب بزرگوں کی خاکِ پا ہوں میں ۱۹۳
سب حسیں خردسال ہوتے ہیں ۲۵۴
سب سے آگے صورتِ بانگِ درا جاتا ہوں میں ۴۰۱
سب سے میٹھا بولنے کی تم کو عادت چاہیے ۱۴۴
سب کسی کا کرم ہے یہ ورنہ ۱۹۱
سب کو دولت کا بھروسا ہے زمانے میں مگر ۱۱۸
سب کہیں وا ورے ذی شان رسالت تیری ۳۶۵
سب مان گئے دور شکایت ہوئی سب کی ۱۵۰
سب مست ہو کے گرتے ہیں آغوشِ خواب میں ۱۶۶
سب نے یہ کہا، آپ کریں راہ نمائی ۱۴۷
سبب اے ہم نشینو کچھ نہ پوچھو میرے رونے کا ۲۹۰
سبزۂ عیش کی امید ہے کل ۶۴
سبزۂ گلشن پہ سایہ پڑ گیا صیاد کا ۲۳۹
سبزۂ میدان واٹرلو سے جا کر پوچھتا ۳۴۷
سبزے سے ہے کچھ کام کہ مطلب ہے صبا سے ۱۵۱
سبق آموزِ انفعال ہے تو ۶۵
سبق لیتا رہا افتادگی کا خاکِ ساحل سے ۲۱۶
سبک ہے بارِ گراں لا الہ الا اللہ ۴۳۴
سبھوں سے بڑھ کے رہے ان کے فہم کا گلگوں ۳۴
سبھی کچھ ہوں مگر ہم رنگِ محرابِ عبادت ہوں ۲۱۱
سپندآسا صدائے رفتہ تیرے دردمندوں کی ۲۷۰
ستارا جب گرا کوئی ترے ماتھے کی افشاں کا ۲۴۷
ستارے آسماں کے جن کو کہتے ہیں زمیں والے ۱۵۵
ستاروں سے اونچی تری مشتِ خاک ۴۳۹
ستارے بھی ترے دانے مرے خرمن کے نکلے ہیں ۲۹۱
ستارے فلک پر چمکتے نہ تھے ۱۸۴
ستارے مٹے، اوس رونے لگی ۳۳۷
ستارے ہونے لگے زیرِ آستیں پیدا ۳۹۹
ستم اس غضب کا خزاں نے کیا ۱۰۳
ستم دہر کا مارا ہوا فریادی ہوں ۱۱۴
ستم گوش باغباں ہوں میں ۶۶
ستم ناروا سے مرتا ہوں ۶۶
ستم ہائے تدریجی و ناگہانی ۴۳۸
ستم ہے شوق کی آتش کو مثلِ موج ہوا ۲۲۰
سجا نہیں نظر میں ہماری یہ خم تجھے ۵۱
سجدۂ خالق سے اٹھے جب سرِ قومِ حجاز ۳۶۱
سجدے مسجود ہوں جس کے وہ جبیں اس کی ہے ۳۸۶
سچ تو یہ ہے تیری برکت سے جہاں آباد ہے ۳۴۷
سچ سمجھو تو انساں کی عظمت ہے اسی سے ۱۵۳
سچ وہ ہے، نہ بولیں تو خدا ہوتا ہے ناخوش ۳۳۱
سحر کے خوف سے اڑتے چلے جاتے تھے منزل کو ۱۵۵
سحرگاہاں بہ گورستاں رسیدم ۵۲۳
سحر ہے دعا کی، اثر کی گھڑی ۳۳۷
سخت جاں شرمندۂ شوقِ شہادت کیوں نہ ہوں ۴۳۳
سخت خوددار ہو دنیا میں سپر کی صورت ۲۸۵
سخت ہے میری مصیبت، سخت گھبرایا ہوں میں ۱۲۶
سختی سے ہمیں پیش وہ آتا ہے یہ مانا ۱۳۹
سختی میں جو راحت ہو تو سختی ہے گوارا ۱۳۹

سخنِ پاکِ مصطفیٰ آورد ۵۲۱
سر اسی راہ میں مردانِ خدا دیتے ہیں ۲۳۱
سرِ بالیں لباسِ طفلی ہے ۶۵
سر بسر جس سے عیاں ہے خوش بیانی آپ کی ۳۱
سر پٹکتی ہے پہاڑوں میں ابھی تک بجلی ۴۰۶
سر پہ وہ دودھ کی ٹھلیا کو اٹھاتے آنا ۱۷۶
سر جھکائے ایک دن جاتا تھا ٹکسالی کو میں ۸۶
سر چڑھا جاتا ہے میرے، پھوٹ کر چھالا مرا ۲۵۰
سر رکھنے کو ذرا سی جگہ بھی جہاں نہ ہو ۲۵۸
سرسبز جن کے نم سے، بوٹا امید کا ہو ۱۹۷
سرِ کوہ چمکے جو وہ بن کے بجلی ۲۰۷
سرِ کہسار سے طنبور بجاتے آنا ۱۷۶
سر کے بل راہِ مدینہ میں جو میں چلنے لگا ۲۶۸
سر کے بل گرتا ہے گویا زد بانِ اہلِ درد ۱۱۹
''سرو با یک مصرع از قیدِ خزاں آزاد شد'' ۳۹۶
سراپا بندۂ تقلیدِ ظن تھا ۴۹۹
سراپا صورت نے تیری فرقت کی شکایت ہوں ۳۱۲
سراپا ہوا مثلِ آغوشِ دریا ۷۸
سرد مہری یخ نے دی، تجلی ملی الماس سے ۱۶۵
سردی سے رہیں ہم تو طویلوں میں ٹھٹھرتے ۱۴۸
سرفرازی چاہیے بدلہ مری افتاد کا ۴۳
سرکار رعیت پرور ہے کیوں ناحق شور مچاتے ہیں ۴۱۷
سرکش از حکمِ تو در بزمِ جہاں دیوانہ شد ۳۲۷
سرکشی تجھ سے گراتی یہ بشر کو خاک پر ۳۲۵
سرگذشتِ جہاں کا سرِ خفی ۴۳۱،۳۲۱
سرگذشتِ ملتِ بیضا کا تو آئینہ ہے ۳۷۹
سرگراں سی اب شعاعِ مہرِ تاباں تجھ سے ہے ۲۰۱
سرِ مژگاں پہ آگئے آنسو ۴۸
سرمایہ پرستی نے کیا خوار جہاں کو ۴۶۰
سرمایۂ حقیقتِ کبریٰ ہے یہ مجاز ۳۵۲
سرمۂ چشمِ دشت میں گردِ رمِ آہو ہوا ۳۸۱
سرمۂ دیدۂ افق بن کر ۶۷
سرمۂ عید کی کشید ہے کل ۶۴
سرمۂ گوہر مری آنکھوں کو تیری دید ہے ۲۰۵
''سرو با یک مصرع از قیدِ خزاں آزاد شد'' ۳۹۶
سرو کا بوٹا بھی میوہ دار ہے ۷۸
سرودِ جہاں کی بم و زیر یہ ۴۷۰
سرودِ مرغِ نوا ریز و ہم نشینیِ گل ۳۸۷
سرورِ بادہ اگر ہے تو 'ہاں' نہیں تو 'نہیں' ۴۴۰
سرورِ بادہ سے ہوتی ہے آشکار عورت ۴۴۰
سروشِ دل رقم زد بہرِ تاریخ ۵۰۸
سزا پانے والی ہے یورپ کی غفلت ۴۰۹
سطر سطر اس کی مفیدِ ملک و قوم ۷۷
سطوت سے تیری پختہ جہاں کا نظام ہے ۳۵۰
سعیِ شغال و گرگ سے جنبش ہوئی اگر ۴۲۱
سعیِ نمو کے نام ہیں سبزہ و غنچہ و شجر ۲۳۳
سفر میں نہ منزل کا رکھ کچھ تخیل ۴۰۹
سکوتِ وادیِ جیحوں ہے ''قم باذن اللہ'' ۴۷۵
سکوں سے کس قدر بیگانہ ہے موج ۴۹۸
سکھا دے اب اقبال کچھ قاہری بھی ۴۰۹

سکھائی ہے کس نے تجھیں بے حجابی ۲۸۸
سکھائے قطرے کو انداز اس نے طوفاں کے ۳۳۲
سل بٹے سے پس جائیں وہ کشمیر نہیں ہیں ۵۳۰
سلامت مجھے میرا اینمی، یوگنڈا ۳۲۵
سلسلہ اس کی مروت کا یونہی لا انتہا ۳۳۱
سلسلہ ملتا ہے اس کا عربستاں کے ساتھ ۳۵۹
سلگائیں آ کے مالوی ہندو سبھا کی دھوپ ۳۵۸
سلیقہ نہ تھا بات کرنے کا تم کو ۲۹۵
سمایا نہ جو وہم و ادراک میں ۳۳۹
سمٹ کر تنگیٔ دل سے سویدا بن گیا آخر ۲۲۸
سمجھ سکتا نہ تھا کوئی مجھے اس بزمِ ہستی میں ۲۸۰
سمجھ غافل گدازِ دل میں آزادی کہاں تک ہے ۳۰۲
سمجھ کر اختر قسمت اٹھا لیتے ہیں ہم اس کو ۲۳۷
سمجھ گئے ہیں تری چال گنبدِ گردوں ۳۴
سمجھ میں آ گئی تیرے پہیلی راز قدرت کی ۲۶۲
سمجھا نہ کوئی حلقۂ ماتم سے کم تجھے ۵۱
سمجھا ہوا ہوں صبحِ دیارِ عدم تجھے ۵۲
سمجھا ہے تو نے مجھ کو کارواں میں ست ۳۳۵
سمجھو تو موت ایک مقامِ حیات ہے ۳۵۲
سمجھی ہے اپنے آپ کو آئی ہوئی اجل ۵۷
سمجھے انہوں نے اور ہی معنی وصال کے ۲۳۵
سمجھے کہ خامشی ہے مآلِ ضیائے شمع ۱۹۶
سمجھیں گے کیا وہ ناداں، آئینِ سروری کو ۳۷۵
سمجھیں مرے سخن کو ہندوستان والے ۱۹۷
سمندِ عمر کو اک اور تازیانہ ہوا ۳۸۲
سمندر میں دیکھا کہ گرداب دیکھ ۳۶۹
سن عیسوی خواستم چوں زہاتف ۵۲۳
سن کے اس کو بے رخی سے بھاگ جاتا ہے مدام ۲۳۹
سن کے ان دونوں کی تقریر کو حیران ہوں میں ۱۰۶
سن کے بیٹے نے کہا آپ بجا کہتے ہیں ۳۵۳
سن کے کہنے لگا اقبال بجا فرمایا ۳۷۷
سن کے کیا کہتی ہے دیکھیں بادِ عنبر بارِ صبح ۸۸
سنا ہے آج جنت میں بڑی رونق کا جلسہ ہے ۲۸۰
سنا دے مرا نکتۂ عارفانہ ۳۵۲
سنا ہے صورتِ سینا، نجف میں بھی اے دل ۲۹۲
سنا ہے میں نے جو کچھ اہلِ محفل کو سناتا ہوں ۲۱۳
سنا ہے میں نے کہ برطانوی پشیماں ہیں ۳۳۰
سناتے ہیں ادھر وہ حیلۂ پرویز کے قصے ۳۵۵
سنائیں تم کو اپنے دردِ دل کی داستاں کب تک ۵۳۵
سنبھالو مجھے، میں گرا چاہتا ہوں ۳۰۳
سنبھل بیٹھ میں تو ہوا چاہتا ہوں ۳۰۳
سندر ہو اس کی صورت، چھب اس کی سوہنی ہو ۲۲۴
سنگِ اسود تھا مگر سنگِ فسانِ تیغِ عشق ۱۲۴
سنگ پھر کر نہ سکا شعلۂ سینا پیدا ۳۰۶
سنگ رس شاخ چنی ہم نے نشیمن کے لیے ۲۳۵
سنگِ گراں کو توڑ دے ریزۂ شیشۂ حلب ۳۶۳
سنگِ مرمر میں کبھی تخیل کی تصویر دیکھ ۵۳۴
سننے والے کو دیکھتا ہوں میں ۱۹۱
سننے والے گزر گئے اے دل ۶۹
سنی ضرور ہے، دیکھی کہیں نہیں میں نے ۲۲۲

سنے ہیں اہلِ محفل نے فسانے حال و ماضی کے ۲۱۳
سو تجلی کا محلِ نقشِ کفِ پا تیرا ۱۱۲
سو تدابیر کی اے قوم یہ ہے اک تدبیر ۳۱۴
سو زبانیں اس کی ہیں، کیا اعتبارِ شانہ ہے ۲۴۲
سو سو امید بندھتی ہے اک اک نگاہ پر ۲۹۹
سوا اس کے اب قوم کو کام کیا ہے ۲۸۲
سوالِ دید میں لذت ہے اے کلیم ایسی ۲۲۱
سودا وہ کرو جس میں نہ ہو بیم خسارت ۴۵۸
سورج اگر نہ ہو تو گزارا نہیں مرا ۱۳۸
سورج کا راج دن کو، ترا شب کو راج ہے ۱۳۷
سورج کے دم سے مجھ کو یہ حاصل کمال ہے ۱۳۹
سوزِ آہنگ محبت سے ہو تو آتش فروش ۳۸۱
سوزِ الم نے جاں کو جلایا ہے اس طرح ۵۲
سوزِ دروں زیاد کر، قوتِ قاہرانہ دے ۴۶۵
سوز سے اپنے نفس آپ جلا جاتا ہے ۱۶۸
سوزشِ اشکِ غم ہے برقِ مژہ ۷۲
سوکھی ہوئی غریب کی کھیتی ہری ہوئی ۱۴۳
سوکھی ہوئی کسان کے دل کی کلی کھلی ۱۴۲
سول کے مضامیں ہیں "نور احمرانہ" ۴۵۲
سونے کا تاج کوئی نشانِ شہی نہیں ۵۳
سوئے کو ہمارا اڑ گیا مولوی ۴۵۰
سوئے یورپ ہوئے وہ راہ پر ۴۷
سہاتی ہے کیسی سحر کی گھڑی ۳۳۷
سہارا ہمارا تمہارا یہی ہے ۱۵۵
سہم جائے جس سے فرحت وہ ترا کاشانہ ہے ۴۴
سہم خرگوش اور چیتے سے لیا جور و جفا ۱۶۴
سہی پھرتی ہے شفا میرے دلِ بیمار سے ۱۲۵
سیاہی کا نقشہ تھا ایسا جما ۱۸۴
"سیٹلمنٹ آفس" کا بھی ہے بندوبست ۷۷
سید والا نسب نادر حسین ۵۱۷
سیرِ اس باغ کی کرباد سحر کی صورت ۲۸۴
سیرِ دریا میں ہیں ہزار مزے ۴۷
سیر میں اب نہ دل لگائیں گے ۶۹
سیکھنا چاہے جو اقبال تو استاد بہت ۳۷۸
سیکھیں سلیقہ اب امراء بھی سوال کا ۴۱۹
سیماب کی طرح سے ہوا بے قرار آج ۵۲
سینچا گیا ہے خونِ شہیداں سے اس کا تخم ۴۲۱، ۴۲۲
سینس کے کاغذات میں ہندی لکھایئے ۴۱۸
سینۂ پاکِ علیؑ جن کا امانت دار تھا ۱۲۵
سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے ۳۸۲
سینہ کاوی کو ناخنِ غم ہے ۷۰
سینۂ ملت میں ایسا جلوۂ نادیدہ تھا ۳۸۸
سینہ ہا از تجلی یوسفستاں کردہ ای ۹۹
سیہ کاری مری زاہد سے کہتی ہے یہ محشر میں ۲۱۱
سیہ ناموس کو دوزخ کے کسی کونے میں رکھ دیں گے ۲۶۶

ش

مصرع	صفحہ
شاخ ابراہیم رام مصطفےٰ	۵۱۹
شاخ تیری بار بلبل سے نہ اب خم کھائے گی	۲۰۱
شاخ نخلِ طور نازی آشیانے کے لیے	۲۹۷
شاعر، اقبال سے نہ ہوں حیراں	۲۵۵
شام اس کی ہے روشن نہ سحر صاحبِ پرتو	۴۷۹
شام بھی اپنی مثالِ صبح خنداں ہو گئی	۳۳۸
شام سے جلوہ نما ہو کے خراسان سے آ	۳۶۴
شام کو گھر بیٹھے رہنا قابلِ الزام ہے	۸۲
شام نے آ کر پڑھا دیباچۂ مضمونِ شب	۲۰۵
شانِ چشمیں اشکِ خونِ قوم سے گل پوش ہے	۳۷۰
شان شاہانہ نہ ہو میری، امیرانہ تو ہو	۹۸
شان محبوبی ہوئی ہے پردہ دارِ شانِ عشق	۱۲۳
شانہ اس کی زلفِ پیچاں کا پر پروانہ ہے	۲۳۲
شانہ دستِ عطا سے اس کو سلجھائے کوئی	۹۷
شانہ رامائل بہ گیسوئے پریشاں کردۂ	۹۵
شاہد ان دعووں کا خود اخبار ہے	۷۷
شاہدِ شانِ کریمی سے گلے ملوائے گی	۴۵
شاہدِ عیش کا شباب ہے تو	۶۳
شاہد قوم ہوا خنجرِ پیکار سے خوں	۱۱۳
شاہدِ لیلائے عرفاں کا جسے محمل کہیں	۵۰۹
شاہدِ مطلب ملے جس سے، وہ ساماں ہے یہی	۱۷۱
شاہدِ مقصد کے جوبن پر ابھار آنے کو ہے	۳۳۸
شاہدِ مقصود کا پردہ اٹھا سکتا ہوں میں	۹۲
شاہراہِ فطرت اللہ میں یہ ہے غارت گری	۳۹۸
شاہنشہی پہ شانِ غریبی نظر میں ہو	۵۳
شاہی یہ ہے کہ آنکھ میں آنسو ہوں اور کے	۵۳
شاہی یہ ہے کہ اور کا غم چشمِ تر میں ہو	۵۳
شاید اس بزم میں اقبال غزل خواں ہو گا	۲۳۹
شاید کہ بادِ صرصر تجھ کو بجھا رہی ہے	۱۳۵
شاید گواہ ہے تو اس روز کے ستم پر	۱۲۹
شاید یہ کسی کس کی محبت کا سبب ہے	۳۳۱
شبِ سیاہ میں تو ہے مہِ منیر میں تو	۳۹۹
شبِ غربت میں کی صبحِ وطن نے جلوہ آرائی	۱۵۶
شبِ فرقت تصور تھا مرا، اعجاز تھا کیا تھا	۲۸۰
شب کو سبک رکاب کر، روز کو دیر باز کر	۳۶۴
شب کی کیفیت کا جن سے راز پنہاں آشکار	۱۶۴
شب کے اختر، دیدۂ خورشید سے ڈرتے ہیں یہ	۳۷۱
شبِ وصال کسی کے گلے کا ہار ہوں میں	۲۷۴
شب وہاں کی کیا ہے، صبح و شام کی رنگت ہے کیا؟	۱۸۷
شعلے را کز محیطِ بیکراں افتاد دور	۳۱۷
شبیہ حور و جناں، عالمِ خیال میں کھینچ	۴۴۷
شجر ہوں گری مجھ پہ برقِ محبت	۳۰۳

شد قبول دستِ یارم ہر چہار انگشتری	۱۰۱
شراب پیتے ہیں لیڈر ظفر علی خاں کے	۳۴۲
شراب عشق میں کیا جانے کیا تاثیر ہوتی ہے	۲۱۲
شرارے دے پئے تمہیدِ داستاں مجھ کو	۲۲۸
شرطِ ہستی ہے زمانے میں مذاقِ انقلاب	۳۸۱
شرعِ انگریز نے کر ڈالی ہے شمشیر آزاد	۴۳۶
شرم آنکھوں میں، نگاہوں میں مروّت چاہیے	۱۳۶
شرم آئی جب مری رگ میں لہو نکلا نہ کچھ	۲۳۹
شرم سی آتی ہے اب اس کو وطن کہتے ہوئے	۱۹۳
شرم سی آتی ہے تجھ کو بے نوا کہتے ہوئے	۴۴
شرمسارِ متاعِ ہستی ہوں	۶۶
شریکِ محنتِ زنداں ہوں گو یوسف صفت خود بھی	۲۱۵
شستہ ہے زباں، جملہ مضامین ہیں عالی	۵۱۳
شعار ان کا وہی جو شعارِ ملت ہے	۳۴۳
شعاعِ نور کو تاریکی جہاں میں نہ ڈھونڈ	۳۰۴
شعر بھی اک شراب ہے اے دل	۲۷۳
شعر دل کی زبان ہے گویا	۲۶۲
شعر سے بھاگتا ہوں میں کوسوں	۴۹
شعر کا کاشانہ لیکن آج پھر ویراں ہوا	۲۲۵
شعر کہنا نہیں اقبال کو آتا لیکن	۲۵۴
شعر میں بھی ہے رنگِ صہبائی	۴۸
شعر نکلے صدفِ دل سے گہر کی صورت	۲۸۵
شعلہ بجھا ہے مشعلِ سوز و گداز کا	۱۶۷
شعلۂ سوزِ الم کو اور بھی بھڑکا گئی	۳۸
شعلۂ شمعِ وطن را صورتِ پروانہ باش	۲۰۴
شعلے کی بھی زباں ہو تو ممکن بیاں نہ ہو	۲۵۸
شفا دیکھی ہے بیماری میں کیا ان دردمندوں نے	۲۱۸
شفیقِ ما چو در اردو رقم کرد	۵۰۸
شک مجھے آپ کی باتوں میں نہیں بندہ نواز	۳۷۷
شکارِ خوفِ رسوائی ہے میری تو گرفتاری	۲۱۱
شکایت آسماں کی میرے لب پر آ نہیں سکتی	۲۱۱
شکایت کو میں دوڑوں اور تم جانے نہ دو مجھ کو	۲۶۶
شکرِ خالق، منتِ معبود ہے	۵۲۴
شکر ہر حال میں ہو میری زباں پر تیرا	۱۸۳
شکر یہ احساں کا اے اقبال لازم تھا مجھے	۳۳۱
شکستِ دل کی صدا کو بھی کان سنتے ہیں	۳۶۸
شکستہ پا نہ کرے شکوہ بے عصائی کا	۳۶۶
شکل عورت کی بنی، کیا موہنی مورت بنی	۱۶۵
شکوہ، بحر کا پیمانہ ہے موج	۴۹۸
شکوہ جور و جفا سے باز آ جاتے ہیں ہم	۲۴۲
شکوہ حکام، پرائے دل نہیں تیرا بجا	۳۱۳
شکوہ فقر و سلطاں ہمیں بخش	۵۰۱
شکوہ کرنا کام ہوتا ہے دلِ ناشاد کا	۴۳
شکوہ منت کشِ لب ہے، کبھی منت کشِ چشم	۱۱۵
شکوہ ہائے ستمِ مہر مناتے آنا	۱۷۶
شگوفہ جو چمن میں تھا عروسِ گل بداماں تھا	۱۵۷
شمشاد، گل کا بیری، گل، یاسمن کا دشمن	۱۹۸
شمع اس محفل کی یہ اخبار ہے	۷۷
شمع اک پنجاب میں ایسی جلا سکتا ہوں میں	۹۳
شمعِ ایماں کو سینوں میں فروزاں کر دے	۳۵۷

شمع بزم اہل ملت را چراغ طور کن ۳۱۷
شمع پروانہ را بسوخت و لے ۳۳۱،۳۲۱
شمع حیات گل ہو، کیوں جھلملا رہی ہے ۱۳۶
شمع روشن بن کے رہ بزم جہاں کے واسطے ۹۶
شمع سے لپٹی ہے پروانے کی خاکستر زمیں ۱۳۲
شمع عرش از ہوا آزاد باد ۵۱۴
شمع کا یہ گل نہیں، خاک تن پروانہ ہے ۲۳۲
شمع کو بھی یوں تو رلواتی ہے پروانے کی موت ۲۵۶
شمع کے اشکوں میں ہے لپٹی ہوئی تنویر آج ۸۹
شمع ہستی جس کی کرنوں سے ضیا اندوز ہے ۱۷۰
شمیم ناز سے میرا معطر جب گریباں تھا ۱۵۷
شوخی تحریر سے گویا ہوئی تصویر آج ۸۸
شوخی مری ایسی ہے کہ مسجود ادب ہے ۳۳۱
شور آواز چاک پیراہن ۷۱
شور اتنا ہے کہ قصابوں کی ہو جیسے برات ۵۲۸
شور محشر ہوا گلبانگ ترنم مجھ کو ۱۱۴
شورشِ قالوا بلیٰ اٹھی جہاں صبح الست ۲۴۴
شورشِ گفتار انساں کی صدا آتی نہیں ۱۸۷
شورشِ محشر جسے واعظ نے ہے سمجھا ہوا ،۲۲
شوق بک جانے کا ہے فیروزۂ گردوں کو بھی ۱۳۰
شوق پر صدقے تمنائے جبیں سائی ہوئی ۲۶۸
شوق تحریر مضامیں میں گھلی جاتی ہے ۳۸۵
شوق گلزار مدینہ دل میں گھر کرنے لگا ۲۶۸
شوق نظارہ یہ کہتا ہے قیامت آئے ۱۰۳
شوق ہے مضموں نویسی کا اسے ۷۸

شوق یگانہ دوسرا، ہم سفروں سے بے نیاز ۳۶۱
شہر دشمن میں گئے جنگ میں ہو کر جو اسیر ۳۷۳
شہر میں، دشت میں، کہسار کی ہر وادی میں ۲۰۶
شہر میں ملتے ہیں ارزاں دل ناشاد بہت ۳۷۷
شہرت جسے جہان میں پروردگار دے ۶۲
شہرت کے آسمان پہ چمکوں اسی طرح ۱۳۸
شہرت کے آسمان پہ روشن ہو اس طرح ۵۴
شہروں کی شب تار میں تہذیب کا الو ۳۷۸
شہرہ ہوا جہاں میں یہ کس کی وفات کا ۶۰
شہنشہوں کو خیال مآل کار رہے ۳۶۷
شہیدِ جستجو ہے فکر انساں بزم ہستی میں ۲۷۴
شہیدِ عشق نبیؐ کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے ۳۳۳
شہیدِ عشق نبیؐ ہوں، میری لحد پہ شمع قمر جلے گی ۳۳۳
شیخ کے دل میں اگر کچھ ہے تو حب جاہ ہے ۳۱۷
شیر چیتے کا ڈر نہیں ہم کو ۱۸۲
شیر سے آسمان لیتا ہے ۳۳۱،۳۲۰
شیشۂ جان رقیباں پر غبار آنے کو ہے ۳۴۸
شیشۂ خاطر محزوں سے غبار اٹھتا ہے ۱۷۶
شیشۂ دل سے اچھل جاتی ہے، ایسی مے ہے یہ ۲۰۳
شیشۂ دل ہے ہمارا تیرے ساغر کا جواب ۲۵۰

ص

مصرع	صفحہ
صاحب اختیار ہے، میرے معاملے میں تو	۴۶۲
صاف آتا ہے نظر صحنِ چمن میں عکسِ گل	۱۳۱
صاف آتی ہے نظر شانِ خدائے بے نیاز	۳۶۱
صاف نکلا نگہِ دیدۂ تر کی صورت	۲۸۴
صبا تھی عطر آگیں، ابرِ رحمت گوہر افشاں تھا	۱۵۸
صبا فرشِ نسریں بچھانے لگی	۴۶۷
صبا گہوارہ جنباں، قصہ گو بانگِ عنادل تھی	۱۵۷
صبا نے غنچۂ گل! کیوں گرہ تیری ٹٹولی ہے	۲۸۱
صبا ہے آہوں کی اور آنسوؤں کی شبنم ہے	۳۷۳
صبحِ ازل سے ہے سفر رہتا قیام کے لیے	۲۳۲
صبحِ ازل کو پی تھی، اب تک سرور کیوں ہے	۲۷۸
صبحِ ازل یہ دردِ محبت نے دی صدا	۳۰۰
صبحِ الم کی ہے شفق، مردِ شہید کا لہو	۴۶۲
صبحِ پیدائش یہ کہتا تھا کسی کو دردِ عشق	۲۹۷
صبح پیری کی مگر بن کر یتیمی آگئی	۳۸
صبح جانا کسی کا وہ گھر سے	۶۹
صبح در آستیں ہے تو شاید	۶۸
صبحِ شبنم سے بیاضِ چشمِ تر سمجھی گئی	۳۹۱
صبحِ عشرت بھی ہماری غیرتِ صد شام ہے	۳۶
صبح کا اختر نہیں کلکِ تصور پر گراں	۳۹
صبح کو آنکھوں میں کم کم خوابِ نوشیں کا خمار	۱۶۲

مصرع	صفحہ
صبح کے تارے پہ تھی مشرق کے رہزن کی نظر	۳۷۱
صبح کے دامن میں شبنم کے سوا کچھ بھی نہیں	۳۰۷
صبحِ محشر ایک فردا میرے فرداؤں میں تھی	۳۰۹
صبح نکلے گی تو یہ شبنم ہوا ہو جائے گی	۳۸۲
صبر ان راہ نماؤں پہ پڑے گا اپنا	۱۱۶
صبرِ ایوب وفا خو جزوِ جانِ اہلِ درد	۱۲۱
صبر راز منزلِ دل پا بجولاں کردہ ام	۸۹
صبر رخصت ہوگیا، جاتا رہا دل سے قرار	۱۶۳
صبر کا امتحان ہے گویا	۲۶۱
صبر کا خون نکل آیا ہول کر مجھ میں	۲۲۳
صبر کی صورت یہ جمعیت گریزاں ہوگئی	۳۴۸
''صحبت ناجنس باشد باعثِ آزارہا''	۲۰۴
صحت میں گو فقیر، مرض میں امیر ہوں	۵۲۸
صحنِ چمن میں دفن کوئی نیم جاں نہ ہو	۲۵۹
صحنِ گلشن سے ہوں گو میں آشیاں برباد دور	۳۱۷
''صد کوچہ ایست در بنِ دنداں خلال را''	۴۲۲
صد نو بہار ناز تجھے روزگار دے	۶۳
صدا موجوں کی لیکن ساحلِ دربن سے آتی تھی	۱۵۵
صدا یہ دانۂ تسبیح سے نکلتی ہے	۴۰۰
صدائے غیر سمجھا، جب سنی اپنی صدا تو نے	۲۱۶
صدائے نالۂ دل غیرتِ تظلمِ نغانی سے	۵۰۵

صدائے نالۂ دل کی یہی تاثیر ہوتی ہے	۲۱۳
صدرِ اعظم گشت شاد نکتہ سنج	۵۲۰
صدق بھی دے، صفا بھی دے، وحدتِ مدعا بھی دے	۴۶۴
صدقے جاؤں فہم پر دنیا نہیں دیں سے الگ	۸۳
صدقے نہ ہو گیا ہو دعا پر اثر کہیں	۶۱
صدقے ہو جس پہ خضر، وفات اس کا نام ہے	۵۶
صدقے ہوں جس پہ گلشن نکلا وہ پھول تجھ سے	۵۴۳
صدقے ہوں سو (۱۰۰) تبسم جب اشکبار ہوں میں	۵۴۳
صدمہ پڑا وہ آ کے کہ ٹوٹا ہے بند بند	۶۰
صدمہ ہجر میں کیا لطف ہے اللہ اللہ	۱۰۴
صدیاں ہزار گردشِ دوراں گزار دے	۶۴
صدیوں رہا ہوں میں اسی وادی کا رہ نورد	۳۵۱
صرصر کی رہ گزار میں کیا عرض ہو بھلا	۴۲۲
صرصر کے دوش پر تو اڑتی پھری ہے صدیوں	۱۲۸
صرف بکا ہے جانِ سلاطینِ روزگار	۵۶
صرف جینا ہی نہیں ہے بلکہ مرنا ہے حرام	۴۳۸
صفا رہنا تجھے مانندِ آئینا نہیں آتا	۲۱۷
صفتِ آئنہ جو کچھ ہے صفا کہتے ہیں	۱۱۳
صفت سے جس کی زبانِ قلم میں ہے تاثیر	۷۹
صفتِ غنچہ ہے تدبیر ہماری دل گیر	۳۷۴
صفتِ نوکِ سرِ خار شبِ فرقت میں	۱۱۱
صفحۂ ہستی سے اپنا نام مٹ جانے کو ہے	۱۹۴
صلائے عام ہے مشرق کے تشنہ کاموں کو	۴۴۲
صلح ہو ایسی، گلے مل جائیں ناقوس و اذاں	۱۳۳
صنم بھی سن کے جسے رام رام کرتے ہیں	۳۱۰
صنم جو تھے وہ پتھر وادیِ ایمن کے نکلے ہیں	۲۹۱
صنم چھوڑ دے ہم نہ چھوڑیں گے دامن	۷۹
صنم خانے کی یارب کیسی پیاری پیاری بولی ہے	۲۸۰
صنوبر کا انعام، آزادگی تھی	۲۰۷
صوت ہے نغمۂ کن میں تو اسی نام سے ہے	۳۸۵
صورتِ بادہ ہے پیمانہ گداز اے ساقی	۴۰۷
صورتِ بوئے نافۂ اذفر	۴۸
صورت تری ہے اشکِ جگر سوز کی طرح	۶۱
صورتِ خورشید چمکا تیرے گردوں پر ہلال	۳۶۹
صورتِ خورشیدِ خاور آتشِ سوزاں ہے تو	۳۴۷
صورتِ ریگِ بادیہ، میرے غموں کا کیا حساب	۴۶۴
صورتِ سنگ میں ہے جلوۂ معنی مستور	۴۰۷
صورتِ سیماب، مضطر ہے دلِ محزوں مرا	۲۱۹
صورتِ شمعِ خانۂ مفلس	۷۵
صورتِ شمعِ سرِ گورِ غریباں ہوں میں	۱۰۵
صورتِ گرِ ازل کو بھی شاید ہے [ ] حشر	۲۳۳
صورتِ نقشِ قدم پیچھے رہ جاتا ہوں میں	۴۰۱
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا	۵۲
صہبائے نظارہ وہ ئے گوش	۲۳۴
صہیلِ اشہبِ توراں کا خنجر کب سے	۴۷۵
صیاد تیرا ہاتھ بتانے صبا گئی	۲۶۰
صیاد دیکھتا ہے خسِ آشیاں نہ ہو	۲۵۸
صیاد کہہ رہا ہے تیرا شکار ہوں میں	۵۴۳
صیدِ شاہینِ تیمی کا پھڑکنا اور ہے	۴۰۶

ض

مصرع	صفحہ
"ضامن صحت" کا ایسا ہے عمل	۷۷
ضبط کی تاب نہ یارائے خموشی مجھ کو	۱۰۴
ضبط کی جا کے سنا اور کسی کو ناصح	۱۰۵
ضبط کی طاقت نہ دی، بخشا لب گویا مجھے	۲۸۶
ضد سے عمامے کو واعظ نے کیا غرقِ شراب	۲۵۰
ضد سے قمری نے کہا تم کو گلِ تر کا جواب	۲۵۰
ضدِ ہم آغوشی، شوقِ نیم جامہ کو ادھر	۱۶۱
ضربِ شمشیرِ حوادث سے نہ کھو قوتِ ضبط	۲۸۵
ضعف کر دیتا مجھے شرمندۂ دشتِ جنوں	۲۴۳
ضعیفی میں تجھ سے نہ ہوں شرمسار	۳۴۰
ضمیر میرا وہ جانتا ہے، نگاہ ہے جس کی عارفانہ	۴۷۰
ضیائے مہر کی صورت ہے جن کی ہر تدبیر	۸۱

ط

مصرع	صفحہ
طاعتِ صوم کا ثواب ہے تو	۶۳
طاقِ آتشکدہ عذاب بنا	۷۳
طائرِ حریمِ قدس کے سب نغمہ سنج ہیں	۳۵۳
طائر کہاں ہے ایک طلسمِ نوا ہے تو	۳۱۸،۴۲۹
طائرانِ بام بھی طائر ہیں بسم اللہ کے	۱۲۴
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے	۴۶۴
طبع ہے یا ابرِ گوہر بار ہے	۷۸
طبیعت میں ہے شیخ اب تک برہمن	۴۹۹
طرزِ نفس شماری شیشے سے تو نے سیکھی	۱۲۹
طریقِ صوفی و مُلّا بدل گیا لیکن	۴۳۰
طریقے ہیں بلی کے گوراہبانہ	۴۵۲
طریقے ہیں مشرق کے سب راہبانہ	۴۰۹
طعن دیتا ہے کس بلا کے مجھے	۷۳
طعنہ زن ہے ضبط اور لذت بڑی افشا میں ہے	۹۵
طفلِ صغیر بھی مرے جنگاہ میں ہیں مرد	۳۵۱
طفلکِ خفتہ کے ہاتھوں سے گرا جاتا ہے	۱۶۸
طفلکِ خیمہ دوز کو ہیبتِ نادرانہ دے	۴۶۵
طفلکِ شش روزۂ کون و مکاں خاموش ہے	۳۹۱
طفیلیانِ سرِ خوانِ خواجۂ لولاک	۴۹۱
طلب ہو خضر کو جس کی وہ جام ہے تیرا	۴۲۸
طلسمِ بے ثباتِ دہر تھا رنگِ بقا میرا	۱۵۹

مصرع	صفحہ
طلسمِ خندۂ گل میں ہے آشیاں اس کا	۳۶۷
طلسمِ موت کو جو پاش پاش کرتی ہے	۴۷۵
طور پر تو نے جو اے دیدۂ موسیٰ دیکھا	۱۰۷،۴۰۲
طور پر چشمِ کلیم اللہ کا تارا ہے تو	۴۱
طور در آغوش ہیں ذرے تری درگاہ کے	۱۲۳
طور شرما جائے ایسا حوصلہ رکھتا ہوں میں	۲۳۲
طور کی سمت نہ لے جائے توہم مجھ کو	۱۱۱
طور ہر ذرے کے دامن میں نظر آیا مجھے	۲۸۶،۳۱۹،۴۲۹
طوسیؔ و رازیؔ و سیناؔ و غزالیؔ و ظہیرؔ	۹۳
طوطیِ گلزار نے رنگینیِ منقار دی	۱۶۵
''طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئنہ''	۱۹۶
طوفِ احمدؐ کے امینوں کا فلک کرتے ہیں	۳۸۶
طوفِ منزل گہِ زمیں کے لیے	۶۳
طیرِ حکمت باغِ دنیا میں ہوں اے صیاد! میں	۹۳
طے کر کے آسماں کو جو بے مدعا پھرے	۲۰۰

ظ

صفحہ	مصرع
۳۷	ظلِ دامانِ پدر کا ہے زبس ماتم مجھے
۳۱۳	ظلم سہتے ہیں وطن اپنا نہ جن سے چھٹ سکا
۳۷۶	ظلمت افزا تھا اس قدر وہ مقام
۲۰۶	ظلمتِ بے گانگی میرے وطن سے دور ہو
۱۹۷	ظلمت جھلک رہی ہو اس طرح چاندنے میں
۳۵۸	ظلمتِ دہر میں اک مطلعِ انوار ہے تو
۱۶۷	ظلمت سرا بنی ہے شبستانِ آرزو
۳۸۰	ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن امید کی
۳۹۱	ظلمتِ آشفتہ کا کل وسعتِ عالم میں ہے
۲۶۹	ظہور و عدم اپنا مثلِ شرر تھا

SHIBLI ACADEMY AZAMGARH

ع

مصرع	صفحہ
عارضی حسن ہے، دشمن ہے مرا نورِ سحر	۲۲۳
عاشق دیدار محشر کا تمنائی ہوا	۲۷۷
عاشقِ فطرت کو ہے صحنِ گلستاں کوئے یار	۳۲۸
عاشق کی زندگی ہے خط و خال دیکھنا	۷۶
عاشق ہوئے تھے تم تو کسی بے مثال کے	۲۳۶
عاشق ہے یہ قمری کی کہ بلبل پہ ہے شیدا؟	۱۵۱
عاشقانِ حق کو تو ہے دیدۂ عین الیقیں	۳۲۷
عاشقوں سے یہ پوچھتا ہے کوئی	۲۵۵
عالمِ افکار میں مثلِ سرافیل اس کا صور	۴۸۱
''عالم پناہ مہاراجہ عالمگیر پرشاد'' ۱۳۳۴ھ	۵۱۶
عالم جوشِ جنوں میں ہے روا کیا کیا کچھ	۵۳۰
عالمِ عقبےٰ میں ہے سب سے بڑی عزت یہی	۲۰۳
عالمِ فانی میں عمرِ جاوداں تجھ سے ملے	۳۲۵
عالمِ کردار میں یزداں فریب، آدم شکار	۴۸۱
عالم ہے زلف پرشکن [ ] اک بہانہ ہے	۲۳۳
عالمے را صورتِ آئینہ حیراں کردہ ای	۱۰۰
عام اس صحرا میں ہے گو موت کی غارت گری	۳۹۲
عام کی عقل نے یاں وہم و گماں کی ظلمت	۳۵۷
عبادت میں زاہد کو مسرور رہنا	۲۸۸
عبث ہیں سب یہ تحریکِ جنوں آمیز کے قصے	۴۵۵
عتاب آمیز تھی خلوت میں بھی تیری شکرخندی	۴۸۴

مصرع	صفحہ
عجب زندگانی ہے اقبال اپنی	۲۶۴
عجب شیوۂ عاشقی ہے جہاں میں	۲۸۸
عجب طرح کا رنج سہتا ہے دل	۱۸۵
عجب طرح کا نظارہ ہے اپنی محفل میں	۸۱
عجب فسانہ ہے مجھ کافرِ محبت کا	۳۱۰
عجب کیا ہے کرے آب و ہوائے جرمنی پیدا	۴۸۷
عجب مشکل ہے میری، کیا کہوں میں	۴۹۸
عجب معاملہ ہے کچھ ولایتِ دل کا	۸۰
عجب ہے زندگی کا کارخانہ	۵۰۲
عجزِ گویائی ہے گویا حکمِ قیدِ خامشی	۳۷
عجیب جامۂ ہستی ملا ہے انساں کو	۳۹۹
عجیب چیز ہے مغرب کی زندگی جس سے	۳۴۳
عجیب شے ہے صنم خانۂ امیر، اقبال	۲۲۲
عجیب طرز ہے کچھ گفتگوئے واعظ کا	۲۲۲
عجیب نسخہ ہے یہ خود فراموشی کے لیے	۴۱۶
عجیب ہیں مغفرت کی راہیں کہ اس نے روزِ حساب مجھ سے	۵۴۳
عدل ہو مالی اگر اس کا یہی فردوس ہے	۱۳۳
عدوِ صبحِ صفائے دل کی ہے ظلمت تعصب کی	۲۱۷
عذر تیرا ہے کہ ہے میری طبیعت ناساز	۳۷۶
عذر ناسازیِ مزاج نہیں	۲۶۱
عرب میں جا کے پرزے میرے پیراہن کے نکلے ہیں	۲۹۰

عرب ہو یا عجم، خونیں جگر ہے ۴۹۹
عربستاں میں شفاخانۂ اسلام کا بت ۳۸۴
عرش تک پہنچی ہے جس کے شعر کی اڑ کر زمیں ۱۳۴
عرش و کشمیر کے اعداد برابر نکلے ۳۱۴
عرش ہلتا ہے جب یہ روتے ہیں ۷۳
عرصۂ محشر میں پیدا کنجِ تنہائی ہوا ۲۷۷
عرصۂ محشر میں میری خوب رسوائی ہوئی ۵۳۲
عرصۂ ہستی میں از بہرِ حصولِ مدعا ۴۵
عرض کی میں نے کہ حضرت یہ بہانے ہیں سبھی ۲۷۷
عرق آلود تری قوت و تمکیں سے ۴۷۶
عرقِ شرم میں ڈوبا جو گنہگار آیا ۱۱۰
عروج پر ہوئی اب شان و شوکتِ اردو ۵۳۲
عزت ذرا جو تیرے مہینوں کی تھی، گئی ۵۵
عزمِ پنجاب ہو مگر جلدی ۴۸
عشقِ اخواں کا اثر دنیا کو دکھلائے کوئی ۹۶
عشقِ اخواں میں اگر مطعون ہو جائے کوئی ۲۰۳
عشق اس دنیا کی انگیٹھی میں عودِ خام ہے ۸۶
عشق اس کو بھی تری درگاہ کی رفعت سے ہے ۱۲۳
عشق بے باک ہے مجبورِ نواہائے بلند ۴۰۷
عشق بھی اک مذہب اسلام ہی کا نام ہے ۸۶
عشق جانِ جہان ہے گویا ۲۶۱
عشقِ صادق ہے مجھے ترکی و ایران کے ساتھ ۳۵۹
عشق غیور اگر اسے ذوقِ خودی عطا کرے ۴۶۳
عشق کا تیر قیامت تھا الٰہی توبہ ۱۰۸
عشق کو تنگیٔ میدانِ عمل سے کیا خوف ۴۰۶
عشق کو شوقِ بے حجابی ہے ۲۵۷
عشق کی آگ کے بغیر مردہ تمام کلیات ۴۶۲
عشق کی راہ میں اک سیر تھی ہر منزل پر ۱۱۰
عشق کی راہ میں جو کوئی قدم رکھے گا ۲۴۹
عشق کی راہ و رسم الٹی ہے ۲۶۱
عشق کے اک ناوکِ دل جُو سے دو سینے نگار ۱۶۲
عشق کے دشت آشنا، جنازہ کہتے ہیں اسے ۳۹۳
عشق کے شعلے کو بھڑکاتی ہے یہ بن کر ہوا ۲۰۳
عشق کے ہاتھ سے گیا سلسلۂ تجلیات ۴۶۱
عشقِ لب میگوں کے لیے جھوٹ نہ بولیں ۵۴۲
عشق لیکن دردِ محرومی سے پاتا ہے کمال ۳۳۶
عشق میدان میں آیا تو ظفر یاب ہوا ۴۰۳
عشق میں یہ بڑی خرابی ہے ۲۵۷
عشقِ نبیؐ میں قبلہ نما سے ہوں بے نیاز ۳۵۵
عشق نہ ہو تو عقل سے راہبری کی کیا امید ۴۶۲
عشق نے مٹی کو مسجودِ ملائک کر دیا ۲۹۷
عشق وہ چیز ہے کہ جس میں قرار ۲۷۶
عشق ہر صورت سے ہے آمادۂ تزئینِ حسن ۸۹
عشق ہر صورت میں تسکینِ دلِ ناشاد ہے ۲۰۳
عشقِ یعقوب کا تو محرمِ اسرار تو ہو ۲۸۵
عصا بہ صفتِ گردباد آپ اپنا ۳۶۶
عصرِ حاضر کی نبوت کے علم داروں کا ۴۴۶
عطا کر طاقتِ آہ و فغاں اور ۴۹۹
عظمتِ دیرینۂ ہندوستاں کی یادگار ۳۲۹
عظمتِ ملت کی باقی یادگاریں ہیں ہزار ۳۷۰

عظمت ہے خاک پاکِ مدینہ کی خاک کو ۳۱۷
عقدے کھل جانے کو ہیں مثلِ دہانِ روزہ دار ۸۹
عقل آئی مجھے پابندِ سلاسل ہو کر ۱۰۷
عقل کو آزاد زنجیر تو ہم کر دیا ۳۶۹
عقل کو بے گسار کر، عشق کو نے نواز کر ۴۶۴
عقل کہتی ہے جسے سلسلۂ شام و سحر ۴۳۵
عقل کی فوج نے ہر جنگ میں منہ کی کھائی ۴۰۳
عقل کی مشعل رہِ منزل دکھا سکتی نہیں ۳۷۲
''علامہ فصیح'' ز ہر چار سو شنید ۵۱۷
۳۳۴ x ۴ = ۱۳۳۶ھ
علتِ حرماں نصیبی کا مداوا اور ہے ۴۶
علم پر کہیں بن کے چمکا ہلال ۳۳۹
علم پلتا ہے میری گودی میں ۱۹۲
علم خوشی کا مرے دل میں ہو گیا تھا نگوں ۳۲
علم دنیا کے چمن میں ہوا گر گل کی طرح ۱۸۲
علم دیں کا شوق ہے دنیا سے مطلب کچھ نہیں ۸۷
علم دیں کے ساتھ اپنے دل کو نسبت تام ہے ۸۷
علم کا محبوب رونق بخشِ کاشانہ تو ہو ۹۸
علم کہتے ہیں جسے، سب سے بڑی دولت ہے یہ ۱۳۵
علم کے زخم خوردہ کو علم سے بے نیاز کر ۴۶۴
علم ناجائز ہے، دستار فضیلت ہے حرام ۴۳۸
علم و حکمت کے مدینے کی کشش ہے مجھ کو ۱۰۹
علم و ہنر کی جدتیں، پابرکاب ہیں تمام ۴۶۳
علی کے سینے میں جو راز تھا، کھلا تجھ پر ۲۲۰
علی کے علم پہ حجت تھی ذوالفقار علی ۴۹۰
''عمارتِ فرخ فرجام'' ۱۹۱۵ء ۵۱۶

عمامہ رہن مدرسہ بیٹوں کی فیس میں ۴۱۶
عمر تیری بڑی ہے یاد پدر ۶۷
عمر چھوٹی ہے مگر ہشیار ہے ۷۸
عمریست دل نازک ایں ولولہ دارد ۵۳۲
عمل عاشقوں کے ہیں بے طور سارے ۴۳۵
عنفوانِ حسن کا کم کم وہ سینے پر ابھار ۱۶۱
عہد باندھا ہے منانے کا ترے اسلام نے ۳۶۰
عہد حاضر ہے جہنم تو مسلماں ہے خلیل ۳۵۷
عہدِ طفلی سے مجھے پھر آشنا کرتی ہے یہ ۳۹۲
عہد کہن بھی گویا دیکھا ہوا ہے تیرا ۱۲۸
عہد وفا و مہر و محبت بھی بے غرض ۳۵۲
عہدوں کے لیے لڑتے ہیں سرفضل کے پیرو ۴۵۸
عہدہ ہے یہ جدید، جدید امتحان ہے ۴۱۹
عیاں ستارے، ہویدا فلک، زمیں پیدا ۳۹۹
عید آئی ہے اے لباسِ کہن ۶۹
عید کا چاند آشکارا ہوا ۶۹
عید کا چاند اضطراب بنا ۷۳
عید کا چاند ہو گیا تو بھی ۷۲
عید ہوں میں اے نگاہ و چشم نظارہ تری ۹۲
عیسے کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے ۲۲۳
عین الکمال برزخ دنیا دکھاؤں گا ۷۶
عین بیداری نہ ہو خوابِ گرانِ اہلِ درد ۱۲۰
عین طفلی میں ہلال آسا کمر خم کھا گئی ۳۸
عین وصال و سوز جدائی غضب ہے یہ ۱۸۹
عین ہستی ہوا ہستی کا فنا ہو جانا ۴۰۲،۱۰۷

غ

مصرع	صفحہ
غارت گری جہاں میں ہے، اقوام کی معاش	۴۷۷
غازۂ رخسار شہرت جس کی رسوائی ہوئی	۲۶۸
غازۂ عارضِ مقال ہے تو	۶۵
غافل اس کام سے رہتے تھے نہ سلطاں نہ وزیر	۳۷۴
غافل! تجھے خبر نہیں لذتِ فراغ میں ہے کیا	۲۲۹
غافل مری نوائے پریشاں میں ڈوب جا	۴۹۶
غافل نہ رہ جہان میں گردوں کی چال سے	۳۲۱،۴۳۱
غالب جہاں میں سطوتِ شاہی کا زور ہو	۳۵۱
غبارِ دل میں جو تھا کچھ فلک کی جانب سے	۳۳
غبارِ رہ کارواں ہو گیا	۱۰۳
غرب میں فتنۂ یہود، شرق میں جنبشِ ہنود	۴۶۵
غرض کہ دعوئ صوفی ہے بے قیاس و دلیل	۴۹۰
غرض وہ مۂ آسمانِ رضا	۳۳۹
غرض یہ ہے غلام اپنی غلامی سے ہو بے پروا	۴۸۵
غرق کر ڈالے گی آخر کو یہ چشمِ تر مجھے	۱۲۶
غریب دل کے ہیں لیکن مزاج کے ہیں امیر	۸۱
غریبوں کا دنیا میں اللہ والی	۵۳۰،۵۳۱
غریبی کے دکھ کی دوا ہے تو یہ ہے	۱۵۴
غریبی میں انداز ہیں خسروانہ	۴۰۹
غزالانِ حرم تجھ کو مبارک	۵۳۶
غزل میری غزل کیا ہے، کسی گلچیں کی جھولی ہے	۲۸۱

مصرع	صفحہ
غضب ہے آسمانوں میں دیا اس کا پتا تو نے	۲۱۶
غضب کا تفرقہ ڈالا ترے خرمن کے دانوں میں	۲۱۴
غضب کیا ہے زمیندار کے ایڈیٹر نے	۳۳۲
غضب کے من چلے ہیں جنس دل کے بیچنے والے	۲۹۸
غضب ہوگا، کہیں اب وصل کا وعدہ نہ کر دینا	۲۳۸
غضب ہے پڑے رہزنوں کو بھی رہزن	۷۹
غضب ہے غلامِ حسن کا فراق	۱۰۳
غضب ہے مگر آپ کا سادہ پن بھی	۲۷۱
غفلت یک نفس خطا، دوری جاوداں سزا	۴۶۳
غلامِ پیر ہوں اس میں حذر کیا	۵۰۱
غلاموں کے لیے دستور جمہوری! معاذ اللہ	۴۸۵
غلامی، بے یقینی، خود فروشی	۵۰۱
غم دل میں اور کا ہو خوشی دل میں اور کی	۵۴
غم سے میں ان کے عشق میں گو خاک ہو گیا	۲۸۳
غم کی صدائے دلنشیں جس کا شکستہ ساز دے	۲۲۹
غم کی کلی ہوائے نفس سے چٹک گئی	۵۷
غم میں ترے کراہنے والی گزر گئی	۵۴
غم میں کیوں کر چھوڑ دیں گے شافعِ محشرؐ مجھے	۱۲۷
غم نے دیکھا ہے آزما کے مجھے	۷۳
غم و الم نے جگر میں لگائی تھی اک آگ	۳۲
غمیں نہ ہو کہ جہاں کے ہیں آخری وارث	۴۹۱

غنچۂ آب میں گلشن کی تماشائی ہوں ۲۰۸

غنچۂ دل کے لیے موجِ نفس، بادِ بہار ۳۳۱

غنچۂ دل میں ہے چٹک ایسی ۶۸

غنچۂ طفلی پہ ہے مثلِ صبا تیرا گزر ۳۸

غنچۂ گل مرے سائے سے چٹک جاتا ہے ۱۷۵

غنچۂ نوخیز کو یہ کہہ کے بہلاتی تھی میں ۳۲۹

غنیمت ہے نگاہوئے زمانہ ۵۰۲

غنیمت ہے نواب صاحب کی محفل ۵۲۷

غیب بینیِ انور ۱۳۳۱ھ ۵۱۹

غیر اپنوں کو سمجھتے ہیں، عجب ناداں ہیں یہ ۱۹۴

غیر بھی ہو تو اسے چاہیے اچھا کہنا ۱۱۳

غیرِ حسرت غازۂ رخسارۂ راحت نہیں ۳۶

غیر رو کر لے گئے حصہ تری فریاد کا ۲۳۹

غیر سے غافل ہوا میں اے نمودِ حسنِ یار ۲۷۷

غیر سے نفرت نہ اپنوں سے بگاڑ ۷۷

غیر سے بے بس کہ اس کی رسم و راہ ۵۲۹

غیر کہتے ہیں کہ یہ پھول گیا ہے مرجھا ۲۴۱

غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا ۱۱۳

غیرتِ صد فصلِ گل تھی اپنے گلشن کی ہوا ۱۷۳

غیرتِ کاسۂ مئے احمر ۴۷

غیرتِ نظمِ ثریا ہے یہ نظمِ دلکش ۵۱۰

غیر کے گھر آج میں نے اپنا بستر رکھ دیا ۲۳۷

ف

مصرع	صفحہ
فانوس کی طرح جیو، آتش بہ پیرہن رہو،	۲۳۱
فتح ایسی دیدۂ خورشید نے دیکھی نہ تھی	۳۴۸
فتح پر تیری ہلال آسا درخشاں ہو گئی	۳۴۸
فتحِ ملکِ ہنر کو جاتے ہیں	۴۷
فتح و نصرت ہے تری برکت سے ہر ایام میں	۳۲۶
فتنۂ محشر کسی صورت ہو بیتاب نمود	۳۰۹
فتنے اٹھتے ہیں تیرے کوچے سے	۲۶۱
فخر اس قطرے پہ کر یہ شوکتِ طوفاں بھی ہے	۳۸۱
فخرِ انساں کا ہے تلاشِ کمال	۴۷
فخر پابوسی سے تیری آسماں سا ہو گئی	۴۳
فخر کرتی ہے تابِ گویائی	۴۸
فدا نام پر تیرے ہر شے کروں	۳۴۰
فرشِ خاکی بھی مجھے فقر میں کمخواب ہوا	۴۰۴
فرش سے شعر ہوا عرش پہ نازل میرا	۳۸۳
فرشتوں میں ہر دم تری گفتگو ہے	۴۰۵
فرصت نہ دو گھڑی نفسِ شعلہ بار دے	۶۲
فرطِ طرب سے محفلِ قدرت ہے جھومتی	۱۶۶
فرقِ قرب و بعد کیا جود و کرم کی راہ میں	۳۶۳
فرقت میں نیستاں کی سراپا نفیر ہوں	۱۹۶
فرقہ بندی سے کیا راہ نماؤں نے خراب	۱۱۶
فرقہ بندی کی ہوا تیرے گلستاں میں چلی	۱۱۳
فرماں نہ ہو دلوں پہ تو شانِ شہی نہیں	۵۳
فرماں ہوں دلوں کی ولایت میں اس طرح	۵۴
فرنگ کا علم و فن ہے خونی، تجھے بھی خونی بنا رہا ہے	۴۷۶
فرنگی سے کروں دریوزۂ رزق	۳۹۹
فرنگی کارواں در کارواں دیکھ	۴۹۷
فرنگی کی دنیا، فسوں سامری کا	۴۰۹
فرنگی نے بہت مہنگی خریدی جس کی بے کیشی	۴۴۴
فرنگیوں میں اشاعت زمانہ سازی ہے	۴۷۴
فروغِ طبعِ نسوانی، خود آرائی و پیدائی	۴۴۴
فروغِ طلعتِ روح الامین بخش	۵۰۱
فروغِ مے سے نہیں چہرۂ آشنا ان کا	۳۴۳
فرہاد، نگہبانِ ملوکیتِ پرویز	۴۷۸
فریبِ تہذیبِ نو میں آ کر جنھوں نے اپنا شعار چھوڑا	۳۷۴
فزوں قیمت میں ہے، تیرے حرم سے	۵۰۰
"فسبحان حی الذی لایموت"	۳۳۶
فسردگی کا مرے گھر میں تجھ کو کیا غم ہے	۳۷۴
فسوں تھا کوئی، بزمِ اغیار کیا تھی	۲۹۶
فصاحت کا، بلاغت کا، لیاقت کا، ذہانت کا	۵۰۶
فضا اک اور ہی عالم کی ہو گی سامنے میرے	۴۸۳
فضائے لالہ و ریحان و گل پریوں کی محفل تھی	۱۵۷
فطرت اس گلشن کی ہے محرومِ تابِ اختیار	۳۹۲

فطرت سکھا رہی ہے شاہیں کو سوش گیری ۳۴۳

فطرتِ شاعر کے آئینے میں جو ہر نظم بجھ ۳۳۵

فغانِ خاک نشیناں کوئے یار ہوں میں ۲۷۵

فقر تھا فخر ترا شاہ و دو عالم ہو کر ۱۱۶

فقر سے ننگ و عار کچھ مردِ غیور کو نہیں ۳۶۵

فقرے فقرے سے ٹپکتا پیار ہے ۷۷

فقط بیدار ہے کھویا ہوا دل ۳۹۶

فقیری میں شہنشاہی عطا کر ۳۹۹

فقیہِ شہر کہ صوفی سے کھا گیا ہے شکست ۵۳۶

فکرِ اوقات ہمیں حضرتِ ناصح کیا ہے ۲۵۳

فکرِ بلند، غرقِ شرابِ غرور ہے ۲۰۰

فکرِ تاریخ میں، میں سرگریباں جو ہوا ۵۱۰

فکرِ دیں کے ساتھ رکھنا فکرِ دنیا بھی ضرور ۹۷

فکر ہے فردا کی اور دل ہے کہ بے آرام ہے ۸۷

فلک پر ملائک نے ہو کر بہم ۳۳۶

فلک کی شان سے آنکھیں ملائے بیٹھا ہوں ۱۷۹

فلک کیا ہے کسی معشوقِ بے پروا کی ڈولی ہے ۲۸۱

فنا ہوئے پہ بھی گویا وفا شعار ہوں میں ۲۷۴

فوجِ اسلام کا نشاں تو ہے ۶۴

فوجِ اعدا میں بپا ہنگامۂ محشر رہے ۳۳۹

فوجِ اعدا کی ہوا ہو کر پریشاں ہو گئی ۳۳۸

فوجِ عشاق ہو، ہنگامۂ احباب بھی ہو ۳۶۵

فوجداری میں تو ہوتا ہے عموماً مستغیث ۳۱۸

فی الحقیقت نوعِ انساں کا تو اک استاد ہے ۳۲۷

فیضِ اقبال ہے اسی در کا ۱۹۳

فیضِ او در مغرب و مشرق عمیم ۵۳۱

فیضِ تو دشتِ عرب را مطلعِ انوار ساخت ۱۰۰

فیضِ سحاب سے ہوئی جوئے چمن ترانہ ریز ۳۴۹

فیض سے تیرے رگِ تاک یقیں نمناک ہے ۴۲

فیضِ نظر کہاں کہ جو نقشِ کہن ابھار دے ۳۶۳

فیضِ نقشِ پا ہے جس کے ہے دو جاں بخشی کا ذوق ۱۳۲

ق

مصرع	صفحہ
قابَ قوسین بھی، دعویٰ بھی عبودیت کا	۱۰۹
''قابَ قوسین'' سے کھلتی ہے حقیقت تیری	۱۱۰
قابلِ بحرِ زندگی نہ ہوا	۶۹
قابلِ ذٰلِکَ الـ ـــ ہے تو	۶۴
قابلِ عشرتِ دل ہو کردۂ حسرت نہیں	۳۶
قابو میں آ نہ جائے زبانِ سوال کے	۴۴۵
قافلہ جب تک پہنچ جائے نہ منزل کے قریں	۲۰۳
قافلہ جس سے رواں ہو سوئے منزل اپنا	۱۱۸
قافلے والے بڑھے جاتے ہیں اے واماندگی	۴۰۱
قافیہ اک اور بھی اچھا تھا لیکن کیا کریں	۴۲۵
قانون میں ہر اک کے لیے زندہ باش ہے	۴۲۱
قانونِ وقف کے لیے لڑتے تھے شیخ جی	۴۲۰
قائم رہے حکومتِ آئیں اسی طرح	۳۵۳
قائم ہے انجمن ہے اور شانِ انجمن بھی	۴۱۴
قبر پر اس نے ہماری سنگِ مرمر رکھ دیا	۲۳۸
قبر پر میری جو وہ پھول چڑھا دیتے ہیں	۲۴۱
قبر میں جو سوال ہوتے ہیں	۲۵۴
قبر میں میرا صبا نے جسمِ لاغر رکھ دیا	۲۴۷
قتل کرتا ہے مجھے، آتا نہیں ہے دل میں رحم	۲۳۰
قدردانی ثمرہ بخلِ کوششِ جانکاہ میں	۳۶۴
قدرت کا اک فریب ہے لطفِ حصولِ مدعا	۲۳۳

مصرع	صفحہ
قدسیوں کو رشک اس جمعیتِ خاطر پہ ہے	۴۰۷
قدم آنے نہ دوں تیری گلی میں ایسے درباں کا	۲۴۸
قدم اپنا جو سوئے شہرِ دیار اٹھتا ہے	۱۷۶
قدم چومتی تھی قبائے دراز	۳۳۷
قدم نہ اٹھے تو جینا ہے موت سے بدتر	۱۸۰
قدم ہو تری راہ میں استوار	۳۴۰
قد ـ ـ ـ ـ ـ تھامت ـ ـ ـ ـ ـ	۳۳۷
قرار بھی مجھے آئے تو بے قرار ہوں میں	۲۷۵
قربان اپنی جان کروں گی کسان پر	۱۴۲
قربان تیرے اے ستمِ روزگار آج	۵۲
قربان جاؤں طرزِ بیانِ ملال کے	۲۴۶
قربان ہو نہ جائے ہماری نظر کہیں	۶۱
قرطاسِ روزگار پہ مسطور ہو گیا	۳۸۹
قریبِ درِ خیمہ ماجرا	۳۳۰
قسم ہے اس کے دلِ دردمند کی آقا	۲۲۹
قسم ہے، تجھے ہم ولی جانتے ہیں	۲۶۴
قسمت کا اپنی بن کے ستارہ چمک اٹھا	۱۸۹
قسمت کھلی کسان کی، بگڑی ہوئی بنی	۱۴۳
قسمت ہی اینٹ بن کے ہے ماتھے پہ آ گئی	۲۶۰
قسمیں سو لیتے ہیں جب ایک پلا دیتے ہیں	۲۴۱
قصرِ بلور جس کو میری نظر نے سمجھا	۱۲۸

قصہ خواں نے کیوں سنادی داستاں مجھ کو مری ۲۹۷
قصہ خوان یار کو بھیجا ہے لکھ کر حال دل ۲۳۸
قصۂ مطلب طویل و دفتر تقریر تنگ ۹۰
قطرۂ بحر آشنا ہوں میں ۱۹۲
قطرۂ بے مایہ را ہم دستِ طوفاں کردہ ای ۱۰۰
قطرۂ خوں تو عام ہے لیکن ۷۲
قطرۂ خونِ عداوت سے گہر افشاں ہے تو ۳۴۷
قطرہ ذرا سا ہوں، کوئی چھینٹا نہیں ہوں میں ۱۴۲
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے ۲۳۳
قطرے فضا میں چند معلق ہیں آب کے ۱۶۶
قطرے کے منہ سے نام جو تیرا نکل گیا ۳۱۶
قطع تیری ہمت افزائی سے یہ منزل ہوئی ۳۹۰
قطع دست و پا سے احساسِ وفا کچھ کم نہیں ۳۹۲
قطعِ منزل کے لیے آبلۂ پا کردیں ۲۳۵
قفس میں اے ہمصفیر! اگلی شکایتوں کی حکایتیں کیا ۲۹۲
قفس میں ہے بلبل تو ویراں چمن ہے ۲۹۶
قلب انساں سے چلی آتی ہے فطرت کی صدا ۴۰۴
قلبِ زمین سے مانگ کے لائی ہے داغِ جستجو ۲۳۳
قلزمِ جوشِ محبت تیرے آنسو سے اٹھا ۴۱
قلم ان کا سرچشمۂ جوئے نور ۵۱۲
قلم بنا کے نہ لاتا اگر مری ذم کا ۱۸۰
قلم سے شعر گویا میرے پریاں بن کے نکلے ہیں ۲۹۰
قلم مجھ کو مانندِ شمشیر دے ۴۶۸
قمر کے گرد ستارے ہیں ہم عناں کیا ہیں ۸۱
قمری بے زار نے شیرینیِ گفتار دی ۱۶۵

قمری دولت بہ دام آورد ۵۱۴
قمری کا دیا سرو پہ بیٹھے ہوئے گانا؟ ۱۵۱
قمریوں نے باغ میں دیکھا ہے اس خوش قد کو کیا ۲۳۹
قناعت خانہ پرور دمجت ہو کے رہتی تھی ۱۵۶
قوت پرواز دے دے حرفِ غم کہہ کر زمیں ۱۳۰
قوت مرد ہے خوابیدہ حریفوں کے بغیر ۴۷۵
قوت ہے اگر اس میں تو ہے اس میں شفا بھی ۱۵۳
قوس قزح کی چادر رنگیں کو اوڑھ کر ۱۶۶
قوسین میں ثبوت ہے اس جذب و شوق کا ۳۵۴
قوم اور وہ قوم، جو اسلام کی شمشیر تھی ۳۶۰
قوم ترکی، آہ، جو سرمایۂ توقیر تھی ۳۶۰
قوم دنیا میں یہی احمدؐ بے میم کی ہے ۳۸۳
قوم را نبض شناسی کن وقار وہ بہ بیں ۳۷۷
قوم سختی ہے ہم سناتے ہیں ۷۴
قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل ۳۱
قوم کا طرز و تمدن خاص اگر اپنا نہیں ۳۶۱
قوم کو جس سے شفا ہو وہ دوا کون سی ہے ۱۱۸
قوم کو حال دل سناتے ہیں ۷۴
قوم کو قوم بنا سکتے ہیں دولت والے ۱۱۵
قوم کے بگڑے ہوؤں کو پھر بنا سکتا ہوں میں ۹۴
قوم کے عاشق کو چھو سکتا نہیں دستِ اجل ۲۰۳
قوم کے عشق میں ہو فکرِ کفن بھی نہ جسے ۱۱۵
قوم ہو خضر اس مکاں کے لیے ۷۵
قوم یہی ضمیر کا چارۂ کار کچھ نہیں ۳۶۱
قوموں کو لڑانے میں ہے لیڈر کی ترقی ۴۵۶

قوموں کے واسطے یہ پیام حیات ہے	۳۵۲
قہر کردینا نہ اے صیاد مجھ کو چھوڑ کر	۲۸۶
قہر ہوتا ہے باغباں کے لیے	۷۴
قہر ہے چشم تصور پر تری جادوگری	۲۰۵
قیام کس کو ہے اس انقلاب خانے میں	۳۶۷
قیامت تھی، بجلی تھی، رفتار کیا تھی	۲۹۵
قیامت کو اک دل لگی جانتے ہیں	۲۶۴
قیامت میں جو سن لی تو نے یارب! اپنے بندوں کی	۲۷۰
قیامت ہے کہ ہر ذرّے سے پیدا سو مصیبت ہے	۲۱۴
قیامت ہے مگر ادروں کو سمجھا دہر یا تو نے	۲۱۶
قتیلِ جور و جفار ہے ہیں، شہیدِ ناز و ادا رہے ہیں	۲۷۳
قیدِ دستور سے بالا ہے مگر دل میرا	۲۸۳
قیس پر یوں طعنہ زن ہوتی ہے لیلیٰ دشت میں	۲۵۶
قیس کی صورت جبیں سا ہی رہا محمل کے گرد	۲۰۵
قیصر و فغفور درباں ہیں تری درگاہ کے	۱۲۴
قیمت میں اس کی خرقہ دے، تسبیح دے، نماز دے	۲۳۰

ک

مصرع	صفحہ	مصرع	صفحہ
کابینہ پریشاں، حزبِ دل ہے کرنسی	۴۶۰	کامل اسی کے نور سے میرا ہلال ہے	۱۳۹
کاٹ لیتا ہے مگر جس وقت محنت کا ثمر	۴۲	کامیابی کی جو ہو خواہش تو محنت چاہیے	۱۴۴
کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں	۱۴۴	کامیابی کیوں نہ ہو حضرت یہ خاصا دام ہے	۸۴
کاخِ جاہ و فلک بنیاد باد	۵۱۴	کانپ اٹھتا ہوں ذکرِ مرہم پر	۱۹۰
کارزارِ عرصۂ ہستی کے ناقابل ہوئے	۱۹۴	کانپ جاتا ہے مرا ذورِ تاثر سے بدن	۳۶۹
کارواں سمجھے اگر خضرِ رہ ہمت مجھے	۹۴	کانپتا ہوں پڑھ کے میں افسانہ اسرائیل کا	۳۹۶
کارواں سے نکل گیا آگے	۱۹۰	کانپتا ہے آسماں تیرے دلِ ناشاد سے	۴۴
کارواں صبر و تحمل کا ہوا دل سے رواں	۴۰	کانونِ دل سے اٹھتے ہیں غم کے شرار آج	۵۴
کاروانِ قوم کو ہے تجھ سے زینت اس طرح	۳۱۷	کانہٗ مسیحٌ لکلِّ مراضٍ ۱۳۱۵ھ	۵۰۷
کارواں لے چلے اٹھا کے مجھے	۷۴	کان، چپکے سے، مؤذن کے لیے صبحِ وصال	۲۵۰
کاسۂ سیمیں لیے ہاتھوں میں آیا، دیکھنا	۲۰۵	کاوشِ جاں کا سکوں اس محشرِ آفات میں	۳۶۴
کاغذ کو رشکِ بابِ گلستاں کیے ہوئے	۵۸	کاوشِ دل ہے مدعا، گل کی کلی بہانہ ہے	۲۳۳
"کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا"	۱۷۵	کب تک نہ دے گی نالۂ بلبل کا کچھ جواب	۷۵
کالج کے نوجواں جو بگڑے تھے بن گئے ہیں	۴۱۴	کب ہنسا تھا کہ جو کہتے ہو کہ رونا ہوگا	۲۶۹
کام بلبل نے کیا ہے مانی و بہزاد کا	۲۳۹	کب ہے گاندھی کے برابر مالوی	۴۲۴
کام بے دولت نہ چرخِ کہن چلتا نہیں	۴۶	کبھی اس راہ سے شاید سواری تیری گزری ہے	۲۹۰
کام خاموشی سے تجھ کو اے لب اظہار کیا	۹۵	کبھی ایراں کے لیے ہو جو دعا کا جلسہ	۳۷۶
کام دھندا ہو چکا اب نیند ہے، آرام ہے	۱۸۷	کبھی برقِ نگہِ موسیٔ عمراں ہونا	۱۰۹
کام کی چیزیں ہیں جو، ان کی حفاظت چاہیے	۱۴۶	کبھی تیرِ جنوں دل میں ترازو ہو ہی جائے گا	۲۴۷
کام کیا اخلاق کرتے ہیں مگر صیاد کا	۲۴۰	کبھی چلمن کو اٹھانا، کبھی پنہاں ہونا	۱۰۹
کام کیا شور و فغاں کا عہدِ آصف جاہ میں	۳۶۴	کبھی رہ جائے گی افرنگ کی فولادکاری بھی	۴۸۶

کبھی کام آ ہی جائے گا مرے کانٹا بیاباں کا ۲۴۷
کبھی گریاں، کبھی خنداں، کبھی عریاں ہوگا ۲۴۹
کبھی میں قتل ہوا کربلا کے میداں میں ۲۲۱
کبھی نہ گوشِ سماعت سے شرمسار ہوں میں ۲۷۴
کبھی نہ ہو قدمِ تیز آشنائے سکوں ۳۴
کبھی ہم نے خنجر کو سیدھا نہ دیکھا ۲۶۹
کبھی یثرب میں اویسِ قرنیؓ سے چھپنا ۱۰۹
کتاب مولوی معنوی را ۵۰۸
کتنا باطل سوز تیرا شعلۂ گفتار تھا ۳۹۴
کتنی اونچی اڑان والے ہیں ۲۶۷
کتنے دلکش، آہ ظالم، تھے ترے لیل و نہار ۱۵۹
کتنے سرگرم تگ و دو تھے ترے لیل و نہار ۱۶۳
کتنے غافل جہان والے ہیں ۲۶۷
کجی جزوِ فطرت ہے اہلِ ستم کی ۲۶۹
کچلا اسے جنہوں نے عذابوں کے بوجھ سے ۴۱۸
کچھ اس ادا سے اڑ کر میں سوئے دام آیا ۵۴۳
کچھ اسی کو ہے مزا دہر میں آزادی کا ۱۰۶
کچھ اسی کے دم سے قائم شان ہے انسان کی ۱۹۵
کچھ ان کا شوق، ترقی کا حد سے بڑھ جائے ۳۴
کچھ اور شے نہیں ہے وہی زندگی ہے موت ۳۲۰، ۴۳۰
کچھ بات بڑھ چلی تھی سوال و جواب میں ۲۹۳
کچھ بتا ان رازدانانِ حقیقت کا پتا ۱۷۱
کچھ بھی رکھا نہ رازداں کے لیے ۷۵
کچھ پتہ ملتا ہے تجھ سے اپنی ہستی کا مجھے ۲۸۶، ۳۱۹، ۴۲۹
کچھ تجھ پہ رازِ غمکدۂ دہر کھل گیا ۱۹۶
کچھ تو کہہ ہم سے بھی اس وارفتگی کا ماجرا ۳۲۹
کچھ خاک میں ملیں گے تو کچھ ہوں گے جزوِ غیر ۴۲۲
کچھ خبر پوچھیں اسیرِ زلفِ پیچاں کی مگر ۲۴۲
کچھ دیر تو ہوتی رہیں آپس میں صلاحیں ۱۴۷
کچھ رہ گیا اگر تو عجم کے تکلفات ۴۹۵
کچھ سمجھ کر آپ نے یہ خط لکھا ہوتا مجھے ۲۸۷
کچھ سمجھ کر اہلِ عالم سے کھچا جاتا ہوں میں ۴۰۱
کچھ عجب اس کی جدائی میں مرا عالم ہوا ۲۱۹
کچھ عجب تسکیں فزا تھے اف وہ ایامِ نشاط ۱۶۰
کچھ فکر پھوٹ کی کر، مالی ہے تو چمن کا ۲۲۴
کچھ قرض مانگ لے مرے بختِ سیاہ سے ۵۳۴
کچھ کدورت ہے دلوں کی، کچھ دھواں آہوں کا ہے ۲۴۰
کچھ کہنے پہ آمادہ تھا اک اور بھی گھوڑا ۱۴۹
کچھ کھیل میں یہ وقت گنواتی نہیں اپنا ۱۵۲
کچھ متانت سی ہوئی مری روش میں پیدا ۱۶۸
کچھ مداوا اس مرض کا اے دلِ ناکام کر ۳۹
کچھ مرے پہلو میں لیکن چلبلا سا اور ہے ۲۵۶
کچھ مرے شکوہ نہ کرنے کا بھروسا ہوگا ۲۶۵
کچھ ملے مجھ کو بھی اس دربارِ گوہربار سے ۱۲۵
کچھ نہیں کھانے کو ملتا تو مرا سر ہی سہی ۲۵۳
کچھ نہیں کھلتا کہ میں کس کے پریشانوں میں ہوں! ۴۰۷
کچھ ہوا ایسی چلے یارب کہ گلشن خیز ہو ۹۴
کچھ یونیورسٹی میں ڈوبا، جو باقی تھا بلقان گیا ۴۱۵
کچے حنظل کی طرح یہ بھی خیال خام ہے ۸۳
کھلی محرابِ ہر جبینِ نیاز ۶۴

کدھر جاتا ہوں، آیا ہوں کہاں سے ۵۰۲
کر پیروی جہان میں میری مثال کی ۱۳۹
کرد عاحق سے کہ مشکل ہوا جینا اپنا ۱۱۷
کرد عاحق سے کہ میں چھٹ جاؤں اس آزار سے ۱۲۶
کردیا قدرت نے پیدا ایک دونوں کا نظیر ۲۲۵
کردیا متروک دہلی کے زباں دانوں نے تنگ ۴۲۵
کردیا ہے گرچہ اس غم نے بہت لاغر مجھے ۱۲۸
کر رہا ہے آج تک چشم جہاں کو مستیز ۵۲۴
کر رہا ہے پیر کی دوں فطرتی کو آشکار ۴۴۱
کرلیا تھا کیا کسی صیاد نے تجھ کو شکار ۳۲۸
کرنہ تقدیر کے شکووں سے خودی کو رسوا ۴۰۳
کرنہیں سکتا قبول راحلہ و زادِ راہ ۴۹۳
کرامت تھی شرم، گنہگار کیا تھی ۲۹۵
کرامت دیکھا اے دستِ جنوں بادِ محبت کی ۲۹۰
کرتا ہے تازہ قافلے، ہر راہزن تلاش ۴۷۷
کرتا ہے جو انساں کو توانا، وہ یہی ہے ۱۵۳
کرتا ہے ہمارے لیے نقصاں بھی گوارا ۱۵۰
کرتی نہیں کچھ کام اگر عقل تمہاری ۱۵۲
کرتی ہے سیر بوستاں بن کے نسیم ماہتاب ۳۳۶
کرتی ہے شمع اس رخِ روشن سے ہمسری ۲۵۹
کرتی ہیں دل میں رقص تمنا کی شوخیاں ۱۶۷
کرتے ہیں ارمنوں پہ جو ترکانِ دوں نہاد ۴۲۵
کرتے ہیں یعنی سجدہ خدا کی جناب میں ۱۶۶
کردوا مار اگرہ آخر زکار انگشتری ۱۰۲
کرشمہ ہے یہ سب شیرینی تقریر جاناں کا ۲۳۸
کرم سے اس کے وہ صورت فلاح کی نکلی ۳۴
کرم کرم کہ غریب الدیار ہے اقبال ۲۲۸
کرم، ستم ہے جو سائل کو انتظار رہے ۳۶۷
کرم کی مرے حال پر ہو نگاہ ۳۳۰
کرنے تھے ذبح طائرِ بامِ حرم تجھے ۵۱
کروں تسلیم اک تقصیر اپنی ۳۹۸
کروں صنم کدہ اک کعبے کے قریں پیدا ۳۹۹
کروں ضبط اے ہم نشیں کس طرح ۱۰۳
کرے کوئی کیا کہ تاڑ لیتی ہے لاکھ پردوں میں بھی شفاعت ۳۳۳
کرے گا منکشف اسرار سرحد ۵۲۹
کرے میری نگاہ نکتہ بیں کیا ۲۹۷
کریں جو پیار انساں سے وہی اللہ والے ہیں ۲۹۸
کز سراجم نور ہا آمد چہار انگشتری ۱۰۲
کس طرح آیا کوے کو اڑ گیا صاحب کا کک ۴۲۴
کس ادا سے قضا ہوا ہوں میں ۱۹۰
کس بت پردہ نشیں کے عشق میں ہوں مبتلا ۲۳۸
کس بھلاوے میں چشم پرنم ہے ۷۰
کس پہ تم بھولے ہوئے ہو آ و یاران نشاط ۱۶۴
کس پہ کرتے درد دل اپنا منادل آشکار ۳۲۸
کس تجلی گاہ نے کھینچا ترا دامانِ دل ۳۲۹
کس خدا کے ہیں پیمبر مالوی ۴۲۳
کس خوشی سے اڑ رہے ہیں طیور ۶۷
کس ڈھونگ پہ نازاں ہو تم اے یونیسٹو ۴۵۸
کس سے کہتے راز اپنا لالہ ہائے شعلہ پوش ۳۲۸
کس شعلہ رو کا دل میں میرے گزر ہوا ہے ۲۷۸

کس طرح پامال ہوتے ہیں ۲۵۵
کس طرح ٹل گئی اللہ ہماری آئی ۲۵۲
کس طرح سے کسی کی نظر میں سمائیں ہم ۲۷۹
کس طرح کا یہ نیا چاہنے والا ہوگا ۲۶۵
کس طرح ہو پھر غیر کے ہاتھوں سے رہائی ۱۴۷
کس غضب کا رنگ لائی ہے سیہ کاری مری ۲۸۸
کس غضب کے نصیب ہیں اپنے ۶۹
کس فتنہ خو نے تجھ سے دشتِ عرب چھڑایا ۱۲۸
کس قدر بدلے زمین و آسمانِ قادیاں ۴۵۱
کس قدر برجستہ ہے تاریخ بھی ۵۲۵
کس قدر تاریک تھی یارب مری صبحِ نمود ۲۸۶
کس قدر رنگیں ہے یارب داستانِ اہلِ درد ۱۲۲
کس قدر سرسبز ہے صحرا محبت کا مری ۱۲۴
کس قدر مشکل تھا پہلا امتحانِ اہلِ درد ۱۲۱
کس کام کا پھر مرا ہے جینا ۱۸۴
کس کو یاد آؤں گا میں حشر کے ہنگامے میں ۲۵۳
کس کی آنکھوں سے اب چھپائیں گے ۶۹
کس کی انگلی پکڑ کے جائیں گے ۶۹
کس کی رہ کا غبار ہونے کو ۲۷۶
کس کی نمود کے لیے شام و سحر ہیں سخت کوش ۴۸۶
کس کے نظارۂ مصیبت کو ۷۰
کس مزے کی ہے داستاں اپنی ۷۴
کس مزے کے ملال ہوتے ہیں ۲۵۴
کس مصیبت کی داستاں کے لیے ۷۵
کس مصیبت کی داستاں ہوں میں ۶۶

کسان کھیتوں سے اٹھ اٹھ کے جھونپڑوں کو چلے ۲۲۷
"کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی" ۱۳۰
کسی ادب کی جو قسمت بگڑتی ہے اقبال ۴۰۰
کسی پر جان دیتا ہے بھلا یوں بے غرض کوئی ۲۷۲
کسی سے ہو نہیں سکتی برابری میری ۱۸۰
کسی صحرا میں کر لے سینۂ لبریز کو خالی ۳۹۵
کسی صورت ہو یارب ساری دنیا رازداں میری ۳۱۱
کسی طرح سے مری بام تک رسائی ہو ۲۷۵
کسی قوم کی شان و شوکت نہ ہوتی ۱۵۴
کسی کا دل خزینہ ہے گہرہائے معانی کا ۵۰۵
کسی کا نالۂ موزوں ہے قُم باذن اللہ ۴۷۵
کسی کو قتل کرتے ہیں، کسی کی کھال اترتی ہے ۲۷۰
کسی کونے میں تاکتی ہے اسے ۴۸
کسی کے حسنِ دلاویز پر نثار ہے تو ۳۷۳
کسی کے ذکر کو سن کر تڑپ جانے کی باتیں ہیں ۲۷۲
کسی کے ہاتھ کا جھاڑا ہوا غبار ہوں میں ۲۷۴
کسی کے ہجر میں جینے سے شرمسار ہوں میں ۲۷۵
کسی مردِ خدا میں ہو بھی جاتی ہے کبھی پیدا ۴۸۵
کسی معشوق بے پروا کا پھر محمل نہ بن جائے ۴۸۳
کسی نوجواں کی جدائی میں قد ۱۰۳
کسی نے اٹھ کے آخر روزنِ دیوار سے جھانکا ۲۴۷
کسی نے مرا آنا جانا نہ دیکھا ۲۶۹
کشتِ آزادی کی بجلی تھی مری تقلید ہی ۳۰۵
"کشت سید را یزیدے کافرے" ۱۳۲۷ھ ۵۱۸
کشتۂ رخسار کا ظاہر نشاں ہو، اس لیے ۲۳۸

کشتۂ عشق ہوں، محروم شکیبائی ہوں	۲۰۸
کشتہ ہو یہ شرار، تو کیا جانے کیا ہوں میں	۱۹۶
کشتیِ نوح ہے ہر موجۂ قلزم مجھ کو	۱۱۱
کشمیر کا چمن جو مجھے دل پذیر ہے	۳۱۵
کشورِ دل میں ہوں خاموش خیالوں کے خروش	۳۸۳
کشورِ ہند میں ہے کلبۂ ناکام کا بت	۳۸۴
کعبۂ برقِ بلا ہے آشیانِ اہلِ درد	۱۳۲
کعبۂ دل ہی تو ہے ہندوستانِ اہلِ درد	۱۳۲
کعبے کو پھر شریف نے بتخانہ کر دیا	۴۲۰
کفر بھی سجدے میں جھک جائے مسلماں ہو کر	۳۶۴
کفر کی تعریف میں کہتے ہیں انگریزی ہے شرط	۸۳
کفر، غفلت کو جانتا ہوں میں	۱۹۴
کفر کے ہاتھ گرو ہے یہ متاعِ نایاب	۳۸۶
کفر و دیں اگلے زمانے کی سخن سازی ہے	۳۵۴
کفر ہے آغاز اس بولی کا، کفر انجام ہے	۸۲
کل اس نے اپنے مریدانِ خاص سے یہ کہا	۴۴۰
کل عید تھی تو آج محرم بھی آ گیا	۵۰
کلمہ طیبہ سے کون و مکاں گونج اٹھے	۳۶۵
کلمۂ لاحول وردِ ہر لبِ پیمانہ ہے	۲۴۳
کلی دوشیزۂ ناکتخدا تھی ایک گلشن میں	۱۵۷
کلیاتِ دہر کے حق میں ہے مسطرز میں	۱۳۳
کلیسا مست ہیں پیر و مرید آج	۵۰۰
کلیم تماشائے ہر طور رہنا	۲۸۸
کم بخت اک "نہیں" کی ہزاروں ہیں صورتیں	۲۳۵
کم بخت کو پھر بھی ہوسِ ملکِ عرب ہے	۳۴۲
کم نہیں محشر سے کچھ ایسی صدا کی خامشی	۲۲۵
کمال گو اسے لیڈر گری میں ہے لیکن	۳۴۲
کمائی مگر چودھری جی نے کھائی	۴۲۴
کمبل ہے مرا اطلعت پر زر سے زیادہ	۵۴۱
کمزور کی کمند ہے دنیا میں نارسا	۴۲۲
کسنوں کو یہ کہہ رہا ہے ہلال	۶۴
کنارِ آبِ راوی خواب نے پہنچا دیا اس کو	۱۵۶
کنجِ آسائش میں گنجِ شایگاں تجھ سے ملے	۳۲۵
کنجِ عزلت سے مجھے عشق نے کھینچا آخر	۱۰۵
کند تلواریں ہوئیں عہدِ زرہ پوشی گیا	۳۹۳
کنعاں کا قافلہ جب سوئے حجاز آیا	۱۲۸
کوچۂ عشق کے یہ راہ نما بنتے ہیں	۲۸۴
کوچۂ یار میں ساتھ اپنے سُلا یا ان کو	۲۴۱
کوچۂ یثرب کرشمہ ہے یہ کس رفتار کا	۲۶۸
کوشش لازوال سے زندہ جور وزگار ہو	۲۳۳
کولمبس کو دنیا نئی اس نے دی ہے	۱۵۵
کون جانے کہ قلندر ہے شہنشاہ جہاں	۳۰۴
کون سی بانکی ادا تیرے تقاضاؤں میں تھی	۳۰۹
کون فطرت کے تقاضوں کو دبا سکتا ہے	۴۳۶
کون کر سکتا ہے اس تہذیب کو بے آبرو	۴۸۱
کون کہتا تھا کہ لطفِ ماعرفنا اور ہے	۲۵۵
کون وہ آفت ہے جو رہینِ بیاں ہوتی نہیں	۳۰
کون ہے اس بانکے پر پے کا مدیر	۷۸
کونے گلی ہوئی نہ سرِ رہگزار ہو	۵۹
کوئی اس حسن جہاں آرا کا دیوانہ تو ہو	۹۸

کوئی اس سے کا بیاں کیا کرے ۱۸۳
کوئی اس کو سمجھے تو اکسیر ہے یہ ۱۵۴
کوئی اس نام کا نہیں ملتا ۲۸۲
کوئی اسے بھی ذرا داخلِ نماز کرے ۳۰۳
کوئی اسے پوچھتا پھرے ہے زرِ شفاعت دکھا دکھا کر ۳۳۳
کوئی بڑھ کے محنت سے سونا نہیں ہے ۱۵۴
کوئی بنا نہیں ایسی کہ پائیدار رہے ۳۶۷
کوئی پنڈت مجھے کہتا ہے تو شرم آتی ہے ۳۱۵
کوئی پھر لے کے شاید وعدۂ دیدارِ عام آیا ۴۸۹
کوئی جاتی بہار ہے دنیا ۷۲
کوئی جا کے مسلم خستہ جاں کو سنائے میرا پیام یہ ۴۱۲،۳۱۲
کوئی جو عجز کے دامن کو یاں دراز کرے ۳۰۴
کوئی جو غور سے دیکھے تو اس کی ہے بہار ۸۰
کوئی چال اس خاکساری میں ہو گی ۲۸۹
کوئی حد ہے میری شکم خواریوں کی ۴۳۸
کوئی دم تو بھی مانندِ عنادل ہائے و ہو کر لے ۳۹۷
کوئی دیکھے تو ترے عاشقِ شیدا کا مزاج ۱۱۱
کوئی رومی کہ افرنگی سے کہہ دے حرفِ تبریزی ۴۸۷
کوئی سمجھا ہے کہ شیدائے حسیناں ہوں میں ۱۰۶
کوئی سمجھے تو ہے مقامِ قدس ۵۴۵
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، کچھ نہیں پروا مجھے ۲۸۶
کوئی شوخی تو دیکھے جب ذرا رونا تھا میرا ۲۸۰
کوئی غرورِ شہنشہی سے یہ جا کے میرا پیام کہہ دے ۲۹۲
کوئی قید سمجھے مگر ہم تو اے دل ۲۶۳
کوئی کہتا ہے کہ اقبال ہے صوفی مشرب ۱۰۶
کوئی کہتا ہے کہ وہ ابرِ بہار اٹھتا ہے ۱۷۶
کوئی کہہ دے تو اثر کرتا ہے کیا کیا کہنا ۱۱۶
کوئی کہہ دے یہ خبر بے کار ہے ۷۷
کوئی کیا دیکھے گا زخمِ بے نشانِ اہلِ درد ۱۲۲
کوئی کیا سمجھے گا، دیکھو! اب زمانا اور ہے ۲۵۶
کوئی گرے، شکست کسی کی کمر میں ہو ۵۴
کوئی مائل ہو سمجھنے پہ تو آساں ہوں میں ۱۰۵
کوئی محفلِ ہستی میں ہوشیار رہے ۳۶۸
کوئی مخمل کا فرش تھا سبزہ ۱۸۱
کوئی مردِ مومن جگا دے یہ بستی ۴۰۹
کوئی مفتیِ شہر سے پوچھتا ۴۵۰
کوئی مقام ہے غش کھا کے گرنے والوں کا ۲۹۴
کوئی ناخواندہ میہماں ہوں میں ۶۶
کوئی ناغہ جو ہو گیا تو کسے ۶۹
کوئی نقشہ دکھا دکھا کے مجھے ۷۳
کوئی نہ ایسا سوال پوچھا کہ جو مجھے لاجواب کر دے ۵۴۴
کوئی یونین کے جواں ممبروں کو ۴۵۲
کوہ کے دامن میں کیا بے مدعا پھرتا ہوں میں ۲۰۹
کوہ و دریا سے ہے قائم شانِ سلطانی تری ۳۸
کہ اپنی اپنی جگہ شاندار ہے ہر چیز ۱۸۰
کہ اپنی زندگانی تجھ پہ قرباں کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵
کہ اپنے سینے میں آپ پوشیدہ صورتِ حرفِ راز ہو جا ۲۳۳
کہ اس دیس میں راج ہے دشمنی کا ۲۸۲
کہ اس زر کو چوری کا کھٹکا نہیں ہے ۱۵۴
کہ اس زیاں خانے میں سکندر رہے نہ دارا نہ جم رہے ہیں ۲۹۲

کہ اس کو پیچھے لگا لیا ہے گناہ اپنے دکھا دکھا کر ۳۳۳
کہ اس کی کن سے ہیں پیدا فقط امیر و رئیس ۴۷۷
کہ اک نگاہ سے ہوتا ہے یہ نگر تسخیر ۸۰
کہ ان کی ذات سراپا ہے عدل کی تصویر ۸۲
کہ بادل برستے ہیں بے آبیانہ ۴۵۲
کہ بت بن گئے آج سب برہمن بھی ۲۷۱
کہ بحر شعر میں پانی نہیں مطلق مگر زد ہے ۵۳۱
کہ بے حاصل سمجھتے ہیں تلاش ابن مریم کو ۳۱۸
کہ بیت قوم کی اصلاح کے ہوئے موزوں ۳۲
کہ پہلے دن سے مہر و ماہ میں قائم وہی ضو ہے ۵۳۲
کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے ۲۷۴
کہ تاج پوش ہوا آج تاجدار اپنا ۳۳۲
کہ تجھ کو دیکھنا اے دیدۂ بینا نہیں آتا ۲۱۷
کہ تقلید کو خودکشی جانتے ہیں ۲۶۳
کہ تو اس باغ میں خاموش بھی، خونیں نوا بھی ہے ۳۱۰
کہ تیری خاک پریشاں کی زد میں ہے گردوں ۴۸۵
کہ تیری خاک میں ہے اور بے حجاب نہیں ۴۴۲
کہ تیری عقل بہانہ جو سے گناہ اپنے چھپا رہا ہے ۴۷۶
کہ تیرے عہد کا ہے خواب بھی نکو تعبیر ۸۰
کہ جس کو سن کے ہوا خرمی سے دل مشحوں ۳۳
کہ جس کی جیب نہ دامن نہ آستیں پیدا ۳۹۹
کہ جس کی خاک قدم سے ہوں نازنیں پیدا ۴۰۰
کہ جس کی شان سے ہے آبروئے تاج و سریر ۸۰
کہ جس کی موج سبک خیز و بے حباب نہیں ۴۴۲
کہ جس کے حسن پہ نازاں ہے خامۂ تحریر ۸۱
کہ جس کے ذوق سے شیریں ہو اب تقریر ۸۱
کہ جس کے عشق سے جنت ہے یہ جہاں مجھ کو ۲۲۹
کہ جس کے ہاتھ نے کی قصر عدل کی تعمیر ۸۰
کہ جنوں ذرے سے کر لیتا ہے صحرا پیدا ۲۰۶
کہ جو حسن کو عارضی جانتے ہیں ۲۶۳
کہ جینا بھی مجھ کو گراں ہو گیا ۱۰۳
کہ چپ بیٹھوں تو گویائی گریباں گیر ہوتی ہے ۲۱۳
کہ چوہوں کو غفلت مناسب نہیں ہے ۳۵۲
کہ حسن قوم ہر اک شر سے ہو گیا مصئوں ۳۳
کہ حق ادا نہ ہوا مجھ سے آشنائی کا ۳۶۶
کہ حوصلہ ہو تجھے بحر آشنائی کا ۳۶۶
کہ خاکستر کی اک مٹھی سمجھتے ہیں جہنم کو ۳۱۸
کہ خاموشی ہے شیری، گفتگو روباہی و میشی ۴۴۳
کہ خود عاشق ہوں، خود معشوق ہوں، خود درد فرقت ہوں ۲۱۲
کہ خوگر ہو گیا ہوں میں شب تاریک ہجراں کا ۲۳۸
کہ دریا کا متاع خانہ ہے موج ۴۹۸
کہ دریا ہوا غیرت صحن گلشن ۷۹
کہ دل سے فکر رخصت ہو گئی دنیا کے دھندوں کی ۲۷۰
کہ سارے دیکھنے والے تری چلمن کے نکلے ہیں ۲۹۰
کہ سراپا لب بفغاں ہوں میں ۶۶
کہ شور محشر کو بھیجتی ہے، خبر نہیں کیا سکھا سکھا کر ۳۳۳
کہ صہبائے محبت کا تجھے پینا نہیں آتا ۲۱۶
کہ ظلمت کے ڈر سے تھے سہمے ہوئے ۱۸۴
کہ غربت میں کرتا ہے سیر وطن بھی ۲۷۱
کہ غم مجھ کو آرام جاں ہو گیا ۱۰۳

کہ فرشتوں نے لیا بہرِ تیمم مجھ کو ۱۱۱

کہ فطرت بھی رکھتی ہے اک تازیانہ ۴۰۹

کہ لیڈر آپ کے عامل ہیں حکمِ قرآں کے ۳۴۳

کہ محمل سے نکل کر جا ملی صحرا نشینوں میں ۳۰۲

کہ مزے مل گئے فنا کے مجھے ۷۳

کہ مشتِ خاک جس سے روکشِ اکسیر ہوتی ہے ۲۱۲

کہ معصومیت چلتی پھرتی ہوئی ۱۸۵

کہ مقتل سراپا فغاں ہو گیا ۱۰۳

''کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی'' ۴۵۰

کہ میرے حال پر آنسو مرے دشمن کے نکلے ہیں ۲۹۰

کہ میرے دل میں نقشِ پا ترے توسن کے نکلے ہیں ۲۹۰

کہ میرے سامنے تیرا گھمنڈ ہے بے جا ۱۷۹

کہ مینا بن گئی آخر شرابِ ارغواں میری ۲۱۱

کہ میں اس خاک سے پیدا بیاباں کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵

کہ میں بھی اسے دیکھنا چاہتا ہوں ۳۰۴

کہ میں سارے چمن کو شبنمستان کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵

کہ میں قسمت کا مارا، آپ ہی اپنی مصیبت ہوں ۲۱۱

کہ میں نے چاہِ دل سے سیکڑوں یوسف نکالے ہیں ۲۹۹

کہ نوشیدنی ہے بتا لے کی ٹی ۴۵۰

کہ نہ ہونے کے برابر ہوا ہوتا اپنا ۱۱۷

کہ نہیں طاقتِ شکیبائی ۴۸

کہ ہاتھ اس طرح وہ پوشیدہ گنجینا نہیں آتا ۲۱۷

کہ ہر اشک طوفاں نشاں ہو گیا ۱۰۳

کہ ہر ملت پہ آتا ہے زمانہ شیشہ سازی کا ۴۸۶

کہ ہمارا لبِ مقال ہے تو ۶۵

کہ ہو معشوق ظالم بھی، جفاجو بھی، ستم گر بھی ۲۶۶

کہ ہوتے ہیں جو آدمی، جانتے ہیں ۲۶۳

کہ ہے چپ بیٹھ رہنا بھی تباہی کے نشانوں میں ۲۱۴

کہ ہے ''کم توئی'' کی ندا ملیمانہ ۴۵۲

کہ یقیں تو مدعا ہے ترا ۷۱

کہا بے درد نے کیوں آپ نے مالا پرو لی ہے ۲۸۰

کہا جو سر کو جھکا کر گناہگار ہوں میں ۲۷۵

کہا کسی نے فسانہ جو عرش و کرسی کا ۲۳۱

کہا ماجرا ان کے گھر کا تو بولے ۲۶۳

کہا میں نے اقبال کو جانتے ہو؟ ۲۶۴

کہا میں نے اے روکشِ شمعِ روشن ۷۹

کہا میں نے اے نکتہ رس اتحادی ۴۵۷

کہا یہ ایک مرے مہرباں نے کل مجھ سے ۳۴۲

کہاں سے لاؤ گے بندوق خودکشی کے لیے ۴۱۶

کہاں عدم کے مسافر مقام کرتے ہیں ۳۰۹

کہاں کا جورِ زماں لا الہ الا اللہ ۴۳۳

کہاں لائی اڑا کر آہ تو بادِ خزاں مجھ کو ۱۵۸

کہاں وہ حوصلہ تجھ میں کہ تو ہے ابنِ تراب ۴۸۷

کہاں وہ دل کہ تاثیرِ نوا سے موم ہو جائیں ۳۹۳

کہاں وہ دیدۂ گریاں، کہاں وہ اشکِ عنابی ۳۹۳

کہتا تھا کوئی یونیورسٹی کے ہال میں ۴۲۰

کہتا تھا کہ ہائے اب کروں کیا ۱۸۳

کہتا ہے بشپ بھی کہ یہ تثلیث ہو توحید ۴۴۲

کہتا ہے خضرِ دشتِ جنوں میں مجھے کہ چل ۴۳۶

کہتا ہے یہ اڑ جائے گی ہندو کی ثقافت ۴۵۵

کہتی تھی بلبل کہ اے مقصودِ چشمِ انتظار	۳۲۸
کہتی ہے بلبل نہیں! سرو و صنوبر کا جواب	۲۵۰
کہتی ہے دیا پھول کے کانوں میں کہانی؟	۱۵۲
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے، ہوا کرے	۵۲
کہتے ہیں آج غیر کی حسرت نکل گئی	۲۵۹
کہتے ہیں ایک سال نہ بارش ہوئی کہیں	۱۳۰
کہتے ہیں جس کو علم وہ اک آفتاب ہے	۱۳۹
کہتے ہیں جسے شہد وہ اک طرح کا رس ہے	۱۵۲
کہتے ہیں دیکھ کر خوش مجھے	۲۶۱
کہتے ہیں کہ ہے اس کو محبت فقرا سے	۲۰۸
کہتے ہیں ہنس کے، جائیے ہم سے نہ بولیے	۲۳۶
کہسار کی رفعت سے اترتی ہوئی ندی	۵۳۵
کہکشاں اس کو سمجھتا ہے فلک بجور زمیں	۱۳۲
کہکشاں میں آ کے اختر مل گئے	۳۱۳
کہنا ہمیں بھی آئے جو ایسا نظر کہیں	۶۱
کہنے آیا ہوں میں اپنے درد و غم کی داستاں	۴۰
کہنے لگا سر فضل کا اک تازہ حواری	۴۴۹
کہنے لگے کہ بول ذرا منہ سنبھال کے	۲۳۵
کہوں کیا جماعت وہ بچوں کی تھی	۱۸۵
کہوں کیوں کر امیرِ کارواں سے	۵۰۲
کہوں میں کیا، تجھے سب کچھ خبر ہے	۴۹۹
کہہ دو یہ کوہکن سے کہ مرنا نہیں کمال	۵۳۳
کہہ دیا اقبال اک مصرع نوازش نے جو آج	۱۲۳
کہہ دیا تنگ آ کے اتنا بھی کہ میں مجبور تھا	۱۲۶
کہہ دیا خواب کو کہ خواب ہے تو	۶۳
کہہ دیا دل نے یہ خضرِ رہِ دانائی ہے	۵۱۰
کہہ رہا ہے خاکِ افریقہ کا ہر ذرہ یہی	۳۳۸
کہہ رہا ہے دل ترا، لیلےٰ نہیں، محمل ہوں میں	۳۰۵
کہہ رہی ہے اہلِ دل سے ابتدا اسلام کی	۳۶
کہہ رہی ہے کوئی ایامِ کہن کی داستان	۳۷۱
کہہ رہی ہے ہر کلی گلزارِ ابراہیم کی	۱۲۰
کہہ رہے ہیں مجھ کو پربستہ قفس میں دیکھ کر	۱۲۵
کہہ رہے ہیں ملک یہ اہلِ زمیں	۲۶۷
کہہ سنا قصۂ ستم زدگاں	۶۵
کہہ گئی ذوقِ کرم کو شوخیِ حسنِ طلب	۹۷
کہہ گیا ہے کوئی کم اندیش	۳۲۱، ۳۳۱
کہی اچھی نقیبِ انجمن نے	۳۱۵
کہی کسی کو ستم پر بھی آفریں میں نے	۳۲۱
کہی میں نے تاریخ "فیضِ حضور" ۱۹۰۴ء	۵۱۲
کہیں آگ سے بھی ٹپکتا ہے پانی	۷۹
کہیں اخبارِ فرعونی کہیں آثارِ شاپوری	۴۹۰
کہیں اس سے آبادی بزمِ قیس	۳۳۹
کہیں تہذیب کی پوجا، کہیں تعلیم کی ہے	۳۸۳
کہیں جائیں تمہارے دشت پیما چھپ نہیں سکتے	۲۹۹
کہیں خارِ بیاباں تھے، کہیں غولِ بیاباں تھا	۱۵۸
کہیں خیرہ کرتا ہے چشمِ اویس	۳۳۹
کہیں سر رکھ دیا تھا بے خودی میں پائے جاناں پر	۲۶۶
کہیں سے سیکھی نماز میں نے، لیا کہیں سے سبق وضو کا	۳۰۷
کہیں شفاعت نہ لے گئی ہو مری کتابِ عمل اٹھا کر	۳۳۳
کہیں شمع کو نازشِ دلبری تھی	۲۰۷

کہیں طور پر لن ترانی سے کام ۳۳۹
کہیں عجز سے گردنیں جھک رہی تھیں ۲۰۷
کہیں قہر فاروقؓ، وعظ علیؓ ۳۳۹
کہیں کوہ فاراں پہ دیدارِ عام ۳۳۹
کہیں لیلیٰ نے شاید دیکھ پائی ہے جھلک تیری ۳۰۲
کہیں نعرہ "امتی امتی" ۳۳۹
کہیں نہاں ہے ترا حسن، اور کہیں پیدا ۳۹۹
کہیے کیا حکم ہے؟ دیوانہ بنوں یا نہ بنوں ۵۳۰
کہے ہزار مبارک مری زباں مجھ کو ۲۲۸
کی دل لگی تو یہ بھی گوارا کرے کوئی ۳۰۰
کی ذرا دست درازی جو ہوا نے مجھ پر ۱۷۷
کی وزیر شاہ نے وہ عزت افزائی مری ۳۳۰
کیا آپ کو بھی یاد ہے اے حضرتِ کلیم ۲۸۳
کیا اثر معشوق ہے اے دل تری فریاد کا ۲۳۹
کیا ادا تھی وہ جاں نثاری میں ۲۷۵
کیا بتاؤں تجھے کہ کیا ہوں میں ۶۵
کیا بے خطا ہیں تیر کمانِ ہلال کے ۲۴۵
کیا تجھ سے سپہ عہدِ وفا توڑ گئی ہے ۳۴۵
کیا تسلی دے بھلا میرا دلِ مضطر مجھے ۱۲۷
کیا تم سے کہیں اپریل میں جلسہ سالانہ بھی آتا ہے ۴۱۵
کیا تمہارا بھی نبی ہے وہی آقائے اُنام ۳۸۴
کیا تھا کوچ جو دل سے خوشی کی فوجوں نے ۳۲
کیا تھا گردشِ ایام نے مجھے محزوں ۳۲
کیا تھی جھلک تری کہ ثریا تلک گئی ۵۷
کیا جانے کیا سمایا ہے میری نگاہ میں ۲۸۳
کیا جہاں میں عاشقانِ شافعِ محشر نہیں ۴۴
کیا چلے گا کارواں، جب رہنما پیچھے رہے ۲۰۲
کیا حیراں فرشتوں کو بھی تیرے دردمندوں نے ۲۹۱
کیا خوب یہ عالم ہے، ادھر مد ہے ادھر جذر ۵۳۰
کیا ڈر مقصد نہ دیں گے ساقیِ کوثر مجھے ۱۲۷
کیا رواں آب خنجر غم ہے ۷۰
کیا رہی تیری آبرو دل میں ۶۷
کیا سناؤں قصہ بے تابیِ ایامِ ہجر ۳۰۹
کیا سورۂ نور کو پڑھ کے دم ۳۳۶
کیا شرارہ چمک اٹھا مری خاکستر میں ۱۶۸
کیا شکست خمار ہے دنیا ۷۱
کیا شہد کی مکھی کی ملاقات ہے ان سے؟ ۱۵۱
کیا ضعف ہو زیادہ تو غش بھی نہ کھائیں ہم ۵۲۸
کیا عجب پہلے ہی لیڈر میں یہ کردے آشکار ۴۲۴
کیا عجب تو بھی کرے شوکتِ دریا پیدا ۴۰۶
کیا عجب کشمیر میں رہ کر جو ہے ان پر جفا ۳۱۳
کیا غضب آئے نگاہوں سے جو پنہاں ہوں میں ۱۰۶
کیا غفلت آفریں یہ مئے خانہ ساز ہے ۱۹۶
کیا غم جو اس کا دن شب دیجور ہو گیا ۳۸۹
کیا قیامت ہیں غم کے آنسو بھی ۷۲
کیا قیامت ہے کہ سمجھا تو نے بے پروا مجھے ۲۸۶
کیا کام لے رہا ہوں اے خضر! زندگی سے ۵۴۳
کیا کروں اوروں کا شکوہ اے امیرِ ملکِ فقر! ۱۲۵
کیا کروں اے دل چمن آرائے عالم کا گلہ ۲۸۶
کیا کسی دکھ درد کے مکتب کی ابجد ہے یہی ۲۱۰

کیا کہوں اس بوستانِ غیرتِ فردوس کی	۳۲۹
کیا کہوں امتِ مرحوم کی حالت کیا ہے	۱۱۳
کیا کہوں زندوں سے میں اس شاہدِ مستور کی	۲۳۰
کیا کہوں میں اگا تھا کیا سبزہ	۱۸۱
کیا کہوں میں قصۂ ہمدردیِ اہلِ وطن	۱۲۷
کیا کہیں مستِ مئے عشق کہاں ہوتا ہے	۲۳۹
کیا کہیے مصیبت ہمیں پڑ جاتی ہے کیسی	۱۳۸
کیا لوں گی میں ٹھہر کے یہاں آسمان پر	۱۳۲
کیا لہو ولعب میں آبرو پائے گا	۳۱۸، ۳۲۸
کیا لینے کو آتی ہے؟ یہ سمجھاؤ تو جانیں	۱۵۲
کیا مرا شوق، اور کیا ہوں میں	۱۹۱
کیا مرغِ روح توڑ کے اپنا قفس گیا	۶۰
کیا مرگِ ناگہانی تشریف لا رہی ہے	۱۳۶
کیا مروت بھی گئی خوابِ سحر کی صورت	۲۸۵
کیا مزا بلبل کو آیا شیوۂ بیداد کا	۲۳۸
کیا مزار بھی یہ ابنائے وطن کی فکر بھی	۲۰۳
کیا مصافِ زندگی سے بھاگتا پھرتا ہوں میں	۲۰۹
کیا منزلِ عدم کو ہمارا نفس گیا	۵۹
کیا ناامید ہو کر بزمِ جہاں سے جاؤں	۱۳۶
کیا نصیبہ ہے رہی ہر معرکے میں ورز میں	۱۳۰
کیا وہاں پر جلوہ بے پردہ دکھلاتا ہے شوق؟	۱۸۸
کیا وہاں کی زندگی کو بھی ہے کھٹکا موت کا؟	۱۸۸
کیا ہنسی ضبط کی اڑاتے ہیں	۷۴
کیا ہے آنکھ نے ممدوح انتخاب ایسا	۷۹
کیا ہے تیرا مقدر نے مدح خواں مجھ کو	۲۲۸
کیا یتیموں کے اشک ہوتے ہیں	۷۳
کیا یہ اغیار کی دنیا ہے؟ نہیں اس کی ہے	۳۸۵
کیجیے یہیں آرام کہ یہ آپ کا گھر ہے	۱۷۸
کیجیے گا آ کے اس گلشن کی سیر	۷۸
کیسا وضو ہے یہ کہ سراپا نماز ہے	۱۹۵
کیسی حجت خیز ہے ظلمت فروشی رات کی	۳۹۱
کیسی حجت خیز ہے ظلمت فروشی کی یہ رات	۵۳۴
کیف یک گونہ، حقیقت ہے زمانے میں فقط	۳۰۷
کیمیا سے بھی فزوں ہے تیری خاکِ در مجھے	۱۲۶
کیمیا کہتے ہیں جس کو تیرے در کی خاک ہے	۴۲
کیوں آتی ہے، کیا کام ہے گلزار میں اس کا	۱۵۱
کیوں اجل کا مزاج برہم ہے	۷۰
کیوں باغ میں آتی ہے یہ بتلاؤ تو جانیں	۱۵۲
کیوں بحرِ حمیت نہ بہت جوش میں آئے	۵۳۰
کیوں تو ابھی سے رو کر سب کو رلا رہی ہے	۱۳۶
کیوں خاک میں ابھی سے مجھ کو ملا رہی ہے	۱۳۶
کیوں ڈروں اس سے کہ مر کر پھر نہیں مرنا مجھے	۳۴۹،۳۴۸،۳۴۷
کیوں صفِ محشر میں حالت تیری بے تابانہ ہے	۲۳۲
کیوں کر نہ وہ جہان کو پیغامِ بزمِ راز دے	۲۲۹
کیوں کر ہوئے ہم سفر دل وگل	۴۳۷
کیوں کہوں بے خودیِ شوق میں لذت کیا ہے	۱۰۷
کیوں مسلمانوں کی کشتی کو الٹ دیتے نہیں	۸۲
کیوں میری حسرتوں کو دل سے مٹا رہی ہے	۱۳۶
کیوں نخلِ آرزو پر بجلی گرا رہی ہے	۱۳۵
کیوں نظر آتا ہے تو رہینِ غمِ پنہاں مجھے	۴۴

کیوں نظر آتا ہے تو مثلِ تنِ بے جاں مجھے ۴۳

کیوں نظر آتا ہے تیرا حال بے ساماں مجھے ۴۳

کیوں نہ آنکھوں پہ بٹھاؤں تجھے اے روزنِ در ۲۸۴

کیوں نہ اس گلشن کی نکہت روکشِ تاتار ہو ۹۲

کیوں نہ دیوانے ہوں لب سوزِ نہاں کے واسطے ۹۵

کیوں نہ کہہ دیں کہ بےمثال ہے تو ۶۵

کیوں نہ نظم و نثر کا چرچا رہے ۷۷

کیوں نہ وہ نغمہ سرائے رشکِ صد فریاد ہو ۳۶

کیوں نہ ہوں ارماں مرے دل میں کلیم اللہ کے ۱۲۳

کیوں نہ ہو، اس شاہ کو زیبا ہے ایسا ہی وزیر ۳۳۱

کیوں نہیں ملتی یہ تسکینِ قرار افزا مجھے ۱۷۲

کیوں وصل کے سوال پہ چپ لگ گئی تمہیں ۲۹۳

کآں ذرّہ گم گشتۂ مومن بداماںِ من است ۹۶

کھا کھا کے پیچ صاحب انگور ہو گیا ۳۸۹

کھاتا ہے تجھ کو اے دل کس کا غمِ جدائی ۲۷۸

کھانے کو میسر تھا نہ پینے کو میسر ۴۴۹

کھاؤ گے فرمائشی، سر پلپلا ہو جائے گا ۳۰

کھٹکتا تھا دل میں مگر خارِ فکر ۳۴۰

کھڑا ہے یہ سنسار محنت کی کل پر ۱۵۵

کھڑے ہیں محفلِ قدرت کو دیکھنے والے ۲۲۷

کھل گئی چشمِ تماشا اپنی جس دم اے کلیم ۲۸۶،۳۱۹،۴۲۹

کھل گئے عقدے جہاں میں ہر خدا آگاہ کے ۱۲۴

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام ۴۲۳

کھل گیا آخر چمن میں ہستیِ بلبل کا راز ۳۱۱،۴۱۱

کھل گیا بستہ کار ہونے کو ۲۷۶

کھلا راز ان پر مری بے بسی کا ۲۸۲

کھلتی ہے کچھ ہمارے مقدر پہ یہ کجی ۵۱

کھلی ہیں میری آنکھیں، تن بدن بیدار ہے میرا ۴۶۶

کھلے گا اگر تو گودرز کے ہاتھوں ۴۵۷

کھلیں اسرار ایمان و یقیں کیا ۴۹۷

کھنچے ہے اپنی ہی گردن پہ بید کی تلوار ۳۶۶

کھول دروازہ خلوت گہِ ناز اے ساقی ۴۰۶

کھیت سے آتا ہے دہقاں منہ میں کچھ گاتا ہوا ۱۸۷

کھیل میں آ گئی جو چوٹ کبھی ۶۹

کھینچ سکتا ہے مصورِ خندۂ گل کا سماں ۳۹

کھینچ کر سوئے گلستاں لے گیا ذوقِ نظر ۳۲۸

کھینچ کر لے چلا ہے ذوقِ نظر ۴۷

کھینچتی تھی سوئے گلشن جس کو شیرینی تری ۲۰۱

کھینچتے تصویر گر بہزاد و مانی آپ کی ۲۹

گ

مصرع	صفحہ
گاڑھا اُدھر ہے زیبِ بدن اور زرہ اُدھر	۴۲۲
گالیاں دینا کسی کو دین کی خدمت نہیں	۲۰۲
گالیاں ہم کو دیے جاتے ہو کیوں خیر تو ہے	۲۸۴
گالیوں کے دس سے منہ ان کا چھلکتا جام ہے	۸۴
گاندھی سے ایک روز یہ کہتے تھے مالوی	۴۲۲
گاؤں سے یاں کھینچ لایا ہے مجھے پڑھنے کا شوق	۸۷
گائے اک روز ہوئی اونٹ سے یوں گرمِ سخن	۴۲۷
گاہے گاہے آ نکلتی ہے مسرت کی ہوا	۳۶
گاہے ماہے ہلال آتا ہے	۶۸
گداگری ہے حقیقت میں وعدۂ احساں	۳۶۷
گداگر ہو اور بال ہوں سر کے لمبے	۲۶۴
گڈریوں کو شاہنشہی اس نے دی ہے	۱۵۵
گرائے شب یہ تجھے حسرت ہے نام کی	۵۳۴
گر پڑا شیشۂ دل سنگِ درِ جاناں پر	۲۸۴
گر پڑے ہیں مرے دامن کی گرہ کھل کے گہر	۱۷۷
گر جائیں نہ گھونسلے سے باہر	۱۸۴
گر کتابیں ہو گئیں میلی تو کیا پڑھنے کا لطف	۱۳۶
گر ہم نہ ساتھ دیں تو مروت سے دور ہے	۱۳۴
گرا کٹ کے آنکھوں سے لختِ جگر	۱۰۴
گراں ظلمت پرستوں پر ہے سورج کی جہاں تابی	۳۹۴
گرچہ پوشیدہ رہا حسن ترا پردوں میں	۱۲۲
گرچہ تھا صحنِ چمن میں عاشقِ شیدا ترا	۳۰۱
گرچہ رکھتا نہیں میں سر پہ کلاہِ شہدی	۴۳۵
گرچہ قدرت نے مجھے افسردہ دل پیدا کیا	۳۲۸
گرچہ نوائے شوق بھی زنصبِ شب کی ہے دلیل	۴۶۲
گردآ سا سرِ دامن سے لگا پھرتا ہوں	۱۱۱
گردشِ پیہم مبارک ساغرِ خورشید کو	۳۳۵
گردشِ صہبا وصال ساغر و مینا سے ہے	۳۵۶
گردنِ انساں سے طوقِ راہب خود بیں گرا	۳۷۰
گردنِ کفر پہ چلتی ہوئی تلوار ہے تو	۳۵۸
گردوں سمٹ کے نقطۂ موہوم ہو گیا	۳۳۴
گردوں کو جانتی ہے ترے کارواں کی گرد	۳۸۹
گردوں کو کوئی زمین کرسکتا ہے	۳۳۲،۳۳۱
گرم ہم پر کبھی ہوتا ہے جو وہ بت اقبال	۲۳۴
گرمیِ آفتاب جولائی	۳۸
گرمیِ جوشِ عقیدت سے کیا کرتی ہے طوف	۱۲۴
گرمی سے آفتاب کی تپنے لگی زمیں	۱۳۰
گرمیِ شورِ قیامت اک شرارا ہے ترا	۳۳۸
گرمیِ فریاد کی آتش گدازی دیکھنا	۸۹
گرمیِ مہر کے کشتوں کا مسیحا ہوں میں	۱۷۶
گرہ تھی زندگی میری، اجل نے آ کے کھولی ہے	۲۸۰
گر ورشتۂ حیات نہ ہو	۶۷

گرہ کھاکے تخم و ثمر بن گئی ۴۶۸
گریاں ہو چشمِ حسن بھی تیرے فراق میں ۲۰۰
گریز میرے دلِ دردمند کا ہے شعار ۲۲۹
گریۂ آدم سرشتِ دودمانِ اہلِ درد ۱۳۱
گریۂ تلخ سے ہے خندۂ مینا پیدا ۴۰۶
گریۂ شبنم پہ گل ہنستے ہیں کیا بے درد ہیں ۱۲۶
گرے ہوؤں کو اٹھانا کمال احساں ہے ۳۶۸
گزر اس صنم خانہ رنگ و بو سے ۴۹۰
گزر جائے اگر حد سے تو ہے فطرت کی رسوائی ۴۴۴
گزر کس صنم کا ہوا بت کدے میں ۲۷۱
گزری ہوئی کہانی اب تک رُلا رہی ہے ۱۳۶
گشت از دنیا سوئے جنت رواں ۵۱۰
گشت اے اقبال مقبول امیر مُلکِ حسن ۱۰۲
گشت کے عالم میں دیکھا تھا اسے ۷۸
گفت اقبال حزیں سالِ رحیل ۵۱۱
گفت ہاتف "ذالك الفوز العظيم" ۱۹۲۶ء ۵۲۲
گفت ہاتف مصرعِ سالِ رحیل ۵۱۸
گفتگو کو زباں ترستی ہے ۲۷۳
گفتمش سالِ وفاتِ او بگو "مغفور گفت" ۱۳۲۶ھ ۵۲۰
گفتہ بگو کہ "تربتِ او آسماں مقام" ۱۳۴۲ھ ۵۲۱
گل پژمردۂ چمن ہوں مگر ۱۹۰
گل خنداں تھا میں بھی باغِ عالم کے مرقعے میں ۱۵۸
گل سے رخساروں پہ قطرے یوں پسینے کے عیاں ۱۶۱
گل شاعر کی مہک عرش تلک جا پہنچی ۳۸۳
گل فرستادن بہ بحرِ بے کراں می زیبدش ۱۰۰
گلِ مضموں سے اے اقبال یہ سہرا ہے ناصر کا ۲۸۱
گل میں ہزار کھاؤں گا اور گل کھلاؤں گا ۷۵
گل نے بلبل سے کہا، لے ہم صفیر آ یار آ ۳۲۸
گلزارِ دل میں اگنے لگے غم کے خار آج ۵۳
گلستاں بن کر مہک اٹھا دلِ پُرخوں مرا ۳۳۵
گلستاں تیرے لیے تُو گلستاں کے واسطے ۹۶
گلستانِ جہاں میں مثلِ بلبل اڑتے پھرتے ہیں ۲۹۰
گلشنِ دہر ترے حسن سے شاداب ہوا ۴۰۴
گلشنِ طور میں بہار مری ۱۹۴
گلشنِ عالم میں وہ دل کش نظارہ ڈھونڈنا ۹۶
گلشن میں سمیٹے ہوئے دامانِ طلب ہے ۳۴۱
گلشنِ نو بہارِ ہستی میں ۶۴
گلشنِ ہستی میں ہے سودام کا اک دام دم ۴۰۳
گلگیر کے ستم کا کھٹکا نہیں ہے مجھ کو ۵۴۳
گلہ رکھتا ہوں میں بھی اس مسلماں کُش مسلماں سے ۴۴۴
گلے میرے ملنے لگا پیرہن بھی ۲۷۱
گلے میں اٹک جائے گا بن کے کانٹا ۴۵۷
گم گشتہ کنعاں ہے، اے خوگرِ زنداں تو ۴۳۰،۳۱۹
گماں تجھ پہ ہوا تھا کیا دلِ بلبل کی چوری کا ۲۸۱
گندھ گندھا کر یہ مصالحہ جب اکٹھا ہو گیا ۱۶۵
گو بظاہر تلخی دوراں سے آرامیدہ ہے ۳۷۲
گو پیٹ میں اپنے خاک نہیں پر تازہ ہوا تو کھاتے ہیں ۴۱۷
گو منانا بستیوں کا ہے شعارِ روزگار ۳۷۰
گواہ عصمتِ ابلیس ہوں میں ۴۹۸
گواہ ہیں یہ کمالِ سرشتِ انساں کے ۳۴۳

گوتم کا جو وطن ہے، جاپان کا حرم ہے ۲۲۳
گوری گوری گردنِ نازک میں فرطِ شوق سے ۱۶۴
گوش بر آواز تھا مغرب بھی جس کے لیے ۹۳
گوش تیرا موج کی شورش سے بے پروا بھی ہے ۲۳۲
گوشِ دل لگ جائیں جس پر وہ تکلم تھا مرا ۱۷۴
گوش را جویائے آوازِ غریباں کردہ ۹۵
گوشِ عالم تک یہ پہنچے ہیں زبانی آپ کی ۳۰
گوشِ اغلاط شنو میں جو بلائے عاشقانہ ہے ۲۳۳
گوہر بے راجھڑے ہیں آپ کے منہ سے بھی ۳۰
گوہرِ حکمت بہ تارِ جانِ امت سفتہ ای ۹۹
گوہرِ عیش کی خرید ہے کل ۶۴
گویا کہ اس چمن پہ خزاں کی ہوا چلی ۱۳۷
گویا وہ دال چھوڑ کے پینے لگا ہے سُوپ ۳۵۷
گئی عرس میں اور شب بھر نہ آئی ۳۲۴
گہرباری تقاضا ہے مزاجِ ابرِ نیساں کا ۵۰۵
گہرباری دکھائی کلکِ گوہربار نے ایسی ۵۰۵
گہر دریا کی گہرائی میں ہے گم ۵۰۰
گہن کا خوف نہ بیمِ غروب ہے جس کو ۴۷۳
گیا اڑ کے وہ بلبلِ خوش نوا ۱۰۳
گیا کارواں، اور میں راہ میں ۱۰۳
گیا ہے ادھر سے کوئی یوں نکل کر ۲۹۵
گیسوئے مقصود را آخر پریشاں کردہ ام ۸۹
گھات میں صیاد، مائل آشیاں سوزی پہ برق ۱۳۶
گھاس کی پتی کی ہلکی تھرتھراہٹ بیش و کم ۱۶۴
گھٹنے کا اس کو ڈر ہے نہ خوفِ زوال ہے ۱۳۹
گھر بنایا تو نے گو ہنگامۂ ہستی سے دور ۲۲۰
گھر کسی کا جن کی ضو سے غیرتِ مشرق بنے ۹۳
گھر کو مجھے چاہیے تھا جانا ۱۸۳
گھر میں بیٹھے ہیں خدا رکھے کہ باہر ہیں کہیں ۲۶۵
گھڑ دوڑ کے گھوڑوں کی جو ہوتی ہے تواضع ۱۵۰
گھڑ دوڑ میں ہم اپنا بہاتے ہیں پسینہ ۱۳۸
گھڑی بھر میں اس جا نہ ہم ہیں، نہ تم ہو ۵۲۷

ل

مصرع	صفحہ
لا الہ الا فرنگی، بکلمۂ دہن بروز	۴۵۱
لا کہیں سے پھر وہی ایامِ طفلی کے مزے	۱۷۳
لا کہیں سے ماہِ کامل بن کے، ایسی چاندنی	۲۰۵
لا کے دریا میں نہاں، موتی ہیں الا اللہ کے	۱۲۴
لا گلشنِ عدم سے اسے اے سمومِ غم	۶۰
لا وہ نظارہ پئے چشمِ تماشا جو ذرا	۱۷۳
لاتی تھی اپنے ساتھ اڑا کر جسے ہوا	۱۴۱
لاٹ سے روٹھے، گئے پنڈت کے استقبال کو	۴۵۱
لاج اس جزو نبوت کی ترے ہاتھوں میں ہے	۲۰۴
لاج رکھ لینا کہ میں اقبال کا ہم نام ہوں	۱۲۴
لاجرم قندیل ہارا بشکنیم	۴۷۲
لاڈلی رندوں کی ساقی کی دلاری آئی	۲۵۲
لازم آیا مولوی پر سجدہ سوئے قبلتین	۴۴۹
لاغر تھا بہت گرچہ بڑھاپے کے سبب سے	۱۴۹
لاکھ اقوام کو دنیا میں اجاڑا اس نے	۱۱۴
لاکھ ساماں ہے اک بے سروساماں ہونا	۱۰۸
لاکھ سرتاجِ سخن ناظمِ شرواں ہوگا	۲۳۹
لاکھوں طرح کے لطف ہیں اس اضطراب میں	۲۹۳
لال جوڑا اب شفق بھی تجھ کو پہناتی نہیں	۲۰۱
لالچ کی نگاہوں سے نظر تک نہیں کرتے	۵۳۱
لالہ اور داغِ دل بہانہ ہے	۲۷۶
لالہ وگل سے نہیں میرا دلِ ناشاد دور	۳۱۷
لالی افق پہ آنکھ نے دیکھی جو شامِ عید	۵۷
لالے پڑے تھے جان کے ہر جاندار کو	۱۳۰
لالے کا خیاباں ہے مرا سینۂ پُر داغ	۵۲۴
لامکاں تک کیوں نہ جائے گی دعا اقبال کی	۱۳۴
لاؤں اس کے لیے میں خامۂ زر	۴۸
لائے ہیں دونوں کھلاڑی اپنی اپنی کھیتین	۴۴۸
لاہوت سے محروم ہے یہ تارکِ ناسوت	۴۴۳
لاہور کی بستی کو یہ پیغامِ حلب ہے	۳۴۱
لب اظہارِ مدعا ہے ترا	۷۱
لب اظہار وا ہوا نہ کبھی	۷۳
لب ترسنے لگے فغاں کے لیے	۷۵
لب سے نکلا کہ فی امان اللہ	۴۸
لب کشا ہونے کو ہے اک غنچۂ دلگیر آج	۸۸
لب مرا ہے بلبلِ رنگیں نوا تیرے لیے	۲۰۱
لبریز کرنے آئے مئے اشکِ غم تجھے	۵۱
لبریز ہے سرود سے تیرے سکوتِ شام	۳۱۸، ۴۲۹
لپٹتا، اچٹتا، سمٹتا ہوا	۴۶۷
لپیٹے ہوئے اپنے کفن میں	۴۳۸
لٹ کے غارت گر گلشن کو دعا دیتے ہیں	۳۷۵
لٹا دن دہاڑے خزینا مرا	۱۸۵

لحد میں سوتے ہیں تیرے شیدا تو حور جنت کو اس میں کیا ہے ۳۳۳
لذت افزائے شور طفلی ہے ۶۴
لذت پرواز، ہنگامے سے ہم آغوش ہے ۳۱۱، ۴۱۱
لذت جرب خراش ہر نوک خار ہوں میں ۵۴۳
لذتِ رقصِ شعاعِ آفتابِ صبح دم ۳۹
لذتِ نظارہ سے بے خود ہوا جاتا ہے دل ۱۷۲
لذت حرکت سے گو محروم ہیں دونوں مگر ۴۴۹
لرزا ہوا ہے تو صفتِ شعلۂ چراغ ۴۹۶
لڑکپن کے ہیں دن صورت کسی کی بھولی بھولی ہے ۲۷۹
لڑکو! مرے قصے کو جو دانا ہو تو سمجھو! ۱۷۹
لِسانَ صِدقٍ فی الآخِرِینَ ۱۳۱۸ھ ۵۰۷
لطفِ آبِ چشمۂ حیواں کو شرماتی ہے یہ ۴۳
لطف آنے کا تو جب ہے کہ کسی پر آئے ۱۱۰
لطف اخبار کا جب آتا ہے ۴۸
لطف تو جب ہے کہ ہو محشر میں محشر کا جواب ۲۵۱
لطف جب آتا ہے اقبال سخن گوئی کا ۲۸۵
لطف جو ملتا تھا کچھ تیری ملامت میں مجھے ۲۱۹
لطف دیتا ہے مجھے مٹ کے تری الفت میں ۱۰۹
لطف دے جاتا ہے کیا کیا مجھے ناداں ہونا ۱۰۹
لطف ملتا نہیں کچھ اگلے تماشاؤں میں ۱۶۸
لطف یکجائی کے ساماں کچھ دنوں باہم رہے ۱۶۳
لطف یکجائی کے ساماں، لذتِ بوس و کنار ۱۶۱
لطف یہ ہے کہ پھلے قوم کی کھیتی اس سے ۱۱۷
''لک ودن'' کا حکم تھا اس بندۂ اللہ کو ۴۲۴
لکھ دیا تھا میں نے کیا خط میں کہ آیا یہ جواب ۲۸۷
لکھ کے تختی کسے دکھائیں گے ۶۹
لکھتا ہوں شعر دیدۂ خوں بار سے مگر ۵۸
لگائی ہے مگر اس گھر کو خشتِ نقشِ پا تو نے ۲۱۶
لگائے خدا اور بجھائے محمدؐ ۵۳۱
لگائے خیمے تھے واں رنج کے جنود و قشوں ۳۲
لن ترانی بھی طور سوزی بھی ۲۵۷
لن ترانی کہہ نہ دے وہ شوخ بے پروا مجھے ۲۸۷
لو آج صدارت ہوئی قربانِ وزارت ۴۵۸
لو اس زباں دراز کو بھی اب ہوا لگی ۲۵۹
لو فرنگی کی اولوالامری سے باز آیا پسر ۴۵۱
لو میاں شب بخیر عید ہے کل ۶۴
لو میری خامشی سے قضا بھی بہک گئی ۵۷
لو میں چلی، یہ کہہ کے روانہ ہوئی وہ بوند ۱۴۲
لوٹنے میں دل کبوتر دار ہے ۷۷
لوٹنے والے کو ترستی ہے ۲۷۳
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا ۱۰۸
لوگ بدنام محبت کہتے ہیں اقبال کو ۲۶۸
لوگ سودا کو یہ کہتے ہیں برا ہوتا ہے ۱۰۷
لوگ کہتے ہیں کہ مشکل ہے عدم کی منزل ۲۵۳
لوگ کہتے ہیں مجھے راگ کو چھوڑ و اقبال ۵۳۳
لوگوں کی خوشامد پہ کبھی کان نہ دھرنا ۱۷۹
لوہے کی لگامیں ہیں تو چمڑے کے ہیں چابک ۱۴۸
لہکتی، مہکتی، چہکتی ہے یہ ۴۶۹
لہو ان پرانی رگوں میں نہیں ۴۶۸
لہو کی بوندیاں لالے کی کلیاں بن کے پھوٹی ہیں ۲۸۱

لیا مغفرت نے تڑپ کر بغل میں	۲۹۵	لیں شفاعت نے قیامت میں بلائیں کیا کیا	۱۱۰
لیتے ہیں داغ محبت سے گلِ جنت مراد	۱۲۰	لیں گے ہم ہنگامۂ ہستی میں اب کیا بیٹھ کر	۳۶
لیٹے یہ حویلی میں لیے گرم رضائی	۱۴۸		
لیجے حاضر ہے مطلعِ رنگیں	۴۷		
لیجیے مجھ سے جواب مختصر	۷۸		
لیک بعد از ہزار رسوائی	۴۹		
لیکن انہیں خبر نہیں، یہ تشنہ کام اور ہے	۲۳۱		
لیکن بڑھے جو ضعف تو غش بھی نہ کھائیں ہم	۲۷۹		
لیکن خیال فطرتِ انساں ضرور ہے	۳۵۳		
لیکن نہیں نومید مری جان پُر امید	۴۴۲		
لیکن وہ ظلم ننگ ہے تہذیب کے لیے	۴۲۵		
لیگ والوں نے تراشا ہے ترے نام کا بت	۳۸۴		
لیلیٰ معنی کا محمل، اس کی عزّ دل پذیر	۳۳۰		
لیلےٰ کے ناقے کو حرکت، ساربان نہ ہو	۲۵۸		
لینی ہمیں بس ہیں تو ضعیفوں کی دعائیں	۵۴۲		
لے اے عروس ہند تری آبرو گئی	۵۸		
لے بھید اپنے نور کا کہتا ہوں میں تجھے	۱۳۸		
لے جائے گلستاں سے اڑا کر جسے صبا	۴۲۲		
لے چلا بحرِ محبت کا تلاطم مجھ کو	۱۱۱		
لے کر اسے گھونسلے میں آیا	۱۸۴		
لے کے آئی ہے برائے خطبۂ نام سعید	۱۳۳		
لے کے پیغام طرب جاتی ہے سوئے آسماں	۱۳۰		
لے کے طوفان ستم ابرِ تغیر آ گیا	۳۶		
لے گئی دشت اجل میں جن کو تو بن کر خضر	۳۴۷		
لے گیا تجھ کو کہاں تیرا دلِ بے اختیار	۳۲۹		

م

مصرع	صفحہ
"ما ارسلنك الا رحمته اللعالمین" ۱۳۴۸ھ	۵۲۲
ما اسیر حلقہ اش او خود اسیر دستِ دوست	۱۰۲
ماتم بھی وہ دیا کہ ہزاروں میں ایک ہے	۵۷
ماتم کدہ بنا ہے دلِ داغدار آج	۵۳
ماتم میں آ رہے ہیں یہ ساماں کیے ہوئے	۵۸
ماتم میں لے گیا ہوں دلِ پاش پاش کو	۵۸
مار ڈالے گا خوشی سے جھومنا تیرا مجھے	۱۷۲
"ماررا مانند کوراں می زنیم"	۴۷۲
مار کر تلوار بولے، ہے یہ کیونکر کا جواب	۲۵۱
مارے ہیں آسماں نے مجھے تاک تاک کر	۲۳۵
"ماعرفنا" کہہ کے جو تیرا ثنائی ہوا	۲۷۷
"ماعرفنا" نے چھپا رکھی ہے عظمت تیری	۱۱۰
مان جائیں گے اگر تجھ کو سلیقا ہو گا	۲۶۵
مانا کہ اسے قوم کی ذلت نہیں بھاتی	۱۳۹
مانا کہ ایک بوند ہوں، دریا نہیں ہوں میں	۱۳۲
مانا کہ میرا نم کوئی دریا کا نم نہیں	۱۳۲
ماندگر زیں پیشتر سربستہ کار انگشتری	۱۰۲
مانگ کر لائے شعاعِ مہر سے خنجر زمیں	۱۳۵
مانگ کر لایا ہے بلبل سے لبِ تقریر آج	۸۹
مانگا ہوا ہے نور یہ اپنا نہیں مرا	۱۳۸
مانگی تھی ہم نے آج اجل کے لیے دعا	۶۱

مصرع	صفحہ
مانگے اماں عدو تو مروت نظر میں ہو	۵۳
مانے جو نہ کوئی تو مجھے کچھ نہیں پروا	۱۵۰
ماہِ بامِ فلک پہ یوں خم ہے	۷۰
ماہ کے بھیس میں نمایاں ہو	۶۸
ماہِ نو قالب تہی کردست از حسرت بہ چرخ	۱۰۲
ماہ ہمراہ رواں، منزلِ ما ملکِ ابد	۵۲۲
مایہ دارِ صد مسرت اک تبسم تھا مرا	۱۷۳
مایہ صد شکست قیمتِ دل	۷۱
مایہ نازش زیاں ہوں میں	۶۶
مایہ نازش ہے تو اس خانداں کے واسطے	۱۳۳
مبارک باد، مرگِ ناگہانی	۵۰۱
مبارک ہو تجھے مستِ حیاتِ جاوداں رہنا	۲۷۲
مت آنکھ چرا مجھ سے اگر شرطِ وفا ہے	۵۳۹
متاعِ دل کو لے کر واسطے روزن کے نکلے ہیں	۲۹۰
متاعِ دو عالم تری جانِ پاک	۳۳۹
متحد کیوں کر نہ ہوں محمود اور فضلِ حسین	۴۴۹
مٹ جائے تا جہاں سے بنائے شر و فساد	۴۲۶
مٹ نہ جائے دیکھنا اے گردشِ لیل و نہار	۵۴۴
مٹا ہوا خطِ لوحِ سرِ مزار ہوں میں	۲۷۴
مٹاتے ہیں الفاظ، معنی کی شوکت	۳۰۵
مٹی کی پلٹ جائے گی تقدیر تجھی سے	۴۷۱

مٹے ہیں صفحۂ ہستی سے ہم، مگر باقی ۳۶۸
مثالِ خامشی گویا مری تقدیر ہوتی ہے ۲۱۳
مثالِ سکوں تھا ہوا کا خرام ۳۲۷
مثالِ شانہ اگر میری سو زبانیں ہوں ۳۳
مثالِ عکس، بے تارِ نفس ہے زندگی میری ۳۰۱
مثالِ گیسوئے شب خامشی بھی بڑھتی جاتی تھی ۱۵۵
مثالِ مرغکِ صحرا سرِ شام ۵۰۲
مثالِ موج جہاں میں ہو خود شکن پہلے ۳۶۶
مثلِ آوازِ پدر شیریں تر از کوثر ہے تو ۴۱
مثلِ آوازہ دراہوں میں ۱۹۰
مثلِ تابانیٔ شمعِ سرِ مرقد بے کار ۳۸۴
مثلِ چنار اس کو ناحق جلا رہی ہے ۱۳۶
مثلِ سموم تھی یہ خبر کس کی موت کی ۵۳
مثل ہے وہ کہ بڑے بول کا ہے سر نیچا ۱۸۰
مثلث یہ بن جائے گی لامحالہ ۴۵۷
مجاہدانہ بسر کر قلندری آموز ۴۳۳
مجرمِ اظہارِ غم کو یہ سزا ملنے لگی ۳۷
مجرمِ جرمِ بت پرستی ہے ۲۷۳
مجلس سے اٹھا آخر کار ایک بچھیرا ۱۴۷
مجھ پہ آ کے گر کے اپنا آپ ہی حاصل ہوں میں ۳۰۶
مجھ پہ احسان نہ ہوگا تو یہ احساں ہوگا ۲۳۹
مجھ زار و ناتواں پر اللہ اب کرم کر ۱۳۵
مجھ سے بگڑے تو بنے وہ اپنے تیور کا جواب ۲۵۰
مجھ سے بیزار ہے دلِ زاہد ۱۹۰
مجھ سے چلنے میں نہ ہوگا کوئی غافل بڑھ کر ۱۴۷
مجھ سے شرما گیا تبسم بھی ۶۶
مجھ سے کرتا ہے یہ مُوا اَن بَن ۱۸۱
مجھ سے وابستہ نہیں کیا آبروئے پنجاب کی ۹۵
مجھ کو اڑائے پھرتی ہے خواہش کمال کی ۱۳۹
مجھ کو انکار نہیں آمدِ مہدی سے مگر ۱۱۳
مجھ کو بھی آرزو ہے کہ ایسا کمال ہو ۱۳۸
مجھ کو بھی ساتھ حسن کے پیدا کرے کوئی ۳۰۰
مجھ کو جمعیتِ خاطر ہے پریشاں ہونا ۱۰۸
مجھ کو مری تمنا اب تک ستا رہی ہے ۱۳۶
مجھ کو نکالیے گا ذرا دیکھ بھال کے ۲۳۵
مجھ کو نہ ایسے پیار سے دیکھا کرے کوئی ۲۹۹
مجھ کو یہ دعویٰ کہ تیرے درد کا درماں بھی ہے ۳۸۱
مجھ میں اوصاف ضروری تو ہیں موجود مگر ۳۷۷
مجھ میں وہ جادو ہے روتوں کو ہنسا سکتا ہوں میں ۹۲
مجھ ناتواں کا خلد میں یارب مکاں نہ ہو ۲۵۹
مجھے آشیاں بتر از قفس، مری آنکھ میں گل و لالہ خس ۳۹۷
مجھے اقبال اس سید کے گھر سے فیض پہنچا ہے ۲۹۲
مجھے بھی دیتے تھے خرقباد و کیخسرو ۴۹۲
مجھے بھی فخر ہے شاگردیِ داغِ سخنداں کا ۲۳۸
مجھے بھی ملتی ہے روزی اسی خزینے سے ۲۷۴
مجھے پروازِ رنگِ گل، صدائے تیر ہوتی ہے ۲۱۳
مجھے پی کے تھوڑی سی مخمور رہنا ۲۸۸
مجھے تانکا لگے تارِ نگاہِ پیرِ کنعاں کا ۲۴۷
مجھے جلوۂ گل ہے برقِ تجلی ۳۰۳
مجھے خبر ہے جدائی میں بیقرار ہے تو ۲۷۳

مجھے شیرِ حرم کی جستجو ہے	۵۳۶
مجھے فقرِ ید اللٰہی عطا کر	۳۹۹
مجھے قسم ہے نظامی مدینے والے کی	۳۸۷
مجھے مستِ صہبائے تسلیم کر	۳۴۰
مجھے معذور رکھ، میں مستِ صہبائے محبت ہوں	۲۱۲
مجھے نقدِ جاں اپنی بھاری ہے یارب	۲۷۱
مجھے یاد ہے میری سرکار کیا تھی	۲۹۵
محبت تری، دل پہ غالب رہے	۳۴۰
محبت صبحِ روشن، زندگی رات	۴۹۶
محبت کو آزادگی جانتے ہیں	۲۶۳
محبت کو دولت بڑی جانتے ہیں	۲۶۳
محبت کے مندر ابھی اور بھی ہیں	۴۹۰
محبت مٹا دے گی بیگانگی کو	۳۰۳
محبت میں جو مر کے تجھے جینا نہیں آتا	۲۱۷
محبت میں دل مضطر جبھی کچھ لطف اٹھاتا ہے	۲۶۶
محبت میں ہارے ہوئے کی ہے جیت	۴۶۷
محتاج مشورت ہیں پیرانِ انجمن بھی	۴۱۴
محدود طالبین کی فکرِ معاش ہے	۴۲۱
محرم اس راز کے شاید حکما میں بھی نہیں	۴۷۷
محسن ہیں پر احسان کسی کا نہ اٹھائیں	۵۴۲
محشر کی صبح ہو نہ گئی آشکار آج	۵۲
محفل زندگی میں لاتی ہے	۶۸
محفلِ عشرت میں ہے کیا جانے کس کا انتظار	۹۰
محفل میں شغلِ مے ہو، شبِ ماہتاب ہو	۳۰۰
محفلِ ہستی میں آزار تھی دستی نہ ہو	۳۰۹
محفل پہ سر مستی ہے شرابِ مجاز پر	۱۹۹
محفوظ اس خطر سے ہنر کا کمال ہے	۱۳۹
محکم ترے قلم سے نظامِ جہانِ ہند	۳۵۰
محمدؐ سے مسلماں پروری سیکھ	۴۹۸
محمود اپنے آپ کو سمجھا ایاز ہے	۱۹۶
محمود نے چھیڑا جو بُت کا فسانہ	۴۳۹
محنت سے علاجِ دلِ دیوانہ کریں گے	۵۴۰
محنت کا ذوق باعثِ تعمیرِ آشیانہ ہے	۲۳۳
محنت کریں ہم اور یہ کھا جائے کمائی	۱۴۸
محنت کش و خوں ریز و کم آزار اتری خیر	۴۷۱
محنت کہیں مرحوم کی جائے نہ اکارت	۴۵۸
محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے	۴۲۳
محوِ اظہارِ تمنائے دلِ ناکام ہوں	۱۲۳
محوِ تعلیمِ تپش ہیں میرے ہر ذرّے اگر	۳۸۱
محو تھا میں شکوہ ہائے قسمتِ کوتاہ میں	۳۶۲
محو دلوں سے ہو گیا، حرف جو تھا درونِ تاب	۴۶۳
محوِ شکرِ بے زبانی ہے زبانِ اہلِ درد	۱۲۰
محو کردے عدل تیرا آسمان کی کج روی	۱۳۳
محو کر سکتا نہیں جس کو مرورِ روزگار	۳۳۱
مخفی چمن تھا گل میں، پنہاں تھا گل کلی میں	۳۷۵
مخلوطِ انتخاب سے ہے ناامید ہند	۴۱۸
مدت سے آرزو تھی کہ سیدھا کرے کوئی	۳۰۰
مدت سے بزمِ عشق ہے ویران پڑی ہوئی	۱۶۷
مدت کے بعد تجھ کو ملے ہیں غمِ فراق	۵۰
مدتوں ضبطِ تکلم کے ستم سہتا رہا	۲۰۹

مدتیں گزری ہیں مجھ کو رنج و غم سہتے ہوئے ۱۹۳

مدح احباب فرضِ انساں ہے ۴۸

مدح پیرائی امیروں کی نہیں میرا شعار ۳۳۱

مد و جہان میں کرتے ہیں آپ ہم اپنی ۸۱

مدرسے بنتے ہیں، پوری نہیں ہوتی تعمیر ۳۷۴

مدعا کو یہ سکھایا شورشِ فریاد نے ۹۷

مدفون جس زمیں میں اسلام کا حشم ہے ۲۲۳

مدِ نظر جو دانہ خالِ بتاں نہ ہو ۲۵۸

مدینہ وہ ہے کہ کعبہ جدھر نماز کرے ۳۰۴

مدینے کی جانب اڑا چاہتا ہوں ۳۰۴

مذہب منصور ہے، مقبولِ خاص و عام ہے ۸۳

مذہب نہ سہی وحدتِ اقوام کی بنیاد ۴۴۲

مذہب و وضعِ تمدن، سب کی بربادی ہوئی ۳۶۱

مذہبیت چھوڑ دی، روحانیت کافور ہے ۳۶۱

''مراد و رار سد کبریا دمنی'' [کذا] ۴۵۰

مرجائیں نہ وہ غریب ڈر کر ۱۸۳

مرگیا ہوں یوں تو میں، لیکن فنا کیوں کر ہوا ۲۹۷

مرمر کے ہجرِ یار میں جینا کمال ہے ۵۳۳

مرا پیر ڈنڈا، ترا پیرا انڈا ۴۲۵

مرا چھوٹا سا بسترِ خواب آسائش کا ساماں تھا ۱۵۷

مرا حسن تعیش سوز تھا رقصِ شرر گویا ۱۵۹

مرا دل بھی اٹھنے کو چاہا نہ واں سے ۲۹۶

مرا لقمہ ہر انست باستانی ۴۳۸

مرا وہ دل چیر کر جو دیکھیں تو واں سکوت مزار ہوگا ۳۱۰

مرا وہ یار بھی، معشوق بھی، برادر بھی ۲۲۹

مرتبے ان کے ہیں سرکار کے نزدیک بلند ۴۵۳

مرثیہ اپنے دلِ گم گشتہ کا کہنے کو ہیں ۹۰

مرثیہ تیری تباہی کا مری قسمت میں تھا ۲۳۶

مرحبا اے ترجمانِ مثنوی معنوی ۵۰۷

مرحوم کے نصیب ثوابِ جزیل ہو ۶۳

مردِ مومن کی نشانی کوئی مجھ سے پوچھے ۲۴۹

مردِ میداں گاندھی درویش خو ۴۲۳

مردوں سے تو ملنے میں اسے عار نہیں ہے ۵۴۰

مردوں کی بلا دور یہ مشہور مثل ہے ۵۴۰

مردوں کے لیے خواہشِ بے جا کا مرض کیا ۵۴۲

مرض الموت ہے جو اس کو دوا کہتے ہیں ۱۱۴

مرغِ افسردہ کو پھر اپنے غزل خواں کر دے ۳۵۷

مرغِ جاں کو مرغِ بسمل کی طرح تڑپا گئی ۳۴۸

مرکبِ روزگار پر بارِ گراں ہے تو کہ میں ۴۸۶

مرکزِ رشد بہرِ اہلِ صفا ۵۴۵

مرگِ اغیار پر خوشی ہے تجھے ۱۹۲

مرنے سے خوف کیا کہ ہے ارشادِ مصطفیٰ ۴۹۶

مرنے کی لے فیس تو مرتا ہے بہت جلد ۴۷۴

مرہونِ پیچ و تاب وہ امت ہے اب تو کیا ۳۸۹

مرہونِ تلخیِ ستمِ روزگار ہو ۵۰

مری آنکھ میں صورتِ نور رہنا ۲۸۹

مری بزم تھی بزمِ اغیار کیا تھی ۲۹۶

مری بے زبانی، مری گفتگو ہے ۴۰۵

مری تقدیر گویا اور کی تقدیر ہوتی ہے ۲۱۳

مری تقدیر میں لکھا تھا رونا کلکِ قدرت نے ۲۱۴

مری جاں، تری بے حجابی سے پہلے ۳۰۳
مری جاں، داستاں میری کلیجا تھام کر سننا ۲۹۰
مری جان! غافل نہ محنت سے رہنا ۱۵۵
مری جاں! نہیں ربط غیروں سے اچھا ۳۰۳
مری جبیں پہ نہیں داغ بے وفائی کا ۳۶۶
مری چشمِ گریاں کی تجھ کو قسم ہے ۷۹
مری حیرت روانی سوز ہے اس درجہ اے ساقی ۲۱۱
مری خاک اے دامن یار کیا تھی ۲۹۶
مری خاک خاموش میں مل گئے ہیں ۴۳۸
مری خاک میں قہر چنگیز خانی ۴۳۸
مری خاک میں نادری کا زمانہ ۴۳۸
مری طرح یہ بھی وفادار کیا تھی ۲۹۵
مری طفیل سے پانی ملا ہے دریا کو ۱۷۹
مری کشتِ ویراں کو اللہ کافی ۴۵۲
مری کشتی جو تھی آپ اپنے ہاتھوں سے ڈبولی ہے ۲۷۹
مری نگاہ میں انسان پابہ گل ہیں کھڑے ۲۲۷
مری نگاہ میں پھرتا ہے اور ہی نقشا ۲۲۶
مری نوا میں ہے ناداں، معنوں کے پاس نہیں ۴۹۱
مری نوا نے دیا اس شرر کو ذوقِ نمود ۴۴۲
مری نوا نے کیا مجھ کو آشکار ایسا ۴۸۸
مری ہر بات میرے درد کی تصویر ہوتی ہے ۲۱۳
مری ہستی نہیں، وحدت میں کثرت کا تماشا ہے ۲۱۲
مری ہستی نے آلودہ کیا دامانِ عصیاں کو ۲۱۱
مرید پیر نجف ہے، غلام ہے تیرا ۲۲۸
مریض قوم کو یہ ڈاکٹر نسخہ نہیں دیتے ۴۵۵

مرے پہلو میں دل ہے یا کوئی آئینہ جادو کا ۳۰۸
مرے زخموں پہ آنسو دیدہ سوزن کے نکلے ہیں ۲۹۰
مرے زمانے کے لائق یہ آفتاب نہیں ۴۴۲
مرے سر پر بڑا احسان ہے دیوار زنداں کا ۲۴۷
مرے سفینے کو تو نے کنارہ بوس کیا ۲۲۸
مرے سینے میں تھا سویا ہوا دل ۴۹۶
مرے صبر کا امتحاں ہو گیا ۱۰۳
مرے طوف جبیں کو اڑ کے خاکِ آستاں آئی ۲۱۱
مرے کام آ گئی آخر زمیں زیر منبر بھی ۲۶۶
مرے مولا فقیران حرم کو ۴۹۹
مرے مولا! مسلماں کو پھر اک بار ۵۰۱
مرے نالوں میں استقبال کی تفسیر ہوتی ہے ۲۱۳
مرے نالے تو ایسے تھے کہ پتھر بھی پگھل جاتے ۴۱۰
مرے نصیب کہاں، غنچہ مزار ہوں میں ۳۸۷
مرے وطن میں نہیں ہے ابھی کہیں پیدا ۳۹۹
مرے یار مشفق، مدیر وطن ۵۱۱
مزا آئے جو ہو یہ ہاتھاپائی روزِ محشر بھی ۲۶۶
مزا انکار میں ہے وصل کے اقرار سے بڑھ کر ۲۴۸
مزا تو جب ہے کہ ہم خود دکھائی کچھ کر کے ۳۴
مزا جینے کا کچھ بے ساغر و مینا نہیں آتا ۲۱۷
مزا دیتا نہیں کچھ صورتِ گل صد زباں ہونا ۲۱۴
مزا مرنے کا کچھ پروانہ آتش بجاں تک ہے ۳۰۱
مزا ہے، حسن نے اے دل کتاب عشق کھولی ہے ۲۸۰
مزا ہے گر جنوں میں بڑھ کے ناخن تیز ہو جائیں ۲۶۷
مزرع آسماں میں آتی ہے ۶۷

مزرعِ سوختۂ عشق ہے حاصل میرا ۱۰۶
مزرعِ کشتِ تمنا کا اسے حاصل کہیں ۵۰۹
مزرعِ نوخیز میں، تم ابرِ دریا بار ہو ۹۱
مزے سے سوتا ہے بے خوف دیدۂ عالم ۸۰
مزے لے لے کے واعظ کیا بیاں کرتا ہے کوثر کا ۲۷۲
مژگانِ چشم کیا رگِ ابرِ کشادہ ہے ۵۷
مژۂ یار کا چبھتا ہوا نشتر ہی سہی ۲۵۳
مسافرات کے، چاندی کی جیب و آستیں والے ۱۵۵
مسافر من چلے ہوتے ہیں کیا راہِ محبت کے ۲۹۰
مسافر وطن کو رواں ہو گیا ۱۰۳
مستور ہے درونِ جام، پرتوِ ہے برونِ جام ۲۳۰
مسجد سے سوئے چرچ گریزاں ہے دل اپنا ۳۳۱
مسکرا کر منہ چھپالینا اُدھر زیرِ نقاب ۱۶۲
مسکراتا ہے تجھ کو دیکھ کے زخم ۷۱
مسلم بھی ہوں حمایتِ حق میں ہمارے ساتھ ۴۲۶
مسلم کج روی میری و لیکن ۴۹۷
مسلم کی بنائے قومیت ہے اسلام ۴۲۸،۳۱۸
مسلم کی نبض دیکھ کے کہنے لگا طبیب ۴۹۵
مسلمِ ناداں کو کیا معلوم ہے ۴۲۳
مسلم ہے اگر تو وطن سے کیا کام ۴۲۸،۳۱۸
مسلماں اس کو دلی جانتے ہیں ۲۶۴
مسلماں کو دوزخی جانتے ہیں ۲۶۳
مسلماں مانگیں کلیسا سے فتویٰ ۴۵۲
مسلمانوں کو آخر نا مسلماں کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵
مسلمانوں کی بے پروائیاں دیکھ ۴۹۷
مسلماں ہند کا بے چارہ تر ہے ۵۰۰
مسلمانوں میں یہ مخلوق مثلِ سبزہ خودرو ہے ۵۳۱
مسلموں کو فکرِ دیں ہو فکرِ دنیا کچھ نہ ہو ۸۳
مسند آرائے وزارت راجۂ کیواں حشم ۳۳۰
مسندِ احباب رفعت سے ثریا بوس ہو ۱۳۴
مشاطہ باندھ کس کے حنابند اس قدر ۲۶۰
مشرق سے بڑھ کے ہند پہ آ کر برس گیا ۵۹
مشرق میں اصول دیں بن جاتے ہیں ۴۲۷
مشرقیوں کو پھر وہی جذبِ قلندرانہ دے ۴۶۵
مشکلیں ہوتی ہیں سو، اک آشیاں کے واسطے ۹۵
مشکلیں یورپ کے عیاروں کی آساں ہو گئیں ۴۳۱
مشورت یہ آج تیرے ناشکیباؤں میں تھی ۳۰۹
مشہور زمانے میں ہے نامِ حالی ۵۲۷
مصرِ ہستی میں شام آتی ہے ۶۷
مصروفیت طیور کی شوقِ فراغ سے نہیں ۲۳۳
مصنف اس کا جب اسکندرِ ملکِ معانی ہو ۵۰۶
مصنف جب کہ ایسا ہو، رسالہ کیوں نہ ہو ایسا ۵۰۵
مصنف کا قلم یوں صفحۂ کاغذ کو کہتا ہے ۵۰۵
مصون چوں طائرِ بامِ حرم گرد ۵۰۸
مضطرب اے دل نہ ہو نا ذوقِ طفلی کے لیے ۳۸
مضطرب اے دل نہ ہو، وہ دن تو آنے دے ابھی ۲۵۰
مضطرب ہے یوں دلِ نالاں بیاباں کے لیے ۳۶
مضمون انوکھے بنگالی اخباروں میں چھپواتے ہیں ۴۱۷
مضمون نگار بیوی کا، سی آئی ڈی کا ڈر ۴۲۶
مطبع مطبوع ہے، مشہورِ خاص و عام ہے ۸۴

معجزِ کلکِ تصور ہے دیا دیواں ہے یہ ۱۷۴
معجزہ اہلِ ذکر، حجت و برہاں سے دور ۴۹۴
معجزہ اہلِ فکر، حجت و برہاں کا کھیل ۴۹۴
معجزۂ نگاہ سے پست کو پھر بلند کر ۴۶۵
معراجِ مصطفیٰ سے کھلا عقدۂ حیات ۳۵۴
معلوم ہوا مجھ کو بھی حالِ نفرِ فوق ۵۱۴
معلّےٰ تربت محبوبِ عالم ۱۳۵۱ھ ۵۲۴
معمور ہے حق سے ہے جامِ حالی ۵۲۷
معمور ہو سپاہ سے پہنائے روزگار ۳۵۱
معمور ہو شرابِ محبت سے جامِ دل ۵۴
معنیِ رمزِ اطاعت کی نہ ہو جس کو خبر ۲۰۴
معنی شناس قصۂ اقوامِ روزگار ۳۸۹
معنیٔ ''یٰسین'' ہے تو مفہومِ ''اَو اَدنیٰ'' ہے تو ۴۱
مغرب اندر ماتم او سینہ چاک ۵۲۲
مغرب کے آسماں پہ چمکتی ہے تیغِ غم ۵۸
مغفرت نے بھی نہ روزِ حشر پہچانا مجھے ۲۸۸
مفت جاتا ہوں، کیا گراں ہوں میں ۲۶
مفت میں ہو گیا ستم ہم پر ۴۷
مفسر ہے تیری کتابِ وجود ۴۳۹
مفلس ہوں تو کچھ غم نہیں ہمت رہے عالی ۵۴۱
مفلسی کے ستم سہیں کیوں کر ۷۰
مقابل چشمِ نابینا کے آئینہ نہیں آتا ۲۱۷
مقام ایسے بھی مردانِ خدا کو پیش آتے ہیں ۴۴۴
مقامِ ''لا احب الآفلین'' بخش ۵۰۱
مقدر کی تقسیم ہوتی تھی جس دم ۲۸۹
مقدر میں بلبل کے تھا قید ہونا ۲۷۱
مقدور ہو تو عمر اسی میں گزار دے ۱۳۴
مقصد دیدۂ امید ہے گل ۶۴
مقصدِ لَحمُكَ لَحمِی پہ کھلی ان کی زباں ۱۱۴
مقصدِ ہر صدف قلزمِ زخار ہوں میں ۱۷۷
مقصود فوج، خانہ معمور ہو گیا ۳۸۸
مکتبِ طفلی میں غیر از درسِ آزادی نہ تھا ۱۷۴
مکر کے پھندے میں شہبازِ مراکش آ گیا ۳۷۹
مگر نہ اب، ہاتھ لا ادھر کو، وہیں سے لائی ہے تو اڑا کر ۳۳۳
مکھی اسے لے جاتی ہے جھپٹے میں اٹھا کر ۱۵۴
مکھی کی طرح ہو نہ کہیں حال تمہارا ۱۷۹
مکھی یہ نہیں ہے، کوئی نعمت ہے خدا کی ۱۵۴
مگر آج ہے وقت خویش آزمائی ۳۹۸
مگر اس ساز کے ہر تار میں ہے مرگِ پنہانی ۴۴۷
مگر تعبیر خوابِ اہلِ زنداں کر کے چھوڑوں گا ۳۱۵
مگر حضور نے ہم پر کیا ہے وہ احساں ۸۱
مگر دیکھا تو کانٹے بھی یہی دامن کے نکلے ہیں ۲۹۱
مگر ڈر ہے کہ یہ بھی پردۂ محمل نہ بن جائے ۴۸۴
مگر رفتہ رفتہ قریب آ گئی ۱۸۵
مگر زیرِ زمیں کھیلی ترے کشتوں نے ہولی ہے ۲۸۱
مگر سادگی سے یہ سمجھا ظفر ۴۵۰
مگر سینے میں دل بے لذتِ کردار ہے میرا ۴۶۶
مگر شورِ فغاں بلبل نے موزوں کر لیا اپنا ۵۰۵
مگر صحرائے یثرب میں وہ کیا بن ٹھن کے نکلے ہیں ۲۹۰
مگر فدا ہیں تری وسعتِ خیال پہ ہم ۳۶۷

مگر موجِ نفس پوشیدہ تھی تیرے نظارے میں ۳۰۸
مگر نہ بھول کہ دوزخ میں ہے وجود ترا ۴۴۷
مگر یہ بھی کبھی سوچا ہے تو خود بھی پہیلی ہے ۲۶۲
مگر ہر کہیں ایک اور بے نظیر ۴۶۹
مل کے اڑتے، بل کے گاتے ہیں گلستاں کے طیور ۲۰۹
مل کے اک دریا سخاوت کا بہانا چاہیے ۴۶
مل کے دنیا میں رہو مثلِ حروفِ کشمیر ۳۱۴
مل کے رہتی ہیں تہِ دامانِ دریا مچھلیاں ۲۰۹
مل گئی بابو کو جوتی اور پگڑی چھن گئی ۴۱۴
مل گئی جو شے تجھے، تیرا کھلونا بن گئی ۲۱۰
مل نہیں سکتی نکموں کو زمانے میں مراد ۱۴۴
ملا کا محتسب کا، خدا کا، نبی کا ڈر ۴۲۶
ملا میم احمدؐ میں جس کو قرار ۳۳۸
ملا نہ مجھ کو کوئی مردِ زن شناس کہیں ۴۴۰
ملا وہ لطف آزادی مجھے تیرے سہارے میں ۳۰۸
ملا ہے جس کی بدولت یہ آستاں مجھ کو ۲۲۹
ملامت کرنا ان کو پیت کی ریتیں نرالی ہیں ۲۷۰
ملائے کم نظر نے امت میں پھوٹ ڈالی ۴۸۹
ملا ہے جو سلطاں سے یہ امتیاز ۵۱۴
ملتِ بے نظام ہے آج وہ ملتِ نجیب ۴۶۲
ملت حجاز کی ہے مصروفِ فرقہ بندی ۳۷۵
ملتا نہ ہمیں شہد، یہ مکھی جو نہ ہوتی ۱۵۴
ملتی جلتی ہے چراغِ طور سے تیری چمک ۱۹۹
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں ۴۴۱
ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں ۲۸۱

ملیں بہرِ علاج جوشِ فرقت ہم کو نشتر بھی ۲۶۷
ملے گا منزلِ مقصود کا پتا ہم کو ۳۳
ملے گی تشنہ عزت کو کب اعزاز کی قلفی ۵۳۱
ممکن نہیں کہ ایک ہی بازار میں چلیں ۴۱۸
ممکن نہیں کہ صلح ہو انجن کے دور میں ۴۱۷
ممنون آبِ دیدہ گریاں کیے ہوئے ۵۹
من دلِ گم گشتہ خود را کجا جویم سراغ ۱۰۲
من کی دنیا میں ہوائیں خوشگوار و بے غبار ۴۸۶
مناسب ہے ان کے لیے آشیانہ ۴۵۴
مندر میں ہو بلانا جس دم پجاریوں کو ۲۲۴
منزلِ دل کی حیاتِ جاوید ۴۳۷
منزلِ گل کی مماتِ جاوید ۴۳۷
منزلِ مقصود کا رستا دکھا سکتا ہوں میں ۹۳
منزلِ یار سامنے اور یہ کیفیت مری ۴۶۱
منشی قدرت مگر کھا کر کہیں ٹھوکر گرا ۲۰۵
منصفوں کو اس کا آپ اقرار ہے ۷۷
منطق ہے تری نئی، نیا طرزِ بیاں ۳۱۶
منظرِ حسرت بھی ہے کوئی تو حسن آمیز ہے ۳۷۲
منظور شکایت کا نرالا مجھے ڈھب ہے ۳۴۱
منہ پہ ڈالے سبز پتے کی نقاب عارضی ۲۱۰
منہ پہ ہوتا نہیں ان لوگوں کو اچھا کہنا ۱۱۶
منہ تک رہی تھی خشک زمیں آسمان کا ۱۳۰
منہ چھپا کر مانگتا ہوں تجھ سے وہ سائل ہوں میں ۱۲۸
منہ کفن میں چھپائے جاتے ہیں ۷۴
موافق مجھ سے تھی آب و ہوائے دہر اے ہمدم ۱۵۸

موت آجائے جو یثرب کے کسی کوچے میں — ۱۱۱
موت بازار میں بکتی ہے تو لادو مجھ کو — ۲۳۱
موت بن جائے بیکسی نہ کہیں — ۶۸
موت بولی جو ہوا کوچۂ قاتل میں گزر — ۲۳۱
موت پیغامِ حیاتِ جاودانِ اہلِ درد — ۱۱۹
موت جب آئے گی اس کو تو وہ خنداں ہوگا — ۲۳۹
موت سمجھا ہوں مگر زندگی فانی کو — ۱۰۵
موت سے ڈر گئے ہیں سب [ ] ہو یا قرار ہو — ۲۳۳
موت کا انتظار ہے دنیا — ۷۱
موت کا دکھ اس کی دنیا میں جو ہے عام اس قدر — ۳۹۳
موت کی ظلمت میں ہے پنہاں شرابِ زندگی — ۲۹۷
موت کے اندیشۂ جانکاہ سے بیگانہ تھا — ۳۸۸
موت کے بعد دیکھیے کیا ہو — ۲۵۷
موت مانگے سے بھی نہیں آتی — ۷۱
موت ہو میری زندگی نہ کہیں — ۶۸
موت یہ میری نہیں، میری اجل کی موت ہے — ۱۸۷، ۳۲۰، ۳۲۹
موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے — ۲۴۴
موتی عدن سے، لعل ہوا ہے یمن سے دور — ۳۱۳
موتی مثال دامنِ ابرِ بہار دے — ۶۳
موتی ہے تو، مٹے نہ کہیں آبرو تری — ۱۹۹
موجِ پشتِ غم سراپا تو سراپا دوش ہے — ۳۱۱، ۴۱۱
موجِ خونِ سرمد و تبریزی و منصور سے — ۱۲۲
موجِ دریا آپ لے جائے گی ساحل پر مجھے — ۱۲۷
موج زن جوشِ کوثر و تسنیم — ۳۷۶
موجِ شکستہ سے کیا ساز عمارتِ حباب — ۳۳۶
موج ہو کر، کبھی خاکِ لبِ ساحل ہو کر — ۱۰۷
موجود ایک آن میں معدوم ہو گیا — ۳۴۴
موجۂ خوں کی ہم آغوشی سے بھی ڈرتا نہ تھا — ۳۸۸
موجۂ گردِ کارواں ہوں میں — ۶۶
موچی دروازے میں ہیں فخرِ اطبائے جہاں — ۸۴
موحد چلیں جادۂ مشرکانہ — ۴۵۲
موزوں کیا یہ شعر زبانِ سلیس میں — ۴۱۶
موزوں ہو گئے ہیں نالے، سخن نہیں ہے — ۱۹۷
موقوف آرزو ہے توانائی حیات — ۳۲۰، ۴۳۰
مول لیتی ہے لٹانے کے لیے گوہر زمیں — ۱۳۰
مومن پاک باز کو عزمِ پیمبرانہ دے — ۴۶۵
مہ و خورشید و انجم دوڑتے ہیں ساتھ اس کے — ۲۸۱
مہ و ستارہ پہ ناداں کمند ڈال اپنی — ۴۸۵
مہر کا وہ خرام پانی پر — ۴۷
مہر و ماہ و مشتری سینے ہیں اور مصدر زمیں — ۱۳۰
مہمانوں کو پھر بات جو تھی دل کی بتائی — ۱۴۷
مہینہ جون کا ہے اور یہ سرگرم تگ و دو ہے — ۵۳۱
می جست عندلیبِ خوش آہنگ سالِ فوت ۱۳۳۶ھ — ۵۱۷
می سزد "تصویرِ باغِ جاں فزا" — ۵۱۰
۱۸۵۱ + ۵۰ = ۱۹۰۱ء
می نہد سر بر خطِ فرمانِ یار انگشتری — ۱۰۲
میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کے لیے — ۵۰
میداں میں آئے اور ڈرے امتحان سے — ۳۳۵
میداں میں جوانانِ حجازی ہیں صف آرا — ۳۴۳
مید بد چوں غنچہ گل بوئے یار انگشتری — ۱۰۱

میرِ عساکرِ امم! اپنی سپاہ ساز کر ۴۶۴
میرا تو شکایت پہ کبھی لب نہ کھلے گا ۱۵۰
میرا اچھالا نہیں پھوٹا تو مقدر ہی سہی ۲۵۳
میرا دفتر ہے گناہوں کا تو دفتر ہی سہی ۲۵۳
میرا سوال سن کے کہا چاند نے مجھے ۱۳۸
میرا کہنا جو ہے رونا تو ہے رونا، کہنا ۱۱۵
میرا کیا منہ ہے کہ اس سرکار میں جاؤں مگر ۱۲۷
میرا وطن وہی ہے۔ میرا وطن وہی ہے ۲۲۳
میرا ہر قطرہ گلستاں پہ پھڑک جاتا ہے ۱۷۵
میری آنکھوں کو نگراے گل بھلا لگتا ہے تو ۲۰۱
میری امت سے حمیت میں کوئی بڑھ کر نہیں ۴۳
میری امت کیا شریک درد پیغمبرؐ نہیں ۴۳
میری باری پر گرا ہے، دیکھ تو جذب شکست ۲۴۲
میری بربادیوں کو تو کم ہے؟ ۷۰
میری بہار تو ہے تیری بہار ہوں میں ۵۴۳
میری بینائی ہی شاید مانع دیدار تھی ۲۷۷
میری تقدیر ہوگئی آخر ۶۸
میری ٹھنڈی آہ ہے بادِ صبا تیرے لیے ۲۰۱
میری جانب سے وہ پیہم عرض شرح آرزو ۱۶۱
میری خوشبو سے معطر ہو زمانہ سارا ۱۸۲
میری دیواروں کو چھو جائے جو اکسیر عطا ۹۲
میری صورت تو بھی اک برگ ریاض طور ہے ۱۷۲
میری صورت ہی کہانی ہے دل ناشاد کی ۴۱
میری طرح تلاش کوئی آفتاب کر ۱۳۹
میری عادت میں ہے اک شور مچاتے آنا ۱۷۶
میری عریاں تنی کی عید ہے کل ۶۵
میری فرقت میں تم مرو، توبہ ۲۵۴
میری کشتی بوسہ گستاخ ساحل ہوئی ۳۹۰
میری میت اٹھی اور ان کی سواری آئی ۲۴۲
میری ہستی نے رکھا مجھ سے تجھے پوشیدہ ۱۰۴
میری ہستی ہی تو تھی میری نظر کا پردہ ۱۰۷
میری ہستی ہی جو تھی میری نظر کا پردہ ۴۰۲
میرے انداز تپیدن نے اسے بہکا دیا ۲۶۸
میرے تپ دروں کا بیاں، قصہ خواں نہ ہو ۲۵۸
میرے تہبند میں ہیں ایک نہیں سو پیوند ۴۵۳
میرے جیسوں کو تو کیا جانیے کیا کہتے ہیں ۱۱۴
میرے جیسے بے نواؤں کا بھلا مذکور کیا ۱۲۴
میرے حاصل کی آبرو تو بھی ۷۲
میرے دل کے مکان میں رہنا ۲۶۷
میرے دم سے جہان بستا ہے ۱۹۲
میرے رونے پہ ہنس رہا ہے تو ۱۹۲
میرے سوا یہاں کوئی رید کہن سبو نہیں ۴۶۳
میرے شوق لباس نو کے لیے ۶۵
میرے کانوں میں صدا آئی مگر کچھ اور ہی ۱۷۰
میرے گناہ بھی عجب، میرے عذاب بھی عجب ۴۶۳
میرے مخدوم و مکرم نے لکھی ایسی کتاب ۵۰۹
میرے نزدیک نہیں اس میں تعجب کا مقام ۴۷۷
میرے نظارے میں پیدا ہو گیا انداز نو ۳۳۶
میرے ہاتھوں سے اسے پہنے اگر وہ دل ربا ۱۰۱
میرے ہر مصرع میں مخفی صنعت ایہام ہے ۸۶

مینارِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ ۳۰۶
میں اٹھا لیتا ہوں اپنے آشیانے کے لیے ۲۹۶
میں اس دیار کے، پچھم کے ساکنو! صدقے ۲۹۳
میں اشکبار ہوا جب تو ہنس کے وہ بولے ۳۹۹
میں اے اقبال دق آیا ہوں ان اردو نویسوں سے ۲۶۳
میں اے خضرِ محبت ڈھونڈتا ہوں اس ولایت کو ۳۰۲
میں بت پرست ہوں، رکھ دی کہیں جبیں میں نے ۲۳۲
میں بندہ اور کا ہوں، امتِ شاہِ ولایت ہوں ۲۱۲
میں بھی نکلا ہوں تری راہ میں سائل ہو کر ۱۰۸
میں بے وطن ہوں میرا کوئی وطن نہیں ہے ۱۹۸
میں تاریکی ہوں لیکن مجھ میں پوشیدہ وہ گوہر ہے ۳۰۲
میں تجھ سے دیکھتا ہوں کسی کے جمال کو ۱۶۷
میں تری درگاہ کی جانب جو نکلا، لے اڑا ۱۲۳
میں تفتہ دل ہوں پرانا نیاز مند ترا ۲۲۸
میں تم کو بتاتا ہوں یونیورسٹی کیا ہے؟ ۳۲۱
میں تو اس عاشق کے ذوقِ جستجو پر مر مٹا ۲۷۷
میں تو اس قید سے ہوں گھبراتی ۱۸۱
میں تو بہا کی نکتہ رسی کا ہوں معترف ۴۷۳
میں تو دیوانہ ہوا، خیر، کوئی بات نہ تھی ۴۸۵
میں تو دیوانہ ہوں اے اقبال تیری یاد کا ۲۳۹
میں تو کچھ اور ہو گیا جب سے ۲۵۷
میں جانتا ہوں قصہ میدانِ کربلا کا ۱۲۹
میں جس کے ساتھ ہوں اسے ممکن نہیں شکست ۵۳۳
میں جوئے شیر کوکنی کر کے لاؤں گا ۷۶
میں چمن میں نہ رہوں گا تو مرے پر ہی سہی ۲۵۳
میں چہکتا رہوں اس پھول پہ بلبل کی طرح ۱۸۲
میں خارِ خشک پہلوئے شعلۂ گلخن کے قابل ہوں ۳۰۱
میں دل جلا اکیلا دکھ میں کراہتا ہوں ۱۸۶
میں ڈنڈے پہ شاکر، تو انڈے پہ راضی ۴۲۵
میں صدف، تم ابرِ نیساں، میں گلستاں، تم بہار ۹۱
میں قسمت مثالِ حنا چاہتا ہوں ۳۰۳
میں قوم کی ذلت نہ کبھی دیکھ سکوں گا ۱۳۶
میں کسی کو برا کہوں، توبہ ۱۹۱
میں کشورِ شعر کا نبی ہوں گویا ۵۲۷
میں کہیں خالی نہ پھر جاؤں تری سرکار سے ۱۲۵
میں گیا حشر میں، جس دم تو صدا یوں آئی ۱۱۰
میں مخاطب ہوں جنابِ سیدِ لولاک کا ۴۳
میں مروت سے رفیقِ رہِ جبریل رہا ۳۹۲
میں مسلمان ہوں، کہتا ہوں یہ ایمان کے ساتھ ۳۵۹
میں مسلمانوں کا گلشن، تم مری دیوار ہو ۹۲
میں مشتِ خاک، مجھ میں گوہر نہاں ہے کیسا ۲۷۸
میں نتیجہ اک حدیثِ امیِ یثرب کا ہوں ۹۱
میں نخل ہوں وفا کا، محبت ہے پھل مرا ۳۵۱
میں نہ اٹھوں جو مسیحا بھی کہے قُم مجھ کو ۱۱۱
میں نہ تکلیف میں شرمندۂ احباب ہوا ۴۰۴
میں نہاں تجھ سے ترے موئے کمر کی صورت ۲۸۳
میں نے اس کے سامنے آئینہ لے کر رکھ دیا ۲۳۷
میں نے اک جام کہا تو نے دیے خُم مجھ کو ۱۱۱
میں نے پوچھا جو اخوت کی بنا کون سی ہے ۱۱۹
میں نے تو بتا دی ہے تمھیں سب کے بھلے کی ۱۵۰

میں نے دیا ہے تیری خودی کا تجھے سراغ ۴۹۶

میں نے دیکھا تو نہ ہاتھوں میں کوئی تار آیا ۱۱۰

میں نے دیوار حرم پر لکھ دیا غالب کا شعر ۴۴۱

میں نے سو گلشن جنت کو کیا اس پہ نثار ۱۱۰

میں نے کہا کہ بے دہنی اور یہ گالیاں ۲۴۵

میں نے کہا یہ دل سے کہ اے مایۂ ہنر ۵۰۸

میں نے مانا کہ بے عمل ہوں مگر ۱۹۱

میں نے یہ پوچھا کہ حضرت آپ کو فرصت تو ہے ۸۵

میں نے یہ پوچھا، کرو گے قتل تم کیونکر مجھے ۲۵۱

میں نے یہ سمجھا کوئی ڈگری ہے یا اسام ہے ۸۷

میں نے یہ سن کر کہا دُکھتے ہوئے دل سے اسے ۸۷

میں نے یہ سن کر کیا ان کو مخاطب اس طرح ۸۲

میں وہ درماندۂ دامانِ صحرائے عبادت ہوں ۳۱۱

میں وہی ہوں، کھو گیا تھا جس کا دل صبح الست ۳۰۵

میں ہوں صاف گو منہ نہ کھلوائیے گا ۲۶۴

مۓ احمر نہیں ملتی ہے تو کوثر ہی سہی ۲۵۳

مۓ بھی بٹ جائے گی پہلے فکرِ پیمانہ تو ہو ۹۸

مے پرستی بھی نہاں ہے گردشِ تقدیر میں ۲۴۳

مے پرستی کی مے پرستی ہے ۲۷۳

مے جو اسلام کی ہوتی ہے وہ اس خم میں نہیں ۲۸۴

مۓ حق سے بھرا ہوا ہوں میں ۱۹۱

مے خانے میں کبھی ہے، کبھی خانقاہ میں ۲۸۳

مۓ عرفاں سے مرے کاسۂ دل بھر جائے ۱۰۸

مۓ غفلت کے ساغر چل رہے ہیں تو جوانوں میں ۲۱۴

''مے کشاں مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد'' ۱۷۶

مے و مے خوار و مینا ہے مجاز اے ساقی ۴۰۷

مے وہ کیسی ہے؟ نشے میں جس کے تم بے ہوش ہو ۵۳۳،۱۸۷

ن

مصرع	صفحہ
ناامیدی جس کو طے کرلے یہ وہ منزل نہیں	۳۵
ناامیدی نے کیے ہیں تجھ پہ کچھ ایسے ستم	۴۳
ناتوانی سے ہے کروٹ کر بھی بدلنا ناگوار	۱۶۴
نادان چھلکنے کو یہ پیمانہ ہے	۳۱۸،۴۲۸
نادان لٹ رہے ہیں سورج کی روشنی میں	۳۷۵
نادر کا کوروی نے دور سے دیکھا مجھے	۲۸۵
نادرو نیرنگ ہیں اقبال میرے ہم صفیر	۲۸۸
نار امروز سے کر گلشن فردا پیدا	۴۰۶
ناز تھا جس پر کبھی غرناطہ و بغداد کو	۹۳
ناز تھا حضرت موسیٰ کو ید بیضا پر	۱۱۴
نازشِ اہل کمال، ای جی برون	۵۲۱
نازشِ موسیٰ کلامی ہائے ہندوستاں ہے یہ	۱۷۵
نازک مزاجیاں تو میرے جنوں کی دیکھو	۵۴۳
نازک یہ سلطنت صفتِ برگِ گل نہیں	۴۲۲
نازل ہوا مغرب پر فطرت کا عذاب آخر	۴۸۸
نازل ہے مرے لب پہ کلامِ حالی	۵۲۷
نافہم سمجھے قوم میں خود انتعاش ہے	۴۲۱
ناقص ہیں اب تلک جو آدابِ بندگی میں	۳۷۵
ناقہ وہ کیا ہے، وہ آوازِ درا کون سی ہے	۱۱۸
ناک میں آخر کو دم آیا مرے صیاد کا	۲۴۰
ناکامیوں نے اس کو سنا دی وہ کیا خبر	۵۲

مصرع	صفحہ
ناگاہ ایک ابر کا ٹکڑا نظر پڑا	۱۳۱
ناگہاں آئی دکن سے اک صدائے جاں فزا	۳۶۴
نالاں ہے ترے عود کا ہر تار، تری خیر	۴۷۱
نالوں سے اپنے شورشِ محشر مچاؤں گا	۷۶
نالۂ دل روشناسِ آسماں ہونے لگا	۳۵
نالہ عادت ہے تری، رونا ترا دستور ہے	۳۸۴
نالہ کرتی ہے کہیں، خاموش ہوتی ہے کہیں	۳۷۰
نام آجائے جو اس کا تو گریزاں ہوں میں	۱۰۵
نام انسان کی بولی میں قمر ہے جس کا	۱۷۷
نام انگلستان کا بالاتر از افلاک ہو	۳۳۹
نام بےچارے حسینوں کا یونہی بدنام ہے	۸۵
نام روشن تو رہے عمر ہو گو برق خرام	۲۸۴
نام شاہنشاہ اکبر زندۂ جاوید ہے	۱۳۳
نام کیسا نکل گیا ہے ترا	۷۱
نام لیوا اک دیارِ علم و حکمت کا ہوں میں	۹۱
نام لیوا ہیں ترے، تجھ پہ ہے دعوا اپنا	۱۱۶
نام محی الدین ہے کرتے ہیں وہ احیائے دیں	۸۵
نام ہے اس کا محمد دین فوق	۷۸
نام ہے تیرا شفا دکھے ہوئے دل کے لیے	۴۰
نامرد سے البتہ سروکار نہیں ہے	۵۴۰
نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد	۵۴۴

نامہ برا! کام تو باتوں میں بنا کرتے ہیں	۲۶۵
نامہ بر ہم جو بتائیں وہی کہنا ہوگا	۲۶۵
نامہ بر یہ بھی کسی نے تجھے پوچھا ہوگا	۲۶۵
نانِ جویں قبول ہے، ضربتِ حیدرانہ دے	۴۶۵
ناوکِ او دشمناں را سینہ سفت	۵۲۰
ناؤ طوفانی ہے لیکن صورتِ گوشِ صدف	۲۳۲
نایاب ہو کے اپنی حقیقت دکھا نہیں	۲۰۰
نایاب ہو گیا ہے جذبِ قلندرانہ	۴۸۹
نبھائیں گے کیا ایک سے وہ محبت	۲۸۸
نجد کا دشت کہیں مصر کا بازار آیا	۱۱۰
نجف میرا مدینہ ہے، مدینہ ہے مرا کعبہ	۲۱۲
نحوِ انگلش میں روا ہے التقائے ساکنین	۴۳۹
نخچیر اب کہاں ہے اس نیلگوں فضا میں	۴۴۳
نخچیر زبوں اس کا، دنیا کی شہنشاہی	۴۸۹
نخلِ مقصد غیر آبِ زر کہیں پھلتا نہیں	۴۶
ندا آئی ''اخبار نصرت قریں'' ۱۹۰۴ء	۵۱۱
ندامت حضرتِ واعظ کی ہوگی دید کے قابل	۲۷۰
نذر کردے تجھ کو آزادی کی قرباں گاہ میں	۳۶۰
نرالا دیس ہے، دستور بھی واں کے نرالے ہیں	۲۹۸
نرالی تیرے دیوانے کی، مستانے کی باتیں ہیں	۲۷۲
نرالی زندگی ہوتی ہے کچھ اللہ کے بندوں کی	۲۷۰
نرالے ہیں انداز دنیا سے اپنے	۲۶۳
نرگسِ مستانہ میں وہ سرمۂ دنبالہ دار	۱۶۱
نسخۂ مہر و محبت سے مگر جاتا ہے یہ	۴۶
نسلِ تتری چینی وعثمانی و روسی	۴۴۲
نسیم سحر گل کھلانے لگی	۴۶۷
نسیم صبح کا جھونکا جو تھا تختِ سلیماں تھا	۱۵۷
نسیم صبح نہ چھیڑے مجھے کہ دامن سے	۲۷۴
نسیم و تشنہ ہی اقبال کچھ نازاں نہیں اس پر	۲۳۸
نشان سجدہ سے ہے گل بجیب ان کی جبیں	۳۴۳
نشان ماہ کنعاں اے زلیخا پوچھ لے مجھ سے	۲۹۹
نشستنے سرِ راہے کہ داشتم، دارم	۳۶۷
نشۂ جوشِ جوانی کی وہ مستانہ امنگ	۱۶۱
نشۂ دوستی چڑھا ایسا	۴۸
نشے میں مست سمجھتا ہے مجھ کو کیوں واعظ	۲۷۵
نشیموں سے نکل کر پرند گاتے ہیں	۲۲۶
نصیبِ لالہ، شبنم بھی نہیں ہے	۵۰۲
نطق کر سکتا نہیں کیفیتِ غم کو عیاں	۳۷
نظارہ کہکشاں نے مجھ کو عجب نکتہ یہ کل سمجھایا	۲۹۲
نظارہ لالے کا تڑپا گیا مرے جی کو	۳۱۰
نظارہ ماہ کا سامانِ بےخودی ہے مجھے	۲۹۴
نظارۂ موج کو پھر وجہِ اضطراب ہے کیا	۲۲۷
نظارۂ یوسف کو دیں نذر لہو اپنا	۳۸۷
نظام دہر میں ہم کچھ تو کام کرتے ہیں	۳۱۰
نظام کن میں اگر تو بچشم دل دیکھے	۴۴۳
نظر آتے تھے تہ کے کنکر بھی	۱۸۱
نظر آتے ہی مگر پردہ نشیں چھپتے ہیں	۱۷۷
نظر آ سامری وحشت میں بے تابی یہاں تک ہے	۳۰۱
نظر آئی نہ مجھ کو بوعلی سینا کے دفتر میں	۴۸۵
نظر اس دور میں مجھ کو ترا جینا نہیں آتا	۲۱۶

نظر بچا کے ہماری چھپا لیا تو نے ۱۶۹
نظر جب سے تیری نظر سے ملی ہے ۳۰۴
نظر سے جو وہ گل نہاں ہو گیا ۱۰۳
نظر کو اٹھائے سوئے آسماں ۳۳۰
نظم اس کی، شاہد راز ازل کی پردہ دار ۳۳۰
نظم چھپوانی ہے، مجھ کو اک ذرا سا کام ہے ۸۵
نظم چھپوانے جو صدیقی پریس میں، میں گیا ۸۴
نظم عالم میں نہیں موجود سازِ بے کسی ۳۹
نظم قدرت میں نشاں پیدا نہیں بیداد کا ۴۳
نظم ہے آخر کوئی طاعون کا ٹیکا نہیں ۸۶
نعت بکراں امیر المومنین ۱۳۲۱ھ ۵۱۲
نغمہ پیرا تو بھی ہو اپنے وطن کے واسطے ۳۸۰
نغمۂ سوختۂ دوشیزۂ دہقاں کی صدا ۱۷۵
نغمۂ رنگیں سمجھ یا نالۂ پیہم سمجھ ۳۳۴
نغمہ نہیں وہ بلبلِ ہنگامہ ساز کا ۱۶۷
نفس اس کے امروز و فردا و دوش ۴۷۰
نفس بہ جیب فنا، صورتِ شرار رہے ۳۶۸
نفس کا آئینہ باندھا ہوا ہے میں نے آہوں میں ۲۱۳
نقاہت قیس کی بولی جو گزری پاس سے لیلے ۲۳۶
نقشِ پائے غیر دیکھے ہیں جو کوئے یار میں ۲۳۷
نقشِ تسخیر پئے طالب مطلوب لکھا ۵۰۹
"نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا" ۱۷۵
نقش نے نقاش کو اپنا مخاطب کر لیا ۸۸
نقش وہ اس کی عنایت نے مرے دل پر کیا ۳۳۱
نقشۂ خیر القروں آنکھوں کو دکھلائے کوئی ۹۶
نقش دکھاتا ہے صدف ذرۂ ناب کا ۱۶۶
نقطۂ کلکِ انتخاب ہے تو ۶۳
نقصان یکہ بان کا، گھوڑے کا سود ہے ۳۱۷
نقطۂ دل، جمِ تخیل طور ہو جائے مرا ۱۹۹
نقطۂ فنائے فرنگی سے ہے دونوں کی کشود ۳۳۸
نکالا ہے فقیرا خاں نے اخبار ۵۲۹
نکتہ بیں چاہیے نگاہِ بشر ۴۷
نکل آئے کے ملائک کے رسالے آقا ۳۶۴
نکل آیا جو دل میں تھا مضمر ۴۸
نکل جائیں گے اے ذوقِ طلب ارماں ترے سارے ۲۶۲
نکلا وہ مار صحنِ گلستانِ عیش سے ۶۰
نکلتا ہے انسان کا نام اسی سے ۱۵۴
نکلوائے گئے اگلے جہاں سے ہند کے شاعر ۴۴۷
نکلے نتیجہ کیا نہ رہے جب مقدمات ۳۴۴
نکی جو گزرے وہ کیا زندگی ہے ۱۵۴
نکہتِ گل ہے شرابِ ارغوانِ اہلِ درد ۱۲۱
نگاہ پائی ازل سے جو نکتہ بیں میں نے ۲۲۱
نگاہ خر میں وہ آنسو ہے درِ شہواری ۴۷۴
نگاہ سے نہ کہیں صبح کو اتر جاؤں ۲۷۴
نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر ۳۳۲
نگاہِ فقر میں تیری خودی کا ہے یہ عیار ۴۷۴
نگاہِ فکر میں خلوت سرائے لامکاں تک ہے ۳۰۲
نگاہ میں نہیں رہتا وہ نورِ بینائی ۴۰۰
نگاہ بے پردہ سوز میری، نقاب کیسا، حجاب کیسا ۵۳۰
نگاہوں کو داتائے اسرار کر ۳۶۸

نگاہوں کو نظر اس بام کا زینا نہیں آتا ۲۱۷
نگاہوں میں کیف شرابِ رضا ۳۳۸
نگاہوں میں مثالِ سرمہ تسخیر ہوتی ہے ۲۱۲
نگاہیں بلبل و گلچیں کی بے ڈھب مجھ پر پڑتی تھیں ۱۵۷
نگہ بلند، ادا دل نواز، جاں پرسوز ۴۸۷
نگہ بن بن کے آنکھوں سے نکلتی ہے فغاں میری ۲۱۱
نگہ رکھ مجھ کو اے بحرِ پر آشوب ۴۹۸
نگہباں جانتے ہیں وہ مجھے اپنے نگہباں کا ۲۳۸
نماز پڑھتا ہوں اور بے نماز ہوں اقبال ۳۴۴
نمازِ شام کی خاطر یہ اہلِ دل میں کھڑے ۲۲۷
نمازِ عشق حسینؓ حجاز ہے گویا ۲۲۱
نمایاں تھے پیری کے اس پر شکن ۳۳۷
نمایاں ہے کثرت میں وحدت کا جلوہ ۴۰۵
نمائش گاہِ ہست و بود میں ہر شے پہیلی ہے ۲۶۲
نمودِ ابر سے ہشیار ہو گیا سبزہ ۲۲۶
نمود اس کی ہر روز ہونے لگی ۵۱۱
نمود تیری نمود اس کی، نمود اس کی نمود تیری ۵۳۵
نمی گویم قیامت جوش زن یا شورِ طوفاں شو ۲۱۸
ننھی سی بوند اور یہ ہمت، خدا کی شان ۱۴۳
نو بہارِ دلفریب انگشتری در دستِ یار ۱۰۲
نواسنجانِ گلشن کی زباں پر اس کا چرچا ہے ۵۰۵
نوا فزود ست نہ اندازۂ بریشم عود ۴۸۲
نواب میرزا داغ ۱۳۲۲ھ ۵۱۳
نواب وقار الملک و ملت ۵۱۶
نوائے صبح گاہی نے جگر خوں کر دیا میرا ۴۸۳
نواہائے سحر گاہی عطا کر ۴۹۹
نوجواں مرتے ہیں جس پر وہی بالی مل جائے ۵۲۹
نورِ ایقاں سے آتش کو گلستاں کر دے ۳۵۷
نورِ توحید سے گر قوت بیدار ہے تو ۳۵۸
نورِ چشمِ سید محمود ہے ۵۲۴
نور کے ذروں سے قدرت نے بنائی یہ زمیں ۳۳۰
نورِ معنی سے دل افروز خنداناں ہے یہ ۱۷۵
نورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج ۳۵۵
نور یکساں ترے ویرانے میں، آبادی میں ۲۰۶
نوعِ انساں کی محبت میں ہے مذہب کا کمال ۳۵۵
نوعِ انساں کے لیے سب سے بڑی لعنت ہے یہ ۳۹۸
نوک جس کی دل میں چبھتی ہو وہ کانٹا اور ہے ۴۶
نوکِ مژگاں ہے نشترِ رگِ اشک ۷۲
نئی ہو، پرانی ہو، اقبال کو کیا ۲۶۴
نئے اعجاز دکھا اور نئے سامان سے آ ۳۶۴
نئے جال لائے پرانے شکاری ۵۳۱
نہ پوچھ مجھ سے حقیقت دیارِ لندن کی ۲۹۳
نہ تڑپایا کسی کو تیرے نظارے کے ارماں نے ۲۹۰
نہ تو اپنا ہوا اپنا نہ پرایا اپنا ۱۱۷
نہ توڑ میرے دلِ دردمند کو ظالم ۲۲۲
نہ تھا غازہ رخِ گل رنگ پر، خونِ شہیداں تھا ۱۵۹
نہ تھا معلوم رنگِ انقلابِ دہر پنہاں تھا ۱۵۸
نہ تھا یوں منتشر شیرازۂ جمعیت اجزا ۱۵۸
نہ چھپ، او کاٹنے والے مجھے، میرے نیستاں سے ۲۱۲
نہ چھوڑا کبھی بے وفائی نے تم کو ۲۹۵

نہ چھیڑ افسانہ سرمستی دوش ۵۰۰
نہ دیکھ اے دیدۂ خوں بار دل کو کم نگاہی سے ۲۹۸
نہ ڈھونڈ اے دیدۂ حیراں نمود ابن مریم کو ۲۱۸
نہ رخت ہند کو تہ کر سکے ہیں وا کر کے ۴۳۱
نہ سیکھا موج دریا سے علاج خواب پا تو نے ۲۱۶
نہ سیکھی تو نے مرغ رنگ گل سے رمز آزادی ۳۰۱
نہ طے ہو زلف رہ شکر ایزد بے چوں ۳۳
نہ عقدہ کھول سکے ہیں یہ آرستاں کا ۴۳۱
نہ غم سے ہے نہ خوشی سے نمود ہے جس کی ۴۷۴
نہ قدر ہو مرے اشعار کی گراں کیونکر ۳۱۰
نہ کر اس ناتواں کا امتحاں اور ۴۹۹
نہ کر ذکر جنید و بایزید آج ۵۰۰
نہ کوثر کا خواہاں، نہ حوروں کا شیدا ۳۰۳
نہ کوئی ہوس ہے نہ کچھ آرزو ہے ۴۰۵
نہ مر جاتے ہیں نہ جی جاتے ہیں ۲۶۴
نہ معذور رکھنا، نہ معذور رہنا ۲۸۸
نہ ملا مسیح و خضر کو بھی، وہ نشاط عمر دراز میں ۴۱۳،۳۱۲
نہ میں باقی نہ تیری پادشاہی ۴۹۸
نہ میں تم کو دیکھوں، نہ اغیار دیکھیں ۲۸۹
نہ میں حسرت کا پتلا تھا نہ میں تصویر حرماں تھا ۱۵۸
نہ وہ ذوق رحیل صبحگاہی ۴۹۸
نہ وہ رہبر نہ وہ منزل نہ راہی ۴۹۸
نہ ہو بے قید، بے قیدی فساد زندگانی ہے ۴۳۵
نہ ہو جب راہ پیمائی کی طاقت ناتوانوں میں ۲۱۴
نہ ہو جستجو تو ہے ویرانہ عالم ۴۰۴
نہ ہو جس کی آنکھوں میں تاب نظارہ ۲۸۹
نہ ہو زخم جگر محتاج قاتل کے نمکداں کا ۲۴۸
نہ ہو گر یقیں دیکھ لے سر جھکا کر ۴۰۹
نہ ہو محفل میں حس باقی تو لطف نغمہ ریزی کیا ۳۹۴
نہ یوں الجھے ہوئے تھے خار صحرا میرے دامن سے ۱۵۸
نہ یوں ڈوبا ہوا خوں میں ہر اک تار گریباں تھا ۱۵۸
نہ یوں شکوہ طراز گردش آشوب دوراں تھا ۱۵۸
نہ یوں نازکش بیتابی دل تھا بیاباں میں ۱۵۸
نہ یہ دلی کی اردو ہے نہ یہ پورب کی بولی ہے ۲۷۰
نہا کر جو نکلا وہ دریا سے پرفن ۷۹
نہانے کو اترا جو وہ رشک گلشن ۷۸
نہاں تھا تو روشن تھا چراغ زندگی میرا ۳۰۸
نہاں ہو کے پردوں میں پیدا رہا ۳۳۸
نہایت شب کی ہے صبح جہاں تاب ۵۰۲
نہریں رواں ہوں خون کی چشم حباب سے ۵۵
نہیں اس کمیٹی کا کوئی ایجنڈا ۴۲۵
. نہیں بار، صاحب کے ٹیبل پہ اس کو ۴۲۴
نہیں باغ کشمیر میں وہ بہار ۱۰۴
نہیں بے وجہ وحشت میں اڑانا خاک زنداں کا ۲۱۵
نہیں جس میں باقی مے تند جوش ۴۶۸
نہیں دماغ میں سودا برہنہ پائی کا ۳۶۶
نہیں عشق بازی یہ زاہد تو کیا ہے ۲۸۹
نہیں کچھ امتیاز ماہ و تو شہر محبت میں ۲۹۸
نہیں کچھ تذکرے دیدار کے مستوں میں اے واعظ ۲۷۲
نہیں کرتے دنیا میں نادان محنت ۱۵۴

نہیں کسی کو حقارت سے دیکھنا اچھا ۱۸۰

نہیں مسجد تو ڈریں طعنۂ اغیار سے کیا ۳۷۴

نہیں مشکل رہا اب چھاننا خاک بیاباں کا ۲۴۷

نہیں ممکن شناسائی ہو تجھ کو رمز وحدت سے ۲۱۶

نہیں منت پذیر چشم رونا شمع سوزاں کا ۳۰۲

نہیں ہوتے ہیں لیڈران میں پیدا قابلیت سے ۵۳۱

نہیں ہے آرزوئے عمر جاوداں مجھ کو ۲۲۸

نہیں ہے بہر اظہار وغا لازم نمود اصلا ۵۳۱

نہیں ہے دہریت کیا بندۂ حرص وہوا ہونا ۲۱۶

نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شان درویشی ۴۴۴

نہیں ہے غیر اطاعت جہان میں اکسیر ۸۰

نہیں ہے فرق محبت میں اور غلامی میں ۳۰۵

نہیں ہے تمغۂ شاہیں نصیب کرگس وزاغ ۴۶۶

نہیں ہے مجھ کو اے صیاد پروا تیرے پھندوں کی ۲۷۰

نیا قیدی ہوں میں، آواز میری بھولی بھولی ہے ۲۸۱

نیچری مجھ کو سمجھ کر ہو گئے کافور آپ ۸۷

نیچی نظروں سے چرا لینا وہ دل بے اختیار ۱۶۲

نیچی نیچی آہ وہ نظریں، وہ انداز حجاب ۱۶۱

نیستی اک طرح کی ہستی ہے ۲۷۳

نیشنل کور وطواف شملہ ومنع جہاد ۴۵۱

نیک ہونے کے لیے نیکوں کی صحبت چاہیے ۱۴۴

نیکی کی راہ میں کبھی ہمت نہ ہاریے ۱۴۲

نیکی کے کام سے کبھی رکنا نہ چاہیے ۱۴۲

نیکی ہو ہر اک فعل میں نیت کی ہویدا ۳۱۶

نیلام خرقہ چندۂ ٹرکی کے واسطے ۳۱۶

نیلے پیلے یوں نہ ہو پھر کیا کرو گے اس گھڑی ۳۱

نیلے نیلے رخ پہ بوسوں کے نشاں وہ آشکار ۱۶۲

نیم باز آنکھوں میں وہ خواب جوانی کا خمار ۱۶۰

نے دیں کی بصیرت ہے نہ دنیا کی بصارت ۴۵۹

و

مصرع	صفحہ
وارثِ علمِ انبیاء لیتے ہیں دہریوں سے درس	۴۶۲
وارفتگیِ شوق یارانِ زلیخا دے	۳۸۷
واسطہ دوں گا اگر لختِ دلِ زہرا کا میں	۱۲۷
واسطہ نیک و بدِ عالم سے جوں آئینہ کیا	۴۰۱
واسطے تیرے بنے ہر سنگِ رہ، سنگِ فساں	۳۴۹
واسطے تیرے، طبیعت ہے چمن پرور مری	۳۳۵
واعظوں میں یہ تکبر کہ الٰہی توبہ	۱۱۳
واعظ اترے فلسفے سے ہوں میں حیراں	۳۱۶
واقعی صنائعِ انسانی سے بالاتر ہے یہ	۵۴۴
واقف جو تیرے سارے قرینوں کی تھی، گئی	۵۵
واماندگی کرشمہ اپنا اسے نہ سمجھے	۵۴۳
واں بھی آزارِ غریبی سے کبھی روتے ہیں کیا	۱۸۸
واں بھی کیا سنگِ ریا سے شیشۂ دل چور ہے	۱۸۸
واں بھی مقصود وہی خدمتِ دیں کی تدبیر	۳۷۴
واں بھی یہ دولت ہی پیمانہ شرافت کا ہے کیا	۱۸۸
واں کی عزت بھی، حکومت بھی، حباب آسا ہے کیا؟	۱۸۸
واں کی نگری میں بھی اس موتی کی قیمت کچھ نہیں؟	۱۸۸
وائے حرماں اب وہ طائر اس نشیمن میں نہیں	۳۵۶
واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی	۲۹
واہ صاحب شعرخوانی، شعردانی آپ کی	۳۰
واہ کیا اسلام پر ہے مہربانی آپ کی	۳۱
واہ کیا سوجھا مجھے اللہ اکبر کا جواب	۲۵۰
واہ کیا سودا ہے کیا بیوپار ہے	۷۸

مصرع	صفحہ
واہ کیا کہنا ہے، کیا تاثیر ہے، کیا وعظ ہے	۸۳
واہ کیا نیت ہے، کیا اوقات، کیا اسلام ہے	۸۷
واہ وا کیا محفلِ احباب ہے	۳۱۳
واہ وا کیا معتدل اخبار ہے	۷۷
واہمہ ہوا کو ہے نقش گری میں کیا کمال	۳۳۶
وجود اس کا ہے قصرِ قوم، مثلِ ستوں	۳۴
وجودِ عالمِ امکاں مگر خواب پریشاں تھا	۱۵۹
ورثے میں ہم کو آئی ہے آدم کی جائداد	۳۱۵
ورنہ آتا تھا ہمیں حرفِ تمنا کہنا	۱۱۵
ورنہ انساں اور فرشتے سر جھکانے کے لیے	۲۹۷
ورنہ تھی بے نور مثلِ دیدۂ عبہر زمیں	۱۳۳
ورنہ دامن میں لیے بیٹھی ہے سو قیصر زمیں	۱۳۳
ورنہ دل اپنا بھی آنے کو تو سو بار آیا	۱۱۰
ورنہ ڈھونڈیں تو کیا نہیں ملتا	۲۸۲
ورنہ روزِ روشنِ اسلام کی پھر شام ہے	۸۷
ورنہ شاخِ سنگ رس کرتی نہ پیدا برگ و بار	۳۹۳
ورنہ قصہ تھا محبت کا درازا ے ساقی	۴۰۷
ورنہ کیا پنجاب اور پنجاب کا بازار کیا	۹۴
ورنہ لاہور میں بھی ہیں ستم ایجاد بہت	۳۷۸
ورنہ مرغانِ چمن، رنگیں نوا کہنے کو ہیں	۹۰
ورنہ ہونے کو تو آنسو بھی ہے دریا اپنا	۱۱۷
ورنہ ہے مٹی کا ڈھیلا، خاک کا پیکر زمیں	۱۳۴
وزارت کا عہدہ نہیں ترنوالا	۴۵۷

وسعت افزائی آشفتگی شوق نہ پوچھ ۴۰۲

وسعتِ عالم میں پایا صورتِ گردوں وقار ۳۲۹

وسعت کون و مکاں ساز ہے، مضراب ہے یہ ۳۸۵

وسعت مرے گھر کی مجھے کشور سے زیادہ ۵۳۱

وسعتِ ہستی میں گو رفعت تجھے منظور ہے ۳۷۹

وصالِ وطن ہے فراقِ وطن بھی ۲۷۱

وصل کی رات تو آخر ہوئی اے دامنِ صبر ۲۸۴

وصل کی راہ سوچتا ہوں میں ۱۹۱

وصل کی سرگرمیاں تھیں شوخیِ رقص و شرار ۱۶۳

وصل کیسا! اب مرے دل کو تمنا اور ہے ۲۵۶

وصلِ محبوبِ ازل کی ہیں یہ تدبیریں بھی ۱۹۵

وصل میں لب پر ادھر عذرِ نزاکت کا گلہ ۱۶۲

وصل ہو لیلیِ مقصود سے کیوں کر اپنا ۱۱۵

وضعداری بسکہ ہے روحِ روانِ مذہبی ۳۶۰

وضو کرانے کو سقائے ابر آیا ہے ۲۲۶

وضو کے واسطے آتا ہے کعبہ لے کے زمزم کو ۲۱۲

وطن بھی تو خورشید سے کم نہیں ۵۱۱

وطن کیا ہے اک نوع سرمایہ داری ۵۳۰

وطن کے سومناتی کو بتوں کا کام دیتے ہیں ۴۹۰

وعدہ کرتے ہوئے نہ رک جاؤ ۲۷۶

وعظ اب ایسا صدائے مرغِ بے ہنگام ہے ۸۳

وعظ توحید و رسالت کا ہو قرآن کے ساتھ ۳۵۹

وعظ کہتے تھے کوئی مسلم نہ انگریزی پڑھے ۸۲

وقت آ گیا کہ گرم ہو میدانِ کارزار ۳۵۱

وقعتِ خاص ہے کابل کی بھی میرے دل میں ۳۵۹

وقفِ خزاں ہوا چمنستانِ آبرو ۱۶۷

وقفِ مطلق اے سراجِ مہرباں انگشتری ۱۰۱

وکٹوریہ نمرد کہ نام نکو گذاشت ۶۲

ولی بھی، رند بھی، شاعر بھی، کیا نہیں اقبال ۲۹۳

ووٹوں پہ منحصر نہیں کونسل کی ممبری ۴۱۹

وہ آبرو جو تیرے خزینوں کی تھی، گئی ۵۵

وہ آج کر گئے ہیں جہاں سے سفر کہیں ۶۱

وہ اپنا وعظ کہے جائے، ہوشیار ہوں میں ۲۷۵

وہ اچھالی پنجہ قدرت نے گیند اک نور کی ۱۷۰

وہ اڑا کر لے گیا آویزۂ گوشِ سحر ۳۷۱

وہ اصولِ حق نمائے نغمیِ ہستی کی صدا ۱۷۰

وہ افشاں حسنِ ازل کا ستارا ۲۰۷

وہ اک چھوٹی سی بستی ہے کسی کے دردمندوں کی ۲۷۰

وہ انبارِ جمشید کی استخوانی ۴۳۸

وہ ایسی پارسا ہے ہر قدم سجدے میں رہتی ہے ۵۲۹

وہ بات تجھ میں کیا ہے کہ یہ بے قرار ہے ۱۸۹

وہ باغ کی بہاریں، وہ سب کا مل کے گانا ۱۸۵

وہ بزمِ ناز، وہ گل و بلبل کی خلوتیں ۳۵۴

وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر ۳۳۲

وہ بساطِ عیش برہم ہو گئی پایانِ کار ۱۶۳

وہ بہانہ ہو گیا بہرِ بیانِ اہلِ درد ۱۲۳

وہ بھی ہوتے ہیں اے خدا کوئی ۷۴

وہ پانی چمکتا دمکتا ہوا ۴۶۷

وہ پناہِ دینِ حق وہ دامنِ غارِ حرا ۴۲

وہ تبسم ہائے پنہاں، وہ نگاہِ شرمگیں ۱۶۲

وہ تپاک قلب سے "اُف اُف" زباں پر بار بار ۱۶۰

وہ تمغا کہ ہے جس پہ زیبا غرور ۵۱۲

وہ تین ہزاری تھا یہ ہے پانچ ہزاری ۴۵۸

وہ جگنو تھا کہ کاشانہ فروزِ صحنِ بستاں تھا ۱۵۷

وہ جنس ناروا گندم نہیں، گندم نما جو ہے ۵۳۱

وہ جو تھی بوئے محبت اڑ گئی گلزار سے ۱۲۶

وہ جو تھی پہلے تمیز کافر و مومن، گئی ۳۱۴
وہ چشم درخشاں کہ وقتِ مقال ۳۳۷
وہ چمک پائے کہ ہو محسودِ ہر اختر زمیں ۱۳۳
وہ چہ بکشاید بدستِ آں نگار سیم تن ۱۰۲
وہ چیز نالہ موزوں ہے قم باذن اللہ ۴۷۵
وہ چیز، نام ہے جس کا تڑپ محبت کی ۳۹۹
وہ چیز نام ہے جس کا جہاں میں آزادی ۳۲۲
وہ حسنِ عالم آرا تیرے دل میں جلوہ گستر تھا ۲۱۶
وہ حسیں خال خال ہوتے ہیں ۲۵۵
وہ حصار عافیت وہ سلسلہ فاران کا ۴۲
وہ حکمت جو کبوتر کو کرے شاہیں سے بے پروا ۴۸۵
وہ حنائی ہاتھ جن سے بچۂ گل شرمسار ۱۶۱
وہ خلوت اور اس خلوت میں پھر "آں کار دیگر" بھی ۲۶۶
وہ خورشید روشن نہاں ہو گیا ۱۰۲
وہ درد محبت، وہ ایمانِ ہستی ۲۰۷
وہ دستِ توانا کہ تھا بت شکن ۳۳۷
وہ دلِ دردآشنا ہوں میں ۱۹۰
وہ دلِ زندہ کبھی تھا آہ جو جانِ نشاط ۱۶۳
وہ دل کہ جس میں جلوے تڑپتے تھے رات دن ۱۶۷
وہ دلوں میں آہ اک پیکانِ الفت کی خلش ۱۶۲
وہ دل، لاہوتیوں نے درسِ استغنا دیا جس کو ۴۸۳
وہ دیکھو چلی آ رہی ہے سواری ۵۳۰
وہ ذرا سا جانور، دل دادۂ آوارگی ۲۰۱
وہ راز آخر مدینے میں ہوا فاش ۵۰۲
وہ راز ہوں کہ زمانے پہ آشکار ہوں میں ۲۷۴
وہ رخسار، وہ صبحِ پیری کا نور ۳۳۸
وہ ساتھ سب کے اڑنا، وہ سیر آسماں کی ۱۸۵
وہ سادہ لوح ہوں میں، کر لیا یقیں میں نے ۲۲۱
وہ سرِ شام، بحر کی موجیں ۴۷
وہ سرِ کوہ سے تھم تھم کے اترنا اس کا ۱۷۶
وہ سراپا نور اک مطلع خطابیہ پڑھوں ۱۳۲
وہ سرخوشی کہ میسر ہو بے عصارۂ تاک ۳۹۱
وہ سرخی ہے اشکِ شفق رنگ میں ۱۰۳
وہ سست قدم یہ تندرو ہے ۴۳۷
وہ سمجھتے ہیں کہ جرم ناشکیبائی ہوا ۲۷۷
وہ سمجھتے ہیں یہ کوئی اور پر اسا اور ہے ۲۵۶
وہ سمجھے گا اسے جو کارداں ہے ۳۱۵
وہ سمندر بساط کی صورت ۴۷
وہ سو ناز اقبال پر کر رہے ہیں ۲۸۹
وہ سیر دل کی کرے، ذوقِ جستجو ہو جسے ۲۹۴
وہ شجر ہے تو کہ ہے جس کا بہت میٹھا ثمر ۳۲۷
وہ شجر ہے عشقِ اخواں، زندگی ہے جس کا پھل ۲۰۳
وہ شعلے کاٹتے ہیں جو شرارے بوتے ہیں ۳۶۷
وہ صدا پھر اس زمانے کو سنا سکتا ہوں میں ۹۳
وہ صدائے نغز گوش آشنا آتی نہیں ۱۸۷
وہ صفِ محشر میں کہتے ہیں مجھے پہچان کر ۲۵۷
وہ صوفی جس کے خونِ گرم کی بوند ۵۰۰
وہ ضمانت کے لیے تیار ہے ۷۷
وہ ضیا گسترِ عالم، وہ عروسِ زیبا ۱۷۷
وہ طوفاں ہوں کہ میں اس گھر کو ویراں کر کے چھوڑوں گا ۲۱۵
وہ عاصی ہوں کہ میں اپنے گناہوں کی ندامت ہوں ۲۱۱
وہ غافل سو رہا تھا بسترِ ریگِ بیاباں پر ۱۵۶
وہ غنی ہے علم کی دولت بھی کرتا ہے عطا ۹۸
وہ قوی فطرت کہ ہے جس کی طبیعت استوار ۳۹۰
وہ کام کر کہ زمانے میں یادگار رہے ۳۶۸
وہ کرامت، شیشۂ دل جس سے ہو جائے گداز ۳۵۶

وہ کون زیب دو تختِ صوبۂ پنجاب ۸۰
وہ کہتے ہیں یوں میری میت پہ آ کر ۲۷۱
وہ کیا شے ہے اقبال سینے میں تیرے ۴۰۵
وہ کیا قدر جانیں گے میری وفا کی ۲۶۳
وہ گل زیب باغ جناں ہوگیا ۱۰۳
وہ گئے شہر خموشاں میں تو یہ آئی صدا ۲۸۷
وہ لطائف ہیں کہ پڑھتے ہی جنہیں ۷۷
وہ لوگ ہم ہیں کہ نیکی کو یاد رکھتے ہیں ۸۱
وہ مثل ہے، ہے طویلے کی بلا بندر کے سر ۳۱
وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کیا اٹھالیا تو نے ۱۶۹
وہ مجھے روتے ہوئے دیکھ کے فرماتے ہیں ۲۵۲
وہ محبت کے مزے، وہ لطف شب ہائے وصال ۱۶۰
وہ مذبوحِ ازل ہوں میں کہ خنجر سب حسینوں کے ۲۹۱
وہ مرد پختہ کار و حق اندیش و باصفا ۴۲۲
وہ مری شرم گنہ اور وہ سفارش تیری ۱۱۰
وہ مسافر ہوں ملے جب نہ پتا منزل کا ۱۰۸
وہ مسلماں کہ عدم سے ہے بتر جس کا وجود ۴۷۶
وہ میری جستجو میں پھر رہے ہیں، خیر ہو یارب! ۲۸۰
وہ مے نہیں کہ جس کی تاثیر تھی محبت ۱۹۸
وہ ناکام تمنا ہوں، اگر میں ڈوبنے جاؤں ۲۶۷
وہ نغمہ دے کہ میری لحد میں ہو جس کا شور ۴۸۳
وہ نگاہِ ناز سرمستِ مے ریحانِ حسن ۱۶۰
وہ نیلے آسماں کے اڑتے ہوئے شرارے ۳۷۵
وہ ولایت بھی ہمارے دیس کی صورت ہے کیا ۱۸۷
وہ ہمارا ہے امیں، قوم امیں اس کی ہے ۳۸۶
وہ ہے گفتار آفاقی، یہ ہے کردار آفاقی ۴۹۰
وہ یہ سمجھا، مری پرواز میں ہے کوتاہی ۴۹۲
وہاں حضور ہے تیرا، یہاں حضور ترا ۵۳۶
وہاں خالصہ جی کی محفل تو دیکھو ۴۵۷
وہاں نامہ بر! آج تکرار کیا تھی ۲۹۵
وہی اک شعلہ ہے، تربت بھی ہے اور شمع تربت بھی ۳۰۱
وہی تریاق ہے لیکن نہیں تاثیر تریاقی ۴۸۹
وہی جام رحیق اب تک، وہی اہل طریق اب تک ۴۸۹
وہی چھوٹو کے چھلیے، وہی سر فضل حسین ۴۵۴
وہی دیرینہ امام اور وہی ذوقِ سجود ۴۵۴
وہی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد، وہی محراب کہن ۴۵۴
وہی طائر بھی آخر گنبدِ مدفن کے نکلے ہیں ۲۸۹
وہی عاشق کسی کے چہرۂ روشن کے نکلے ہیں ۲۹۱
وہی کچھ قیس نے دیکھا پس محمل ہو کر ۴۰۲،۱۰۷
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے ۲۱۳
وہی گلہ ہے امیروں کی کج ادائی کا ۳۶۵
وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ ۱۵۴
وہی نذر برقِ تپاں ہوگیا ۱۰۳
وہی نکہت چمن سے اڑ کے جا چمکی ستارے میں ۳۰۸
وہی ہے گوشۂ خلوت میں بیٹھ کر رونا ۳۶۶
وہیں پھندا بنایا قیس نے تار گریباں کا ۲۴۷
وہیں جوڑے کے تاروں میں رہا قسمت کا اختر بھی ۲۶۶
دیا ہوا سے پریشاں ہیں روئی کے گالے ۲۲۶
ویران ہوگئی یہ جو کھیتی غریب کی ۱۳۱

ہ

مصرع	صفحہ
ہاتف از حضرت حق خواست دو تاریخ رحیل	۵۲۲
ہاتف از غیب داد تسکینم	۵۲۱
ہاتف از گردوں رسید و خاک پ اور ابوسہ داد	۵۲۰
ہاتف غیب کی امداد سے ہم نے اقبال	۵۰۹
ہاتف نے دی صدا سر اعدا کو کاٹ کر	۵۰۸
ہاتف نے کہا لکھ دے ''کمالِ نظر فوق'' ۱۳۲۷ھ	۵۱۴
ہاتھ اے قوم مہرباں تیرا	۷۵
ہاتھ اے مفلسی صفا ہے ترا	۷۰
ہاتھ دھو بیٹھ آبِ حیواں سے، خدا جانے کہاں	۲۳۸
ہاتھ سے عاشق کا دل بن کر نکل جائے کوئی	۹۷
ہاتھ لانا ادھر کہ عید ہے کل	۶۴
ہاتھ میں تیغ بھی ہو، رایتِ اسلام بھی ہو	۳۶۴
ہاتھ میں قاصد کے میں نے ایک دفتر رکھ دیا	۲۳۸
ہاتھ میں لے کر چراغِ لالۂ احمر زمیں	۱۳۲
ہاتھ ہے مستوں کا اور داماں ( ) ہو خرقہ پوش	۳۸۰
ہاتھوں سے اپنے دامنِ دنیا نکل گیا	۴۲۰
ہاتھوں میں اپنے دامنِ صبرِ جمیل ہو	۶۳
ہاتھوں میں انجمن کے پرانی کلید ہے	۲۰۰
ہاں آج زیب دیدۂ خونابہ بار ہو	۴۹
ہاں اتر آ میرے دل میں ساتھ لے کر چاندنی	۲۲۰
ہاں اٹھا اے ساحرِ ایام! یہ جادو ذرا	۱۷۳
ہاں ادب اے دل! بڑھا اعزاز مشتِ خاک کا	۴۳
ہاں اے حیات خضر نگاہوں میں خوار ہو	۵۰
ہاں اے دلِ حزیں الموں کا یہ دور ہے	۵۳
ہاں اے شرابِ عشق، یہ دن ہیں نمود کے	۳۰۶
ہاں اے شعاعِ ماہ شبِ اول طرب	۵۱
ہاں اے لبِ شفاعت امیدوار ہوں میں	۵۴۳
ہاں اے ہجومِ غم ترے قربان جاؤں میں	۵۹
ہاں اے ہلالِ عید خدا کی قسم تجھے	۵۱
ہاں بتا، اب میں ہوں دیوانہ کہ تو دیوانہ ہے	۴۴۳
ہاں بتا اے فلک کہ طفلی میں	۷۴
ہاں بتا دے وہ مئے ہوش ربا کون سی ہے	۱۱۸
ہاں بتا دے ہمیں وہ طرزِ وفا کون سی ہے	۱۱۸
ہاں برس ابرِ کرم، ورنہ نہیں ہے اچھی	۱۱۷
ہاں بھولنا نہ موجۂ بادِ سحر کہیں	۶۰
ہاں بھیدیوں سے منہ نہ چھپایا کرے کوئی	۳۰۰
ہاں جسے چھونا ہو دامانِ ثریا کو کبھی	۹۴
ہاں دعا کن بہرِ ما، اے مایۂ ایمانِ ما	۱۰۰
ہاں ڈبو دے اے محیطِ دیدۂ پُرنم مجھے	۳۷
ہاں رگِ ہمت کو اپنی جوش میں لائے کوئی	۹۶
ہاں سکھا دے کچھ سبق اپنی خموشی کا مجھے	۱۷۴
ہاں سلام آخری اے مولدِ گوتم تجھے	۱۹۴

ہاں، سنا پہلے ہمیں، ان سے کہے گا کیا کیا ۲۶۵
ہاں عطا کر دے مرے مقصود کا گوہر مجھے ۱۲۶
ہاں قسم دیتا ہوں میں مدفونِ یثرب کی تجھے ۱۲۶
ہاں گاہے بگاہے بہر بقایا لیگ کا دی پی آتا ہے ۴۱۵
ہاں، مبارک سرزمینِ خطۂ پنجاب را ۹۳
ہاں مگر پہلے روش تیری گدایانہ تو ہو ۹۸
ہاں مگر وعظ میں دنیا کو برا کہتے ہیں ۱۱۳
ہاں ہاں ذرا ٹھہر جا اس منزلِ فنا میں ۱۳۵
ہاں یونہی سا یاد ہے کچھ اپنا مرجانا مجھے ۲۸۷
ہائے آ کر وہ دمِ نزع کسی کا کہنا ۲۵۲
ہائے اپنا ہی نظر آیا نہ کچھ انجام اسے ۴۰۳
ہائے اس پیار پہ کیا کیا نہ مجھے پیار آیا ۱۱۰
ہائے اس دردِ محبت کو چھپاؤں کیوں کر ۱۰۴
ہائے ان مالیوں نے باغ اجاڑا اپنا ۱۱۶
ہائے اے آتشِ فراقِ پدر ۷۳
ہائے اے برق بن گئی گر کر ۷۲
ہائے اے حلقۂ پرِ طاؤس ۷۴
ہائے اے شافعِ محشر وہ دعا کون سی ہے ۱۱۸
ہائے اے کاش مجھے آئے تمہاری آئی ۲۵۲
ہائے بے خود کیا تصور نے ۷۳
ہائے پھر آجا کہیں سے عمرِ رفتہ! تو ذرا ۱۷۳
ہائے پھر مجھ سے جدائی کیوں تجھے منظور ہے ۱۷۲
ہائے شاید خبر نہیں تجھ کو ۶۵
ہائے غفلت یہ اسے رنگِ حنا کہتے ہیں ۱۱۳
ہائے کس حسنِ جہاں آرا کی ہے تجھ میں جھلک ۱۹۹
ہائے کس ڈھنگ سے اچھوں کو برا کہتے ہیں ۱۱۴
ہائے کس کس لطف سے ظالم نے بتلایا مجھے ۲۳۰
ہائے کس منہ سے شریکِ بزمِ مے خانہ ہوں میں ۳۵
ہائے کس ناز سے آیا ہے خیالِ جاناں ۲۵۲
ہائے کیا تاراج تیرے حسن کی دولت ہوئی ۲۰۰
ہائے کیا تسکیں اسے ملتی ہے تیرے نام سے ۴۲
ہائے کیا تیر بے خطا ہے ترا ۷۰
ہائے کیا رتبے ہیں اس سرکارِ عالی جاہ کے ۱۲۳
ہائے کیا مرغوب ہے طرزِ بیانِ اہلِ درد ۱۲۰
ہائے کیوں محشر پہ واعظ نے اٹھا رکھی ہے بات ۱۲۰
ہائے میری بدنصیبی، وائے ناکامی مری ۲۷۷
ہائے وہ آغازِ محبت جس کا یہ انجام ہے ۱۸۷
ہائے وہ الھڑ پنے کے دن، جوانی کا وہ سن ۱۶۱
ہائے وہ دن، موجزن تھے دل میں جب ارمانِ وصل ۱۵۹
ہائے وہ راتیں کہ تھی جب صحبتِ بوس و کنار ۱۵۹
ہائے وہ شب بھر شرابِ وصل کی سرمستیاں ۱۶۲
ہائے وہ عالم کہ عالم گیر تھی اپنی ادا ۱۷۳
ہائے وہ مار ڈھیلے ہاتھوں کی ۲۵۴
ہائے یہ دل ہو میرے پہلو میں ۱۹۲
ہجر کی شب ہے، ابھی مجھ کو تڑپنا اور ہے ۲۵۵
ہجرِ لیلےٰ سے ہوا آوارہ تر مجنوں مرا ۳۳۶
''ہجومِ غم و رنج'' شد سالِ رحلت ۵۲۳
ہجومِ گل میں پسندِ نگاہِ ناز ہوا ۳۷۲
ہرآتما کو گویا اک آگ سی لگا دیں ۲۲۳
ہرآنکھ، دل بہ ریزشِ طوفاں نہادہ ہے ۵۷

ہر ایک چیز میں دیکھا اسے یکیں میں نے ۲۲۱
ہر ایک ذرے سے ہے مثلِ گل، جبیں پیدا ۴۰۰
ہر ایک کی نظر میں ساؤں اسی طرح ۱۳۸
ہر ایک ناز سے ہے نازآفریں پیدا ۴۰۰
ہر ایک نے تدبیر رہائی کی بتائی ۱۴۷
ہر بات بچھیرے کی سراہی گئی لیکن ۱۳۹
ہر بار آسماں کی طرف دیکھتا تھا وہ ۱۳۱
ہر بزم میں چرچا ہے ترا کون و مکاں میں ۵۳۹
ہر پھول جس چمن کا فردوس ہے ارم ہے ۲۲۳
ہر پھول سے یہ چوستی پھرتی ہے اسی کو ۱۵۲
ہر تارِ ابِ شکستہ ہے اس دل کے ساز کا ۱۶۷
ہر چمک تیری دلیلِ آمدِ صد عید ہے ۳۴۷
ہر چیز تو ہے منع ہمیں اے طبیبِ عشق ۵۲۸
ہر چیز منع ہے جو ہمیں اے طبیبِ عشق ۲۷۹
ہر حال میں برتاؤ شجاعانہ کریں گے ۵۴۰
ہر حال میں ہو خالقِ ہستی پہ بھروسا ۳۱۶
ہر حال میں ہے اس کی غلامی ہمیں زیبا ۱۵۰
ہر دو باہم ساختند و نقدِ دلہا می برند ۱۰۲
ہر دو جہاں میں ذکرِ حبیبِ خدا ہے آج ۳۵۴
ہر ذات کا نہتی تھی پسِ پردۂ رفات ۳۴۴
ہر ذرہ شرحِ سورۂ والنور ہو گیا ۳۸۹
ہر ذرے کی زبان پہ صلِ علیٰ ہے آج ۳۵۴
ہر رات اسے راگ کے جلسوں سے سروکار ۲۰۸
ہر زائرِ چمن سے یہ کہتی ہے خاکِ باغ ۳۲۱،۴۳۱
ہر زخمِ دل کو ماتمِ خاتونِ دہر میں ۵۸
ہر ستارہ ہے ترا داغِ دلِ نیک اختری ۳۷
ہر سخن ور کی یہاں طبع رواں جاتی ہے رک ۴۲۴
ہر شاہزادہ اس کے لیے سینہ چاک ہے ۳۳۵
ہر شجر جس کا نخلِ ماتم ہے ۷۰
ہر شہد سے جو شہد ہے میٹھا وہ یہی ہے ۱۵۳
ہر شے ہو مرے واسطے پیغامِ محبت ۳۵۴
ہر صوبے میں ہیں جس کے نبی پنج ہزاری ۴۵۰
ہر طرح سے تیار ہوں خدمت کو تمہاری ۱۷۸
ہر طرف سے آ رہی ہے یوں جوڑ روز کی صدا ۳۰
ہر طرف ہوتی ہے سعدی گل فشانی آپ کی ۲۹
ہر عمل کے لیے ہے ردِ عمل ۳۲۰،۴۳۱
ہر غنچے کی چٹک جہاں لطفِ نوائے راز دے ۲۳۰
ہر قدم پر رہِ منزل میں ہے افتاد بھی ساتھ ۳۸۶
ہر قوم پائے بندِ رسوم و قیود ہے ۴۱۷
ہر کسی کو بزمِ ہستی میں ہے رونا موت کا ۲۸۷
ہر کسی کے پاس یہ دکھڑا نہ رونا چاہیے ۴۰
ہر کلی گل ہو کے اس کی زینتِ دستار ہو ۹۲
ہر کوئی تحسیں کہے، ایسی طبیعت چاہیے ۱۴۴
ہر کہ بر خاکِ مزارِ پیر حیدر شاہ رفت ۵۲۰
ہر کہ شد شیدائے حسنت، عاقل و فرزانہ شد ۳۲۷
ہر گہرباری پہ مائل تو جو اے دستِ کرم ۹۱
ہر گھڑی ایک نیا دہر بنا تا ہے خیال ۲۳۴
ہر گھڑی اے دل نہ یوں اشکوں کا دریا چاہیے ۴۰
ہر گھوڑے نے مجلس میں دلیلوں کو سراہا ۱۳۸
ہر لحظہ ذکر و فکر میں درپ بتا ہے آج ۳۵۴

ہر محکمے میں عہدے تقسیم ہوں برابر ۴۱۵

ہر نفس پیچیدہ ہے مانندِ دُودِ شمعِ طور ۹۰

ہر ہر ورق سیاہ بیاضِ حیات کا ۶۰

ہرا بھرا نظر آئے یہ بوستاں مجھ کو ۲۲۹

ہرا ہو گیا ہوں، بھلا چاہتا ہوں ۳۰۳

ہری قمیص پہ گویا سفید پگڑی ہے ۱۸۰

ہری کھیتیاں جو نظر آ رہی ہیں ۱۵۴

ہزار بار سنی ہے وہی 'نہیں' میں نے ۲۲۱

ہزار شکر کہ اک انجمن ہوئی قائم ۳۳

ہزار شکر کہ یاروں کو مل گئی توفیق ۴۸۶

ہزار عیب سے یہ ایک عیب ہے بڑھ کر ۱۸۰

ہزار گردش رہی فلک کو، مگر یہ تارے بہم رہے ہیں ۲۹۲

ہزار مشکل سے اس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر ۳۳۲

ہزاروں دشت اک گوشے میں اس دامن کے نکلے ہیں ۲۹۱

ہزاروں دوست ہیں، پر اس طرح سے جیتا ہوں ۳۴۳

ہزاروں ڈھنگ اظہارِ تمنا کے نکالے ہیں ۲۹۹

ہزاروں کلیجے کو تھامے ہوئے ہیں ۲۹۶

ہزاروں نقش مٹے اک ترے بنانے کو ۲۹۴

ہست ہر سطرِ کتابش دل ربا ۵۱۰

ہست ہر شعرِ تو منظورِ نگاہِ انتخاب ۵۰۷

ہستیِ انساں غبارِ خاطرِ آرام ہے ۳۶

ہستی کے خیاباں میں ہر پھول زلیخا ہے ۳۱۹، ۴۳۰

ہشیار ہے کبھی، اے غافل نہ سمجھنا ۱۵۲

ہل گیا عرشِ معظم بھی تری فریاد سے ۴۴

ہلا رہی ہے سرِ شاخِ گل کو موجِ ہوا ۲۲۶

ہلال وار اگر منہ میں دو زبانیں ہوں ۳۳

ہلائی اس نے زنجیرِ درِ مے خانہ یہ کہہ کر ۲۰۶

ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے ۶۲

ہلکا ہلکا اک دوپٹا صندلی زیبِ بدن ۱۶۰

ہلکی ہلکی بام پر نکھری ہوئی وہ چاندنی ۱۶۰

ہلکی ہلکی پان کی سرخی لبِ گل رنگ پر ۱۶۱

ہم اپنے لب سے مانگ کے دیتے ہیں دم تجھے ۵۱

ہم بھی آخر خدا کے ہیں بندے ۱۸۱

ہم بھی اٹھیں گے ساتھ جو تیری کسک گئی ۵۷

ہم بھی اس سنگ میں رہتے ہیں شرر کی صورت ۲۷۳

ہم تجھ پہ صدقے جائیں، تو ہم پر نثار ہو ۵۰

ہم تجھے ابرِ سخا، بحرِ عطا کہنے کو ہیں ۹۱

ہم تم کو بتاتے ہیں، سنو بات ہماری ۱۵۲

ہم تو اس بات پہ ہنستے ہیں کہ رونا ہوگا ۲۶۹

ہم تو اسیر ہیں خمِ زلفِ کمال کے ۲۳۶

ہم تو فقیر تھے ہی، ہمارا تو کام تھا ۴۱۹

ہم تو مٹ جائیں گے معمورۂ ہستی سے مگر ۱۱۶

ہم جانتے ہیں میم کے پردے میں کون ہے ۳۰۰

ہم جسے کہتے ہیں ہستی، ہے وہ کیا تفسیرِ حسن؟ ۱۸۹

ہم جو خاموش تھے اب تک تو ادب مانع تھا ۱۱۵

ہم چھپے آشکار ہونے کو ۲۷۶

ہم دعائیں تجھے اے آورسا دیتے ہیں ۲۴۱

ہم دولتِ قاروں کے لیے جھوٹ نہ بولیں ۵۴۲

ہم رکابی کو آ رہی ہے ظفر ۴۷

ہم سخن ہونے کو ہے معمار سے تعمیر آج ۸۸

ہم سفر آخر تری بو کی تری رنگت ہوئی	۲۰۰
ہم سکّے اور دھات کے وہ اور دھات کے	۴۱۸
ہم سمجھتے ہیں ثباتِ زندگی پیکر سے ہے	۳۹۰
ہم سمجھے ہیں اسے وائے غلامی میں بڑائی	۱۴۸
ہم صریرِ خامہ کو بانگِ درا کہنے کو ہیں	۹۰
ہم صفیرو تم مری عالی نگاہی دیکھنا	۲۹۷
ہم عنانِ عصرِ حاضر، عاشقِ عہدِ کہن	۲۳۲
ہم فقط اشترک و گاؤ و خر و بزہ و میش	۴۵۳
ہم فنا ہو کے بھی فنا نہ ہوئے	۲۷۳
ہم کریں اس کام کو سو کام اپنے چھوڑ کر	۸۵
ہم کلامی ہے غیریت کی دلیل	۱۹۰
ہم کو اقبال معصیت میں مزا ملتا ہے	۲۶۹
ہم کو تسلیاں دلِ آشفتہ کار دے	۶۲
ہم کو نہیں ہے مذہبِ اسلام سے عناد	۴۲۵
ہم کہیں جائیں، کسی کام کو جائیں، لیکن	۲۶۵
ہم کہیں کچھ تو کہے جائیں، انہیں کیا پروا	۱۱۶
ہم کہیں وا ورے اسلام صداقت تیری	۳۶۵
ہم گاڑیاں انسان کی کھینچیں، یہ غضب ہے	۱۴۸
ہم گراں جان کے لائے تھے عدم سے بلبل	۴۰۲
ہم مرد توانا ہیں کوئی حیز نہیں ہیں	۵۴۰
ہم مرد ہیں غیروں کا سہارا نہیں لیتے	۵۴۱
ہم مرد ہیں محنت سے کبھی جی نہ چرائیں	۵۴۱
ہم مسلمانوں سے غیرت میں کوئی بڑھ کر نہیں	۴۴
ہم مسلمانوں میں ایسی مولویت عام ہے	۸۲
ہم موت مانگتے ہیں، وہ گھبرائے جاتے ہیں	۴۳۵
ہم نشیں رونا ہمارا کچھ نیا رونا نہیں	۱۴۳
ہم نشیں کس لیے جینے کی دعا دیتے ہیں	۲۳۱
ہم نوا لذتِ آزادیِ پرواز کہا	۳۱۲،۳۱۳
ہم نہ بولیں تو خامشی کہہ دے	۷۴
ہم نے اقبال عشق بازی کی	۲۷۶
ہم نے اقبال کو بہت ڈھونڈا	۲۸۲
ہم نے تو بزرگوں کی بھی عزت ہے گنوائی	۱۴۷
ہم نے سو بار کہا قوم کی حالت ہے بری	۱۱۶
ہم نے سو راہ اخوت کی نکالی لیکن	۱۱۷
ہم نے کیا جانے کیا بگاڑا ہے	۱۸۱
ہم نے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا	۱۱۷
ہم نے مانا قطرۂ بے پر نہیں ہستی تری	۳۸۱
ہم نے نالوں میں چھپا رکھا ہے محشر کا جواب	۲۵۰
ہم نے یہ مانا کہ مذہب جان ہے انسان کی	۱۹۵
ہم وطن، غربت میں آ کر مل گئے	۳۱۳
ہماری بزم کی یکبار بڑھ گئی توقیر	۸۲
ہماری بزم میں اے خضر! مر جانے کی باتیں ہیں	۲۷۲
ہماری شوربختی کا اثر اتنا تو ہو یارب	۴۳۸
ہماری عظمتِ دیرینہ کے مزار رہے	۳۶۸
ہماری قوم پہ یارب وہ پھونک دے افسوں	۳۴
ہماری قوم کا ہر فرد قوم پر مفتوں	۳۴
ہمارے چھالے ہمیشہ پسندِ خار رہے	۳۶۷
ہمارے حق میں تو جینا بتر ہے مرنے سے	۴۱۶
ہمارے ہاتھ میں آ جائے گا زرِ مکنوں	۳۴
ہمائے اوجِ سعادت ہو آشکارا اپنا	۳۳۲

ہمت تو میری، بحر کی ہمت سے کم نہیں ۱۴۲
ہمت کے اس کمال پہ کی سب نے آفریں ۱۴۲
ہمت یہ ہے دوسروں کا ہاتھ بٹائیں ۵۴۱
ہمہ اشتیاق ہوں میں ہمہ انتظار ہوں میں ۵۴۲
ہمہ تن پائے دررکاب ہے تو ۶۴
ہمہ تن شوقِ ہوائے عربستاں ہونا ۱۰۹
ہمہ تن کاسۂ سوال ہے تو ۶۵
ہمہ حسرت ہوں سراپا غم بربادی ہوں ۱۱۲
ہمیشہ ماتمِ ملت میں اشکبار ہوں میں ۳۸۷
ہمیشہ وردِ زباں ہے علی کا نام اقبال ۲۷۴
ہمیں سے اچھی نہیں یہ باتیں، خدا کی رہ میں بھی کچھ دیا کر ۳۳۴
ہمیں شانِ محنت کی دکھلا رہی ہیں ۱۵۴
ہمیں معلوم ہے اے دل، جہاں کے رہنے والے ہیں ۲۹۸
ہمیں نئی مدنیت سے آشنا کر کے ۴۴۰
ہمیں یادِ وطن! کیا پیش آنا ہے خدا جانے ۲۸۰
ہند سے جاتی ہے سوئے اصفہاں انگشتری ۱۰۱
ہند کا داتا ہے تو تیرا بڑا دربار ہے ۱۲۵
ہند کی کیا پوچھتے ہو اے حسینانِ فرنگ ۴۲۴
ہند کے بت خانے میں کعبے کا تو معمار تھا ۳۹۴
ہند میں پیدا ہو پھر عباسیوں کی سرزمیں ۱۳۳
ہند میں دوری کی نسبت ہے مرا کو سے مجھے ۳۵۹
ہند والے بھی کبھی رکھتے تھے جانِ دردمند ۳۵۶
ہندو کی رگ میں خونِ شجاعت ہے موجزن ۴۵۷
ہندو کی سیاست ہے کہ دکانِ ظرافت ۴۵۶
ہندو ہیں پیڈ افسر مسلم ہیں آنریری ۴۱۵

ہندوستاں پہ لطف نمایاں ضرور ہے ۳۵۳
ہندوستاں کی تیغ ہے فتاحِ ہشت باب ۳۵۲
ہندوستان لکھ دیں ماتھے پہ اس صنم کے ۲۲۴
ہندوستاں میں آئے ہیں کشمیر چھوڑ کر ۳۱۴
ہندوستاں میں جزوِ حکومت ہیں کونسلیں ۴۱۹
ہندی ناداں ہیں کہ چلاتے ہیں ۴۲۷
ہنر کو اپنے مصور نہ پھر دکھا سکتا ۱۸۰
ہنس کر دیا جواب کہ اللہ رے آرزو ۱۳۱
ہنس کے پوچھا اس صنم نے، کون ہے تیرا رقیب ۲۳۷
ہنس کے فرمانے لگے یہ انجمن کا کام ہے ۸۵
ہنس کے ملنا رام کر لیتا ہے ہر انسان کو ۱۴۴
ہنستا ہوں قصۂ اَرِنی گوئے طور پر ۲۸۳
ہنسی بھی کچھ کچھ نکل رہی ہے، مجھے بھی محشر میں تاکتی ہے ۳۳۴
ہنگامۂ امروز کا مفرور سپاہی ۴۴۳
ہنگامۂ دعا میں مرا سر قبول ہو ۳۵۰
ہو آہوئے مشکیں کہ چکارا نہیں لیتے ۵۴۱
ہو آشیاں کے قابل یہ وہ چمن نہیں ہے ۱۹۸
ہو اگر پنہاں تری ہیبت سے ڈر کر زیر خاک ۱۳۵
ہو اگر فرصت نہ مجھ کو اور سے چھوا کے دوں ۸۵
ہو اگر یوسف مرا زحمت کشِ چاہِ الم ۱۲۶
ہو پشیماں عشق پر اپنے جو پہچانے تجھے ۲۰۰
ہو ترا عہدِ مبارک صبحِ حکمت کی نمود ۱۳۳
ہو تنازع کوئی دیوانی تو وہ مدفون ہے ۳۱۸
ہو ٹکڑے ٹکڑے ٹوٹ کے اے رشتۂ نفس ۴۹
ہو جائے جو ظالم کے قبیلوں میں لڑائی ۱۳۸

ہو چشمِ معدلت کے ستارے کی روشنی	۵۴
ہو چکا اے قوم تیرا آشیاں برباد اب	۷۵
ہو چھپانے کی نہ جو بات چھپاؤں کیوں کر	۱۰۴
ہو خسِ خشک آشیاں کے لیے	۷۴
ہو خطا کاری کا ڈر ایسے مدبر کو کہاں	۳۳۱
ہو خود جو ہیچ، کیا وہ کسی کا بھلا کرے	۱۴۱
ہو رگِ جانِ مفلسی نہ کہیں	۶۸
ہو رموزِ بے دلی کی ترجماں انگشتری	۱۰۱
ہو رہے گا مری قسمت میں جو ہونا ہوگا	۲۶۹
ہو سفر میں ترا خدا حافظ	۴۹
ہو سکا کب یہ مرے پھوٹے مقدر کا جواب	۲۵۰
ہو سوگوار آج خواتینِ ہند تم	۵۵
ہو شرابِ حبِ قومی میں اگر سرشار تو	۲۰۳
ہو شگفتہ ترے دم سے چمنِ دہر تمام	۲۸۴
ہو شوقِ سیرِ گل اگر، ایسا چمن تلاش کر	۲۳۰
ہو طلائی استرا اس کے لیے	۵۲۷
ہو طوفِ شمعِ غم تجھے دیوانہ وار آج	۵۳
ہو قناعت جو زندگی کا اصول	۲۷۳
ہو کس طرح بھلا تو اس نقشِ پا سے غافل	۱۲۹
ہو کے دنیا ہی سے تیرا آشنا جاتا ہوں میں	۴۰۱
ہو گئی آزاد احسانِ شہِ خاور زمیں	۱۳۱
ہو گئی پھر کیوں یتیمی صید بازوے بے کسی	۳۹
ہو گئی رخصت مسرت، غم مرا ہمدم ہوا	۲۱۸
ہو گئی کاشانۂ فطرت سے حکمت گوشہ گیر	۳۹۲
ہو گئی ہے گل کی پتی سے بھی نازک تر زمیں	۱۳۵
ہو گئی ہے مادیانِ قادیاں اس پر سوار	۳۵۰
ہو گئے کھیل لڑکپن کے فراموش مجھے	۱۶۸
ہو گھاس نہ پیدا تو یہ رکھتا ہے ذخیرا	۱۵۰
ہو گیا آخر سپتا بھی مع اسباب تنگ	۳۲۴
ہو گیا اقبال قیدی مغلِ گجرات کا	۲۳۰
ہو گیا پابند مینا بادۂ گلگوں مرا	۳۳۵
ہو گیا زخمِ دلِ بنگال آخر مندمل	۴۱۴
ہو گیا عارضِ خاتونِ فلک بے پردا	۱۷۷
ہو گیا غائب کہاں اپنے چمن کا راز دار	۳۲۸
ہو گیا میری جبیں سے بت پرستی کا ظہور	۴۳۳
ہو گیا ہم کو یقیں شامت ہے آئی آپ کی	۳۱
ہو گیا ہے قید سے کچھ پیار سا پیدا مجھے	۲۸۶
ہو لبِ نانِ مفلسی نہ کہیں	۶۸
ہو مسلماں جس گھڑی مسجد میں معروفِ نماز	۳۶۱
ہو ملکِ نیستی میں جو تیرا گزر کہیں	۶۰
ہو موت میں حیات، ممات اس کا نام ہے	۵۶
ہو مہر میں وہ نور، نہ وہ ضو قمر میں ہو	۵۴
ہو نہ اپنی عزت افزائی کی تجھ کو آرزو	۲۰۳
ہو نہ اتنا بھی تو جھوٹا دعویِ اسلام ہے	۸۵
ہو نہ افسردہ اگر بل گئی تعبیر تری	۳۸۵
ہو نہ برق افگن کہیں اے طائرِ رنگِ حنا	۱۰۱
ہو نہ تقدیر مساعد تو کرے کیا تدبیر	۳۷۴
ہو نہ جائے پردۂ انوارِ حق تیرا نقاب	۲۳۸
ہو نہ محبوب سے جدا کوئی	۴۸
ہو نہ مرہونِ ساعت جس کی آوازِ قدم	۳۹

ہو نہ یہ پانی تو پھر سرسبز ہو کیوں کر زمیں ۱۳۴
ہو ہو کے پرزے خارِ غم سینہ سوز سے ۵۹
ہو ہی جاتا ہے مصیبت میں پرایا اپنا ۱۱۷
ہو یقیں زندہ تو پھر حیدرِ کرار ہے تو ۳۵۸
ہو یقیں مردہ تو سگ تجھ سے ہے بہتر سو بار ۳۵۸
ہو یہ بھی نہ دنیا میں تو کس کام کا جینا ۱۷۸
ہوا اپنے خیمے کی جانب رواں ۳۴۰
ہوا اک بار پھر داخل وہ اس ٹوٹے ہوئے گھر میں ۱۵۶
ہوا بیکار کی آخر اجاڑے گی گلستاں کو ۲۱۴
ہوا جس سے شعلوں میں پیدا چمن ۳۳۸
ہوا جس سے کچھ کچھ مجھے حوصلا ۱۸۵
ہوا جسم بے سایہ بن کر عیاں ۳۳۸
ہوا جہاں کی ہے بیکار آفریں کیسی ۳۰۹
ہوا خاک میں اے ہوائے محبت ۳۰۴
ہوا خوار و زبوں کس کے ستم سے ۵۰۰
ہوا خواہِ قوم میں نا صبور ۵۱۱
ہوا رفیقِ اجل اشتیاقِ آزادی ۳۸۲
ہوا کے نم سے ہوئی نرم سرو کی ٹہنی ۲۲۶
ہوا میں جینے سے بیزار جب تو فرمایا ۴۱۶
ہوا میں کھیلتے پھرتے ہیں، چہچہاتے ہیں ۲۲۶
ہوا میں جانبِ یثرب روانہ ۵۰۲
ہوا ہے غیر کی محفل میں جا کے تو رسوا ۴۳۳
ہوائیں چومتی آتی تھیں پہنائے سمندر کو ۱۵۶
ہوائے امتیازِ ملت و آئیں کی موجوں نے ۲۱۴
ہوتا یہی ہے حالِ دلِ داغدار کا ۱۲۶
ہوتی جائے گی تجھے آگاہی اسبابِ درد ۲۱۰
ہوتی نہیں ہے ہم کو جنگ و جدل سے سیری ۴۱۵
ہوتی ہیں آشکار محبت کی خوبیاں ۱۶۷
ہوتے ہیں اس سے عقل و نظر پاک ۴۹۴
ہوتے ہیں ان کے سامنے شیروں کے رنگ زرد ۳۵۱
ہوتے ہیں سو جواب سوالِ وصال کے ۲۴۵
ہوسِ قید ہو بلبل کو تو صیاد بہت ۳۷۷
ہوش بھی جس پر پھڑک جائیں وہ سودا اور ہے ۲۵۵
ہوشیاری اسی کی مستی ہے ۲۷۳
ہوگا کوئی ہم سفر نہ میرا ۴۸۸
ہو گئی شرحِ رموزِ اتحادِ حسن و عشق ۲۶۸
ہونے لگا گھوڑوں کا بڑی دھوم سے جلسہ ۱۴۷
ہونے والا ایک دن ہے عیشِ دنیا کا فشار ۱۶۴
ہوں یہ تبدیلِ قوائی فارسی میں نغمہ خواں ۱۰۱
ہوں جماعت میں شرارت کرنے والے بھی اگر ۱۴۵
ہوں عیاں سب پہ مگر پھر بھی ہیں اتنی باتیں ۱۰۶
ہوں فرشتے بھی فدا جن پر یہ وہ انسان ہیں ۴۵
ہوں کبھی اس شاخ پر میں اور کبھی اس شاخ پر ۲۴۰
ہوں مریدِ خاندانِ خفتۂ خاکِ نجف ۱۲۷
ہوں نفس در کفن مثالِ سحر ۶۸
ہوں وہ بیکس کہ ڈرتا رہتا ہوں ۶۸
ہوں وہ بیمار جو ہو فکرِ مداوا مجھ کو ۱۰۵
ہوں وہ مضمون کہ مشکل ہے سمجھنا میرا ۱۰۵
ہوں وہ ناداں، ڈر سے زیرِ دامِ پنہاں ہو گیا ۲۳۹
ہوئی جس سے توحید عالم فروز ۳۳۸

ہوئی خبر ترے حسن و جمال کی جب سے ۳۶۶
ہوئی ختم حسرت پہ بزم شبانہ ۴۰۹
ہوئی خوں فشاں چشم گرداب ایسی ۷۹
ہوئی سال تاریخ کی جب تلاش ۵۱۱
ہوئی غم کی عادت کچھ ایسی مجھے ۱۰۳
ہوئی ہے سرمۂ آواز گو لذت خموشی کی ۲۱۱
ہوئے محو تسبیح مرغان صبح ۳۳۶
ہوئے ہیں رونق محفل جناب ولیم بل ۸۱
ہوئیں آنکھیں جو اعجاز تخیل کی تماشائی ۱۵۶
ہے آسماں پر نظر اس بدنصیب کی ۱۴۱
ہے ابھی امت مرحوم کا رونا باقی ۱۱۲
ہے ابھی جن کے لیے رفتار کی لذت نئی ۳۸۸
ہے اثر طومار کا جب قصۂ کوتاہ میں ۳۶۳
ہے اسی آوارگی میں عز و شان اہل درد ۱۲۳
ہے اسی اخلاص کے سجدے سے قائم ہر زمیں ۱۳۴
ہے اسی تثلیث فی التوحید کا سودا مجھے ۲۸۸
ہے اسی دنیا میں ہوتا امتحان اہل درد ۱۲۰
ہے اسی میں بھید عزت کا اگر سمجھے کوئی ۱۴۵
ہے اسے شوق ابھی اور نمایاں ہوں میں ۱۰۵
ہے اقامت طلب جدار مری ۷۵
ہے اگر ممکن کہیں تو ظلِ ''ظل اللہ'' میں ۳۶۳
ہے امیں اعجاز عیسیٰ کی کہ افسوں گر زمیں ۱۳۰
ہے اندھیرے میں فقط مولوی صاحب کی نمود ۴۲۰
ہے انہی لوگوں کی ہمت پہ بھروسا اپنا ۱۱۸
ہے اہل صفا کا سینہ روشن ۴۳۵

ہے اے زہیر تیری ملامت بجا! درست ۳۳۵
ہے بٹالے کے گلے میں ریسمان قادیاں ۳۵۱
ہے برائی سی برائی! اکام کل پر چھوڑنا ۱۳۴
ہے بسیرا اک نئی ڈالی پہ مدت سے مگر ۲۸۷
ہے پر پروانہ سے کار لب گل گیر آج ۸۹
ہے پریشاں باد ناکامی سے گیسوئے مراد ۹۷
ہے پسند خاکروباں شعر خوانی آپ کی ۲۹
ہے پسینے سے نمایاں مہر تاباں کا اثر ۴۲
ہے تجارت کا بھی کالم کیا مفید ۷۷
ہے تجھ میں خوئے شمع تو پروانہ بن کے میں ۷۶
ہے تجھے کچھ فرش پر اس کو گرانے میں مزا ۲۱۰
ہے تری ذات مبارک حل مشکل کے لیے ۴۰
ہے تری منت طلب میری بہار شاعری ۳۳۶
ہے ترے دم سے شرار آباد، خاکستر مری ۳۳۵
ہے ترے عجز خوشامد زادہ سے نفرت مجھے ۲۰۹
ہے ترے عشق کا ہے خانہ عجب بے خانہ ۱۱۰
ہے ترے نور خفی سے محفل افروزی مری ۳۳۶
ہے تصدق مری یتیمی پر ۷۳
ہے تمنا فزا ہوائے جہاں ۷۱
ہے تو فلک پہ نور ترا دور دور ہے ۱۳۷
ہے جس طرح کا شہنشاہ اسی طرح کے وزیر ۸۱
ہے جسارت آفریں شوق شہادت کس قدر ۳۸۸
ہے جو پیشانی پہ اسلام کا ٹیکا اقبال ۳۱۵
ہے جو دل میں نہاں، کہیں کیوں کر ۷۰
ہے جو ہر لحظہ تجلی گہ مولائے جلیل ۳۱۴

ہے چاند کے کمال کو خطرہ زوال کا ۱۳۹
ہے چھری ان کے لیے پتا ہر اک شمشاد کا ۲۳۹
ہے خارزارِ غربت تیرے لیے یہ شیشہ ۱۲۸
ہے خبر تاروں میں لیکن آمدِ خورشید کی ۳۸۰
ہے خطِ دستِ کرم میرے نفس کا تار کیا ۹۴
ہے خموشی بھی مری سائل تری امداد کی ۴۱
ہے خواب کی پیامی چشمِ کشودہ جن کی ۳۷۵
ہے خوب صفائی شہروں کی اور پارک بھی بنتے جاتے ہیں ۴۱۷
ہے دخانِ شمعِ محفل سرمۂ تسخیر آج ۸۹
ہے دم بدم تغیر احوالِ زندگی میں ۴۴۳
ہے دماغوں کی لطافت کچھ اسی کا سوز و ساز ۸۶
ہے دو روحوں کا نشیمن پیکرِ خاکی مرا ۴۹۵
ہے دولتِ جاوید پسینے کی کمائی ۵۴۱
ہے روش اس کی پسندِ خاص و عام ۷۷
ہے ریت عاشقوں کی تن من نثار کرنا ۲۲۵
ہے زباں مائلِ ترانۂ شوق ۱۹۱
ہے زندگی بھی جسے پروردگار دے ۶۲
ہے زور دیا آپ نے انساں کے ستم پر ۱۴۹
ہے زیارت کی تمنا، المدد اے سوزِ عشق ۱۲۳
ہے سراپا طور عکسِ روئے روشن سے ترے ۱۳۳
ہے سرود آموز بلبل نالۂ موزوں مرا ۳۳۵
ہے سکوں ناآشنا طبعِ جہانِ اہلِ درد ۱۲۱
ہے سلطنت جس کی دفن دلی میں خود وہ کابل میں سو رہا ہے ۳۰۷
ہے سوئے منزل رواں ہونے کو اپنا کارواں ۹۰
ہے شگفتہ صورتِ طبعِ سخن گستر زمیں ۱۳۰
ہے شنید آج چشم دید ہے کل ۶۴
ہے شہنشاہی جو طفلی تو ہما تاثیر ہے ۳۸
ہے شیخ کم زباں تو برہمن زباں دراز ۴۱۹
ہے صدا تکبیر کی گویا اذانِ اہلِ درد ۱۲۲
ہے صداقت بھی، سعادت بھی وہاں تصویرِ حسن؟ ۱۸۹
ہے ضعیفوں کو سہارے کی تمنا تجھ سے ۱۱۸
ہے عبث اے برق تجھ کو میرے حاصل کی تلاش ۳۰۶
ہے عقلِ فرومایہ، جہانگیر تجھی سے ۴۷۱
ہے عیاں جس قدر چھپاتے ہیں ۷۴
ہے عیاں معنیِ لولاک سے پایا تیرا ۱۱۲
ہے غضب کی بے کلی اپنے نشیمن میں مجھے ۱۹۳
ہے غلط شکوہ کہ ملتا نہیں استاد کوئی ۳۷۸
ہے فروغِ دو جہاں داغِ محبت کی ضیا ۱۰۸
ہے قوم جسم، سلطنت اس میں ہے مثلِ روح ۴۲۱
ہے قیام بحرِ ہستی جزر و مدِ امید کا ۳۶
ہے قید میں انساں کی راحت ہی سراسر ۱۵۰
ہے کسی کو کامِ دل حاصل کوئی ناکام ہے ۳۷
ہے کشش پر مدار ہستی کا ۲۶۱
ہے کلیجا فگار ہونے کو ۲۷۵
ہے کمی ایک، کہوں تم سے جو ہو فاش نہ راز ۳۷۷
ہے کوئی اور جگہ منزلِ ہنگامۂ شوق ۴۹۲
ہے کوئی چیز فتنہ خو دل میں ۶۷
ہے کوئی مشکل سی مشکل راز داں کے واسطے ۹۵
ہے گلِ گلزارِ محنت کے عرق سے سلطنت ۱۳۴
ہے گل و لالہ کی صورت تو انہی سی لیکن ۲۸۵

ہے لب پیرِ فلک پر مصرعِ موزونِ شب ۲۰۵
ہے لب جمنا پہ گویا مہرِ روشن خواب میں ۵۴۴
ہے مثالِ عاشقاں آتش بجاں انگشتری ۱۰۱
ہے مجھے اعتبار ہونے کو ۲۷۶
ہے مجھے دامنِ کہسار میں سننے کا مزا ۱۷۵
ہے محبت میں وہ قوت کہ بنے سنگ بھی موم ۳۵۷
ہے مدلل رائے اس اخبار کی ۷۷
ہے مروت کی صدف میں گوہرِ تسخیرِ دل ۱۳۴
ہے مصنف محل بندِ گلشنِ معنی اگر ۵۰۹
ہے مگر بادِ مخالف نغمہ خوانی آپ کی ۲۹
ہے مگر قومِ نصاریٰ یار جانی آپ کی ۳۱
ہے ملک سے اور قوم سے کیا تم کو سروکار ۴۵۹
ہے موت سے مومن کی نگہ روشن و بیدار ۵۲۴
ہے میری زباں پر یہ دعا چور ہوا لیا ۵۲۸
ہے نانِ جویں مرغ و مزعفر سے زیادہ ۵۳۱
ہے نسیمِ جہاں خزاں پرور ۷۱
ہے نہاں جن کی گدائی میں امیری سب کی ۱۱۹
ہے وہ گلبانگ درائے کاروانِ اہلِ درد ۱۳۴
ہے وہی آزار میرا، ہے وہی تیرا علاج ۴۷۸
ہے وہی اخترِ جبین کہکشاں کے واسطے ۹۵
ہے وہی خم جو کبھی خنجر، کبھی ابرو ہوا ۳۸۱
ہے ہلالِ عید اپنا ناخنِ تدبیر آج ۸۹
ہے یتیموں پر عنایت انتہا اسلام کی ۳۶
ہے یقیں پھر جائے گا جب دیکھ لے گا وہ صنم ۲۳۷
ہے یہ توحید اور میں عیسائی ۳۹
ہے یہ طلسمِ آب و گِل، پیکرِ نا تمام ابھی ۴۶۰
ہے یہ منزل ہی دل پذیر ایسی ۴۸۷
ہے یہاں شانِ امارت، پردہ دارِ شانِ فقر ۳۳۱
ہے یہی نغمہ لبِ طفلی ۶۴
ہے یہیں پوشیدہ وہ دارفتۂ فصلِ بہار ۳۲۹
ہیں اس کی محبت سے لبریز تری آنکھیں ۴۷۸
ہیں بہت دشمن کہیں دھوکا نہ دے جائے کوئی ۹۷
ہیں ترے خم میں نہاں صد حلقۂ دامِ فنا ۳۴۶
ہیں تیرے مقابل میں فرشتے بھی عرقناک ۴۸۲
ہیں جو فسونِ فرنگ، ان سے نگہ نہ رکھو دریغ ۴۶۵
ہیں جہاں کو غموں کے خار پسند ۷۱
ہیں بھی ایک کہ ہے سب کا فرنگی معبود ۴۵۴
ہیں فلک کی انجمن میں جب تک انجم محوِ رقص ۳۶۴
ہیں مجھے شکوے ہزاروں چرخِ کج رفتار سے ۱۲۵
ہیں مرے سینے میں بھی پوشیدہ زخمِ بے رفو ۲۰۱
ہیں یہاں اک دوست کالج کے زمانے سے مرے ۸۵

ی

مصرع	صفحہ	مصرع	صفحہ
یا پنجہ شہباز میں نخچیر کی فریاد	۴۷۳	یاد فرماں نہ ترا اور نہ خدا کا کہنا	۱۱۵
یا پیار ہے گلشن کے پرندوں کی صدا سے؟	۱۵۱	یاد قد موزوں کے لیے جھوٹ نہ بولیں	۵۴۲
یا تیر بن کے میرے کلیجے سے پار ہو	۴۹	یادگار سیدہ والا گہر	۵۲۴
یا حیلہ روباہی یا حملۂ شیرانہ	۴۹۱	یاد گل آتی ہے یا آتا ہے ڈر صیاد کا	۲۴۰
یارم از کشمر فرستادست چار انگشتری	۱۰۱	یاد گلشن ہے زباں پر، لب پہ ذکر آشیاں	۲۴۰
یا سطوت سلطانی یا طبع فقیرانہ	۴۹۱	یاد ہے تجھ کو کہ تو گل در گریباں تھا کبھی	۳۵۶
یا شیوہ درویشی، یا ہمت سلطانی	۴۹۱	یادگار فاتحان ہند و اندلس ہو تمہیں	۹۸
یا صدائے نغمہ مرغ سحر کا زیر و بم	۳۹	یار جانی کہیں نہیں ملتا	۲۷۶
یا عقل کی محرومی یا دل کی جہاں گیری	۴۹۱	یار را ساغر بکف انگشتری در دست یار	۱۰۱
یا کوئی تفسیر رمز فطرت انساں ہے یہ	۱۷۴	یاس نقشہ جمائے جاتی ہے	۶۷
یا کہ ہے کوئی مقام پر خطر	۴۷۱	یاس و امید کا ملاوا ہے	۷۲
یا کھینچ کے لاتا ہے اسے سیر کا چسکا؟	۱۵۱	یاں تو چلمن کی جھلک سے اور بڑھ جاتا ہے شوق	۱۸۸
یا لب بام اٹھا نقاب، یا در بستہ باز کر	۴۶۴	یاں تیرے بتوں میں ہے اک جلوۂ یزدانی	۴۸۳
یا محمد کہہ کے اٹھتا ہے وہ اپنے کام سے	۴۲	یاں خموشی زبان ہے گویا	۲۶۱
یا نافہ غزال ہوا ہے ختن سے دور	۳۱۳	یاں خموشی گناہ ہے ایسی	۴۸
یا نمایاں ہے کسی گرتی ہوئی دیوار میں	۳۷۰	یاں سمندر رکھ دیا اور واں سمندر رکھ دیا	۲۳۷
یاد آتا ہے پرانا آشیاں اپنا مجھے	۲۸۷	یاں کبھی باد خزاں کا رنگ جم سکتا نہیں	۹۲
یاد ایام سلف تو نے مجھے تڑپا دیا	۳۹	یثرب کا چاند جس دم اپنے وطن سے نکلا	۱۲۹
یاد ایام سلف فخر اب وجد بے کار	۳۸۴	یعنی انجم بھی ہوں اور جلوۂ مہتاب بھی ہو	۳۶۵
یاد ایام گزشتہ مجھے شرماتی ہے	۳۱۴	یعنی برس کے کھیت کو اس کے ہرا کروں	۱۴۱
یاد دنیا کی کہاں باقی ہے اے اہل عدم	۲۸۷	یعنی بقا کے ساتھ ہے قید فنا لگی	۲۶۰

یعنی تیرے سحر سے پیدا ہوا افسوں مرا ۳۳۵
یعنی جو آگ تاڑ کو لگا دیتا ہے ۲۳۴
یعنی صنم کدے میں شانِ حرم دکھا دیں ۲۲۴
یعنی ظلمت خانہ مارا سراپا نور کن ۳۱۷
یعنی مثلِ عریاں ہوں اور نادیدہ ہوں ۲۳۱
یعنی مے پی ہے تیز سن و تو کی تو نے ۲۰۶
یعنی نواب بہاول خاں، کرے جس پر فدا ۱۳۱
یعنی وہ چاندی کے طائر، بے پر و بے آشیاں ۲۰۹
یعنی ہر شے توسنِ ادراک کی مہمیز ہے ۲۱۰
یعنی ہشیار گیا اور میں سرشار آیا ۱۱۰
یعنی ہے یک جہتی اس کی حکومت کا شعار ۴۲۷
یقیں ہے راہ پہ آئے گا طالع واژوں ۳۳
یکا یک دکھائی دیا چاندنا ۱۸۵
یکتا ہے، بے مثال ہے اور لا جواب ہے ۱۳۹
یورپ سے برابری کی ٹھہراتے ہیں ۴۲۷
یوسف علم استم و پنجاب کنعان من است ۹۲
یوسفِ غم زینتِ بازارِ جاں ہونے لگا ۳۵
یوسفِ معنی کا یہ بازار ہے ۷۷
یونہی بنی رہے محفل مرے احبا کی ۲۲۹
یونہی بجوذ کرِ خدا، آ گیا ۳۳۰
یوں بگڑنا میری خود بینی پہ اب زیبا نہیں ۲۸۷
یوں ترے چھننے سے دل میں ہے تمنا کی نمود ۲۱۰
یوں تو اس دنیائے دوں میں سیکڑوں امراض ہیں ۸۸
یوں تو اس عالم کے ہر ذرے سے اگتا خار ہے ۲۱۹
یوں تو اے صیاد، آزادی میں ہیں لاکھوں مزے ۲۵۶
یوں تو پالنے آتے ہیں محفل کو ساقیانِ ہند ۲۳۱
یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت ۱۱۷
یوں تو مرتے ہو ہنسی ٹھٹھے پہ اے اقبال تم ۲۹۸
یوں تو ہوتے ہیں یار، ہونے کو ۲۷۶
یوں چودھویں کے چاند سے میں نے کیا سوال ۱۳۷
یوں صبح اٹھ کے شیخ بھی تسبیح خواں نہ ہو ۲۵۸
یوں مسئلہ زبان کا حضرت نے حل کیا ۴۱۸
یوں نکلتی ہے کہ گویا موت کا ارماں ہے تو ۳۴۷
یوں نہ کھل کھیلو مری جاں، ڈھب کی شوخی چاہیے ۲۵۶
یوں وادیوں میں ٹھہرے آکر شفق کی سرخی ۱۹۷
یوں ہمیں قید میں جو رکھتا ہے ۱۸۱
یوں ہی ضو گستر رہے گردونِ بخت و جاہ میں ۳۶۳
یہ آب و گل کا کھیل نہیں ہے، جہانِ مرد ۴۹۶
یہ آپ پہنتا ہے جو کمخواب کے کپڑے ۱۵۰
یہ آپ لائے ہیں مغرب سے سیلِ آزادی ۳۶۷
یہ آدمی ہے کہ گل ہے؟ منت پذیر ہے سوزنِ رفو کا ۳۰۸
یہ ابھرتے ہی آنکھ سے چھپنا ۶۴
یہ اجرت ہے کتابِ عشق کے شیرازہ بندوں کی ۲۷۰
یہ اجڑ جانے کو آبادی سمجھتے ہیں مگر ۱۳۱
یہ احسان رسولِ حجازی کا ہے ۵۱۴
یہ ادا، چشمِ تماشائی پہ کرتی ہے ستم ۱۹۸
یہ ارماں ہیں کہ جو آنکھوں سے آنسو بن کے نکلے ہیں ۲۹۰
یہ اسے بندہ بے دام ہوا کہتے ہیں ۱۱۵
یہ اک جہان ہے گویا پری جمالوں کا ۲۹۳
یہ اگر راہ پہ آجائیں تو پھر کیا کہنا ۱۱۵

یہ انبارِ گل، سنگِ راہِ خودی ۴۷۰
یہ انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے ۳۰۶
یہ بات جس نے سمجھ لی وہی رہا اچھا ۱۸۰
یہ بات جو حاصل ہو تو کچھ باک نہیں ہے ۳۱۶
یہ بات جو سمجھاؤ تو سمجھیں تمہیں دانا ۱۵۱
یہ بات سن کے خوب کہا شاہ نواز نے ۴۲۶
یہ برقِ بے محابا پھر مرا حاصل نہ بن جائے ۴۸۳
یہ بڑا کم زبان ہے گویا ۲۶۱
یہ بندے مال کے ساتھ آپ بھی بک جانے والے ۲۹۸
یہ بوئے گل، قمر، یہ ماہتاب ۲۳۴
یہ بہتر تھا کہ تو اے شیشۂ دل چور ہو جاتا ۲۱۷
یہ بھی اک میری جوانی کی تمناؤں میں تھی ۳۰۹
یہ بھی اک ناز ہے تیرا، نہ اٹھاؤں کیوں کر ۱۰۴
یہ بھی ترا کرم ہے کہ نقرس دیا مجھے ۵۲۸
یہ بھی ٹوٹے گا نہیں کاسۂ سر کی صورت ۲۸۴
یہ بھی جینا ہے کوئی جس سے پشیماں ہوں میں ۱۰۵
یہ بھی کیا دامنِ تہی ہے ۷۱
یہ بے مہروں کی باتیں ہیں، یہ بیدردوں کی بولی ہے ۲۸۱
یہ پردہ داری تو پردہ در ہے مگر شفاعت کا آسرا ہے ۳۳۴
یہ پڑھتا تھا دشتِ عرب کا سکوت ۳۳۶
یہ پنڈت، یہ بنیے، یہ ملا، یہ لالے ۵۳۰
یہ پیری، یہ سرودِ عاشقانہ ۵۰۲
یہ تابانی نہیں دیکھی ہے میں نے صبحِ خنداں میں ۳۹۵
یہ تبسم اشکِ حسرت کا نمک پروردہ ہے ۳۹
یہ ترشح ہے، ابھی ابرِ بہار آنے کو ہے ۳۳۸
یہ ترے نقش نو مٹاتے ہیں ۷۴
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا ۲۳۶
یہ تعصب کو اگر گھر کا دیا کہتے ہیں ۱۱۴
یہ تعصب کوئی مفتاحِ درِ جنت نہیں ۲۰۲
یہ تکیے، یہ مندر، یہ گرجے، شوالے ۵۳۰
یہ تمہارا مکان ہے گویا ۲۶۱
یہ تو اک پابندیِ احکامِ دیں کا نام ہے ۸۳
یہ تو اک راہ سے تجھ کو بھی برا کہتے ہیں ۱۱۴
یہ تو بتلا دے موذن کہ تری آنکھوں سے ۲۸۵
یہ تو پوشیدہ ہے بے آرامیِ محنت میں کچھ ۹۶
یہ تیرا آسماں کج رو نہیں کیا ۴۹۷
یہ تیغِ دل نواز اگر بے نیام ہو ۳۵۲
یہ ٹام کی ٹوپی کو کہے رام کی چھتری ۴۵۶
یہ ٹھان کے جنگل کے رفیقوں کو بلایا ۱۴۶
یہ جو ہوتی ہے آرزو دل میں ۶۷
یہ جوانی کے ولولے اے دل ۲۵۴
یہ جوہر ترا تن بھی ہے، جان بھی ۴۶۸
یہ جیتے ہیں تو مرتے ہیں، جو مرتے ہیں تو جیتے ہیں ۲۷۰
یہ چاندنی ہے کہ گردوں سے مے برستی ہے ۲۹۴
یہ چمن جس سے ہرا ہو وہ صبا کون سی ہے ۱۱۸
یہ چھوٹا سا رسالہ کانِ معنی، جانِ معنی ہے ۵۰۵
یہ چیز وہ ہے کہ دیکھی کہیں نہیں میں نے ۲۲۲
یہ چیز ہے قوموں کے لیے مرگِ مفاجات ۴۶۰
یہ حال تھا کہ جیسے کوئی سوگوار ہو ۱۴۰
یہ حسینوں کے جال ہوتے ہیں ۲۵۴

یہ حضرت آپ کو مبارک ہو ۴۸
یہ حضرت تو بس ایک پی جانتے ہیں ۲۶۳
یہ خاک، خاک کیوں ہے، وہ کوہ طور کیوں ہے ۲۷۸
یہ خوشامد اس ولایت کا بھی کیا دستور ہے؟ ۱۸۸
یہ خوشی پھیلی مرے غم سے کہ شادی مرگ ہیں ۱۲۷
یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہے دل میں اس کو چھپا چھپا کر ۳۳۴
یہ درسگاہ، یہ محفل، یہ شان، یہ تعمیر ۸۰
یہ دعا میدان محشر میں بڑی کام آئے گی ۴۵
یہ دکھاوا ہے سب تلاش کمال ۶۵
یہ دل مردہ کو تعلیم رضا دیتے ہیں ۲۷۵
یہ دل و جاں سے خدا کے نام پر قربان ہیں ۴۵
یہ دنیا میں بنیاد ہے ہر مکاں کی ۱۵۴
یہ دوا، صفحۂ ہستی سے نہ مٹ جانا ہو ۱۱۵
یہ ذکر خلد ہے یارب کہ مے خانے کی باتیں ہیں ۲۷۲
یہ ذوق نمو سے شجر بن گئی ۴۶۸
یہ رات وہ ہے جس پہ کرے رشک دن کا نور ۳۵۵
یہ راز نہ کھل سکا کسی پر ۴۳۷
یہ راہ ایک نفس میں تمام کرتے ہیں ۳۱۰
یہ رمز غریب ہے کہ جس سے ۴۴۵
یہ زباں بن گئی یتیمی کی ۷۴
یہ زبوں تر کفر سے انکار ہے ۷۷
یہ زمیں آسمان ہے گویا ۲۶۱
یہ زمین و آسماں ہے خانۂ صیاد کا ۲۴۰
یہ زمیں ہم پایۂ عرش معلےٰ ہو گئی ۴۳
یہ زندگی ہے کوئی اس طرح پڑے رہنا ۱۸۰

یہ ساری اے ستمگر دل کے آجانے کی باتیں ہیں ۲۷۲
یہ سب پیٹ ہیں اور ہم ترنوالے ۵۳۰
یہ سب سے پہلے صورت بانگ جرس گیا ۵۹
یہ سب کارخانہ ہے اس کل کے بل پر ۱۵۵
یہ سبز کرتے ہیں کہسار کی چٹانوں کو ۲۲۷
یہ سفر آپ کو مبارک ہو ۴۸
یہ رسم ہے پرانی، رہتے ہیں درد والے ۳۷۵
یہ سمجھو کہ دنیا کو دیکھا نہ دیکھا ۲۶۹
یہ سن کے بولے مرے مہرباں جزاک اللہ ۳۴۳
یہ شاطران سیاست کی مہرہ بازی ہے ۴۷۴
یہ شعلوں میں پلی ہے، بجلیوں کے ساتھ کھیلی ہے ۲۶۴
یہ شمشیر، شمشیر ہے جان بھی ۴۶۸
یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے ۱۰۸
یہ شہد ہے انساں کی، وہ مکھی کی کمائی ۱۵۳
یہ شے، تیرے قرباں، مرے یار کیا تھی ۲۹۵
یہ شے میرے وطن والوں نے ہاتھوں ہاتھ لے لی ہے ۲۶۴
یہ صدقے ہوگی میرے سوال وصال کے ۲۴۴
یہ عالم حجاب نگاہ و خودی ۴۷۰
یہ عالم گل، یہ عالم دل ۴۳۷
یہ عداوت کیوں ہماری بزم کا دستور ہے ۱۹۵
یہ عرض میں نے کیا، آپ کو شکایت کیا ۳۳۳
یہ عرض ہے جناب نواب سے کہ جن سے ۴۱۴
یہ عشق وہ ہے کہ محمود کو ایاز کرے ۳۰۵
یہ عقل کے آئینے کو دیتا ہے صفائی ۱۵۳
یہ علم بھی اک شہد ہے اور شہد بھی ایسا ۱۵۳

یہ علم وفضل کی آنکھوں کا نور ہیں واللہ ۸۱
یہ غزل لکھی ہمایوں کو سنانے کے لیے ۲۹۷
یہ غلامی ہمیں نہیں بھاتی ۱۸۱
یہ فرض وہ ہے کہ مجھ سے ادا نہیں ہوتا ۳۴۴
یہ فرعون اول، وہ فرعون ثانی ۴۳۸
یہ فطرت ہے تو زینت کا چھپانا عین دانائی ۴۴۵
یہ فقرہ ہی فخرِ شہنشاہِ عرب ہے ۳۴۲
یہ فکر مجھ کو لگی تھی کہ ہو نہ جائے جنوں ۳۲
یہ فلسطینی وہ شامی یہ عراقی وہ عرب ۴۴۱
یہ فیض، یہ کرم، یہ مروت، خدا کی شان ۱۴۳
یہ قامت، یہ عارض، یہ سینہ، یہ جوبن ۷۹
یہ قیامت کے دکھ اٹھاتے ہیں ۸۴
یہ قیدِ بوستاں، بلبل، خیال آشیاں تک ہے ۳۰۱
یہ کار آزما ہے، بڑی سخت کوش ۴۷۰
یہ کافر کیا کہے اپنی زبانی ۵۰۱
یہ کام بڑا ہے، اسے بے سود نہ جانو ۱۵۲
یہ کس الجھی ہوئی گتھی کے سلجھانے کی باتیں ہیں ۲۷۲
یہ کفر خفی ہے کہ شرک جلی ۴۵۰
یہ کل وہ ہے، چلتے ہیں سب کام اسی سے ۱۵۴
یہ کلی آزادِ احسانِ صبا ہو جائے گی ۳۸۲
یہ کوئی صورت آشنا ہے ترا ۷۱
یہ کہا اور جھٹ دکھا دی اک پرانی سی کتاب ۸۷
یہ کہتا تھا اے خالقِ مہر و ماہ ۳۳۰
یہ کہتا ہے دل سے پرندوں کا گیت ۴۶۷
یہ کہتے ہیں تمہاری عافیت کوشی ہے غداری ۴۵۵
یہ کہتے ہیں غلط ہے آپ کا دعوائے فرہادی ۴۵۵
یہ کہتے ہیں مسلمانوں کو مسجد مل نہیں سکتی ۴۵۵
یہ کہنہ مشق، نوآموز پیچ و تاب ہے کیا ۲۲۷
یہ کہہ کے ایک ساتھ وہ بوندیں رواں ہوئیں ۱۴۳
یہ کیا خوشی ہے کہ دل خود بخود یہ کہتا ہے ۳۳
یہ کیا ہوا کہ ایک بھی باقی نہیں ہے مرد ۳۸۹
یہ کیسا آسماں، کسی زمیں ہے ۵۰۱
یہ گرم فغاں تھی، وہ محوِ تبسم ۲۰۷
یہ گل و گلزار صدقہ اسی یثرب کا ہے ۹۷
یہ گنہ گار بوترابی ہے ۲۵۸
یہ گہر وہ ہے کرے جس پر فدا کشورِ زمیں ۱۳۴
یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے ۳۶۲
یہ لالۂ خودرو ہے، اگتا ہے کنارِ جو ۴۸۰
یہ لیگ کا جلسہ ہے، یہ اسلام کلب ہے ۳۴۲
یہ مانا قصۂ غم سے تمہارا جی بہلتا ہے ۵۳۵
یہ مروت ہو عزیزوں کی نگاہوں میں اگر ۸۶
یہ مزار اس عشق شاہانہ کی اک تصویر ہے ۵۳۵
یہ مسئلہ صحیح ہے گو دل خراش ہے ۴۲۲
یہ مشت گل رستم سیستانی ۴۳۸
یہ مصیبت ہے مثال فتنۂ محشر مجھے ۱۲۶
یہ معما ہے کہ جو دشوار ہے ۷۸
یہ معمار زنداں نزدیک و دور ۴۶۹
یہ مکاں، لامکاں ہے گویا ۲۶۱
یہ مکتب، یہ اسکول، یہ پاٹھ شالے ۵۳۰
یہ ملا خسرو خاور کا پیامی بن کر ۲۲۳

یہ مہر مادری کی تمہیں یادگار دے ۶۳
یہ میرے ہاتھ میں خونیں نوائیاں کیسی ۳۷۳
یہ میسر ہو تو پھر ہاتھ میں پتھر بھی نہیں ۳۷۴
یہ سے کہ غم دل سے اچھل جائے گی ۱۰۴
یہ نصاری کا خدا اور وہ علی شیعوں کا ۱۱۴
یہ نظامیہ سلامت ہے تو پھر سعدی بہت ۹۸
یہ نظم ہے کہ چشم فصاحت کا نور ہے ۵۰۸
یہ نور، یہ کمال کہاں سے ملا تجھے؟ ۱۳۸
یہ نہیں مصر کہ ہو ایک ہی یوسف جس میں ۳۷۸
یہ وعدہ کسی نے کیا کیا سمجھ کر ۲۹۶
یہ وہ آتش ہے جس میں خاک ہو جائے سمندر بھی ۲۶۶
یہ وہ بندے ہیں ادب جن کا ملک کرتے ہیں ۳۸۶
یہ وہ بندے ہیں اسے فتنہ بپا کہتے ہیں ۱۱۴
یہ وہ پستی ہے کہ اس پستی میں ہے رفعت نہاں ۱۱۹
یہ وہ تلخی ہے کہ مثل تلخی دشنام ہے ۸۵
یہ وہ جادو ہے کہ جس سے دیو حرماں دور ہو ۳۵
یہ وہ گلشن ہے جہاں سبزہ بھی بیگانہ نہیں ۲۰۲
یہ وہ مے ہے، تکلم بن کے رہتی ہے زبانوں میں ۲۱۲
یہ وہ ناداں ہیں اسے باد صبا کہتے ہیں ۱۱۳
یہ وہ نسخہ ہے کہ جس سے درد عصیاں دور ہو ۳۵
یہ وہ نظارہ ہے، یاں ہر گل سراپا دیدہ ہے ۲۰۲
یہ وہ ہیں دہر میں جن کا نہیں عدیل و نظیر ۸۱
یہ وہی چیز ہے جس چیز پہ نازاں ہوں میں ۱۰۵
یہ وہی نقطہ ہے جس سے عین ہو جاتا ہے غین ۴۴۸
یہ ہوگی شوخ اے صیاد مدت کی اسیری سے ۲۸۱
یہ ہوائے قادیاں تھی یا ہوائے کہسار ۴۳۹
یہ ہویدا ہے کہیں مٹتے ہوئے آثار میں ۳۷۰
یہ ہے افسانہ کل کا، کیا کہوں اے ہمنشیں تجھ سے ۱۵۸
یہ ہے اقبال فیض یاد نام مرتضیٰ جس سے ۳۰۲
یہ ہے حاصل کار بود و نبود ۴۶۹
یہ ہے خدمت قوم کا سب ظہور ۵۱۲
یہ ہے دل کے ہاتھوں سے مجبور رہنا ۴۸۸
یہاں کی شام روشن ہے چراغ لالہ و گل سے ۳۹۵
یہی اسلام ہے میرا، یہی ایماں میرا ۱۰۹
یہی بندے ہیں خداوند فرنگی کو پسند ۴۵۳
یہی رونق رنگ گلزار کیا تھی ۲۹۶
یہی صہبا ہے جو رفعت بنا دیتی ہے پستی کو ۲۱۲
یہی کہتا ہے چاک دامن یوسف زلیخا کو ۲۳۷
یہی نماز، خدا کی نماز ہے گویا ۲۲۱
یہی ہم تو اچھی بری جانتے ہیں ۲۶۳
یہی ہے جوش ملاقات حضرت ۲۷۱
یہی ہے شمع اگر دل کو تو گداز کرے ۳۰۴
یہی ہے مقصد جاں لا الہ الا اللہ ۴۳۳
یہی ہے، اور جوانوں کی دلبری کیا ہے ۴۸۷
یہیں بے نور ہے، محشر میں تو کیا خاک دیکھے گا ۲۱۷

اقبال اکادمی پاکستان